اسٹینلے گارڈنر

عیار وکیل

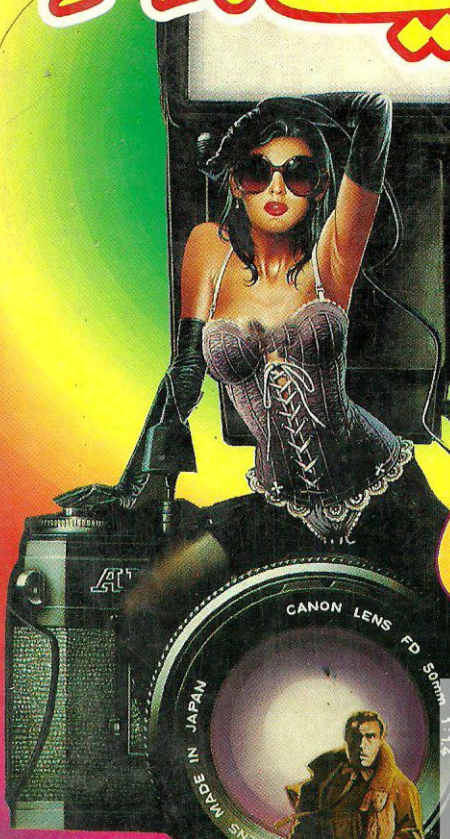

Pakistani Point.com

عیّار وکیل

اسٹینلے گارڈنر

شعاعِ ادب

اولمپک مینشن الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

ناشر	☆☆	طاہر حلیم
تعداد	☆☆	ایک ہزار
کمپوزنگ	☆☆	خرم آرٹس اردو بازار لاہور
قیمت	☆☆	-[redacted] روپے
پرنٹرز	☆☆	

پہلے اسے پڑھئے

ارل اسٹینلے گارڈنر --- پوری دنیا میں ایک ایسے مصنف کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں جن کی تحریر کا انوکھا انداز' کہانی کے پیچ و خم اور سسپنس پہلی سطر سے آخری سطر تک برقرار رہتا ہے اور کئی مرحلے تو ایسے ہوتے ہیں کہ سانس اٹک اٹک جاتی ہے۔ ناول مکمل کرنے تک مجرم کی حیثیت سے کئی کردار قاری کے ذہن میں چکراتے رہتے ہیں اور جب اصل مجرم کے چہرے سے نقاب اٹھتا ہے تو قاری بھونچکا رہ جاتا ہے۔

گارڈنر کے ایک کردار پیری میسن کو وہی شہرت حاصل ہے جو آئن فلیمنگ کے جیمز بانڈ کو --- پیری میسن ایک وکیل ہے جو کیس کی گتھیاں اس خوبی سے سلجھاتا ہے کہ پڑھنے والا عش عش کر

Pakistanipoint.com

اٹھتا ہے۔ زیر نظر ناول بھی ایک ایسا ہی شاہکار ہے جو آپ کے ذہن سے ہمیشہ کے لیے چپک کر رہ جائے گا۔

آپ کی تجاویز ہمارے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ امید ہے کہ آپ اپنی رائے سے نوازیں گے۔

ناشر: طاہر حلیم

مسٹر پی ایل پاڈین نے ڈسٹرکٹ اٹارنی کے بیرونی آفس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ آہٹ سن کر سیکرٹری نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرائی۔

"گڈ مارننگ۔" اس نے استقبالیہ انداز میں کہا مگر پاڈین بغیر رکے اس کی میز کے قریب سے گزرتے ہوئے ڈسٹرکٹ اٹارنی کے پرائیویٹ آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیکرٹری اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ ایک لمحہ کے لیے اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے مگر دوسرے لمحے وہ پاڈین کو روکنے کے لیے آگے بڑھی۔ پاڈین اس وقت تک پرائیویٹ آفس کا دروازہ کھول کر اندر قدم رکھ چکا تھا۔

میڈلین کاؤنٹی کا ڈسٹرکٹ اٹارنی ڈگلس اپنی میز پر بیٹھا ہوا کام میں مشغول تھا۔ سیکرٹری اور پاڈین آگے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ ڈگلس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"مسٹر ڈگلس، مجھے افسوس ہے مگر یہ صاحب بغیر رکے سیدھے ..."

"کوئی بات نہیں۔" ڈگلس نے سامنے رکھے ہوئے کاغذات ایک طرف ہٹاتے ہوئے بات کاٹی۔ "اب تو یہ آ ہی چکے ہیں۔ غالباً تمہارا

Pakistanipoint
Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نام مسٹر پاڈین ہے اور تم اخبار دی بلیڈ کے نئے پرنٹر اور پبلشر ہو۔"
آخری جملہ پاڈین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا تھا۔

"درست ہے۔" پاڈین نے جواب دیا۔

"اور شاید دفتری نظم وضبط کی پابندی کا خیال نہ کرنا تمہارے نزدیک کوئی خوبی ہے۔"

"میں اپنے ملازمین کے بیرونی آفس میں بیٹھ کر انتظار کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ تم لوگ میرے لیے کام کرتے ہو' میں ٹیکس ادا کرتا ہوں۔"

"تمہارے علاوہ اور بھی بہت سے شریف آدمی انکم ٹیکس ادا کیا کرتے ہیں۔"

"لیکن میں بڑے ٹیکس ادا کرنے والوں میں شامل ہوں۔ مجھے تم سے چند باتیں کرنی ہیں۔" پاڈین نے جواب دیا اور بڑے اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر میز کے دوسری جانب ڈگلس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تم سیاست کے بارے میں کیا جانتے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"کچھ زیادہ نہیں۔"

"میرا بھی یہی خیال تھا۔"

"بہرحال سیاست کا جو مفہوم عام طور پر لیا جاتا ہے مجھے خوشی ہے کہ میڈلین کاؤنٹی کے الیکشن ان معنوں میں کبھی سیاسی ہلڑبازی کا شکار نہیں ہوئے۔ یہاں کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کس شخص میں کیا صلاحیت ہے اور پھر وہ اپنے مفاد کو جن ہاتھوں میں سب سے زیادہ محفوظ محسوس کرتے ہیں اسے منتخب کر لیتے ہیں۔"

"میں جانتا ہوں۔" پاڈین نے اثبات میں سر ہلایا۔ "مگر اب یہ طریق کار تبدیل ہونے والا ہے۔ آخر تمہارے خیال میں میں نے دی بلیڈ کیوں خریدا ہے؟"

"شاید اس لیے کہ تمہیں ایک روزنامہ نکالنے سے دلچسپی تھی۔"

"نہیں، بلکہ اس لیے کہ مجھے دولت کمانے سے دلچسپی ہے۔"

"لیکن ایک چھوٹی سی کاؤنٹی میں کوئی روزانہ اخبار زیادہ آمدنی نہیں دے سکتا۔ یہاں کے دوسرے اخبار کلیرین کا مالک گزشتہ دس سال سے اخبار نکال رہا ہے۔ اس کا حلقہ اشاعت بھی کافی ہے مگر میں نہیں سمجھتا کہ اسے کچھ زیادہ مالی فائدہ ہوتا ہو گا۔"

"وکیل ہونے کے باوجود تم بات کو توجہ سے نہیں سنتے۔" پاڈین مسکرایا۔ "میں نے کہا تھا کہ میں نے دی بلیڈ اس لیے خریدا ہے کہ میں اس سے دولت کمانا چاہتا ہوں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ دولت مجھے اسے چھاپ کر فروخت کرنے سے حاصل ہو گی۔ ایک ہوشیار پبلشر چاہے تو بے اندازہ دولت پیدا کر سکتا ہے۔ اخبار اسے ایک قسم کی طاقت فراہم کرتا ہے اور طاقت دولت پیدا کرتی ہے۔ میڈلین اب تک ایک چھوٹا اور پسماندہ شہر تھا مگر یہ اب ترقی کی طرف مائل ہے۔ لوگوں کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو رہی ہے۔ شہر کے قریب پہاڑی پر عنقریب بڑا اور شاندار ہوٹل کھلنے والا ہے اور جو سیاح آ کر ہوٹل میں ٹھہریں گے وہ شہر میں اپنی دلچسپی کی چیزیں دیکھنا پسند کریں گے۔ وہ سنڈیکیٹ جو ہوٹل کھول رہا ہے شہر کی انتظامیہ کی جانب سے ہر طرح کے تعاون کا خواہشمند ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ مجھے دی بلیڈ کو خریدنا

PakistaniPoint.com

پڑا۔"

"گویا تم ڈرامائی انداز میں طاقت حاصل کرنے پر یقین رکھتے ہو۔"

"میرے اعتقادات کچھ بھی ہوں مگر میں جو چاہتا ہوں اسے حاصل کر لیتا ہوں۔"

"ہمیشہ۔"

"ہاں ہمیشہ' جلد یا کچھ دیر سے۔ ایک طرح یا کسی دوسرے طریقے سے مجھے میری پسندیدہ شے مل جاتی ہے۔"

"اوکے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "دوسری کوشش کرو۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔"

"یہ ہی تو بات ہے۔ نہ تم اب سمجھے ہو اور نہ آئندہ سمجھ سکو گے۔ تم نے کہا کہ تم جو چیز چاہتے ہو کسی نہ کسی طرح حاصل کر لیتے ہو۔ مگر یہاں اس شہر میں اس طریقے سے تمہیں کبھی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اس لیے دوسرا طریقہ آزمانے کی کوشش کرو اور وہ بھی ابھی نہیں بعد میں۔"

"یہ بات اچھی طرح سمجھ لو ڈگلس۔" پاڈین نے منہ میں ٹھنسا ہوا سگار نکالتے ہوئے کہا۔ "اب یہ شہر عملی اور ٹھوس سیاست میں داخل ہو رہا ہے اور یہ مہم میں شروع کرنے والا ہوں۔"

"مجھے توقع تھی کہ تم یہ ہی کہو گے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "اتفاق سے یہ میرے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ دی بلیڈ نے سرکاری اور ذاتی دونوں اعتبار سے ہمیشہ میری مخالفت کی ہے۔"

"اور تم نے ابھی تک یہ بات محسوس نہیں کی کہ اگر کوئی اخبار کسی کی مخالفت پر اتر آئے تو اس کے اثرات کتنے دور رس ہوتے ہیں۔" پاڈین نے ایک ہلکا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "بہتر ہے کہ اب بھی آنکھیں کھول کر ہوشیار ہو جاؤ۔ جن کے پاس دولت کی طاقت ہوتی ہے وہ اپنے کسی مخالف کو الیکشن میں کامیاب ہوتے دیکھنا نہیں چاہتے۔"

"مگر میں پہلے ہی منتخب ہو چکا ہوں۔"

"بہت خوب۔" پاڈین کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ "تم منتخب ہو چکے ہو' خیال رکھنا کہ یہ انتخاب برقرار رہے اور یہ بھی یاد رکھنا کہ اب اگر اس شہر میں کوئی قتل کی واردات ہوئی' کوئی ایسی واردات جس میں شہر کے عوام دلچسپی لینے لگیں تو تم دیکھو گے کہ تمہارا ایک مخالف اخبار کیا کچھ کر سکتا ہے۔"

"اچھی بات ہے۔" ڈگلس بھی کھڑا ہو گیا۔ "تمہارا اخبار پہلے بھی میری مخالفت کرتا رہا ہے اور میں نے جب سے پبلک لائف میں قدم رکھا ہے اس کی مخالفت سے لطف اندوز ہوتا رہا ہوں۔ میں آئندہ اس سے خوف کھا کر اپنے آپ کو تمہارے ہاتھ فروخت نہیں کر سکتا۔ تم جا سکتے ہو اور آئندہ یہاں آنے کی زحمت نہ کرنا"

"تمہاری مرضی۔" پاڈین نے کندھے اچکائے۔ "میں تو اتنا جانتا ہوں کہ اگر تم ذرا بھی ہوشیار اور موقع شناس ہوتے ..."

"تو میڈلین سٹی کا گورنر بن چکا ہوتا۔" ڈگلس نے بات کاٹ دی۔ "میں اس طرح کی بے شمار باتیں سن چکا ہوں اور انہیں مسترد کر

چکا ہوں۔"

"میں جا رہا ہوں۔" پاڈین نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اگر کبھی تمہارے خیالات میں کوئی تبدیلی آئے تو مجھے اطلاع کر دینا۔"

☆

ڈورتھی کلفٹن نے پہاڑی کی چکردار سڑک پر دوسرے گیئر میں کار چلاتے ہوئے ایک جگہ نسبتاً کشادہ سی جگہ دیکھی اور کار کو ایک دم بائیں جانب سڑک کے کنارے کھڑی کرتے ہوئے گردوپیش کے منظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے نیچے اتر آئی۔ تقریباً کوئی دو ہزار فٹ نیچے میڈلین سٹی دھوپ کی روشنی میں بڑا دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔ آس پاس پہاڑی کی ڈھلانوں پر سرسبز گھاس اور بلند و بالا چیڑھ کے درخت اگے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی فرحت بخش ہوائیں چل رہی تھیں اور نیلے آسمان میں سرمئی بادلوں کے ٹکڑے آزاد پرندوں کی طرح محو پرواز تھے۔ ڈورتھی ایک گہری سانس لے کر دوبارہ کار میں آ بیٹھی اور سفر دوبارہ شروع ہو گیا۔

کچھ آگے چل کر اسے ایک پٹرول پمپ نظر آیا۔ ڈورتھی نے اپنی گھڑی دیکھی۔ چار بج کر پندرہ منٹ ہوئے تھے۔ سروس مین کو کار میں پٹرول ڈالنے کے لیے کہتے ہوئے ڈورتھی کو اچانک ایک خیال آیا۔ پٹرول پمپ کے آفس کے قریب ایک پبلک فون بھی لگا ہوا تھا۔ اس وقت شکاگو میں سوا چھ بج رہے ہوں گے۔ ہوریس اپنے دفتر میں مل جائے گا۔ وہ کار سے اتر کر فون کی طرف بڑھی۔ رسیور اٹھا کر

ایک ٹرنک کال بک کرائی اور تقریباً" دو منٹ کے بعد لائن کلیر مل گئی۔

"آپ بات کر سکتی ہیں۔" آپریٹر نے کہا اور فوراً" ہی ڈورتھی نے ہوریس کی مشتاقانہ آواز سنی۔

"ہیلو ڈارلنگ۔ کیا تم میڈلین سٹی پہنچ چکی ہو؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"ہاں ہاں' قریب قریب پہنچ چکی ہوں۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔

"پھر یہ پبلک فون سے کال کیوں کر رہی ہو؟"

"اس لیے کہ میں ابھی سرکاری طور پر نہیں پہنچی ہوں۔ اس کے علاوہ میں ذرا اپنا دل بھی مضبوط کرنا چاہتی ہوں۔"

"تمہیں دل مضبوط کرنے کی ضرورت نہیں۔" ہوریس نے ایک ہلکا قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔ "مجھے امید ہے کہ وہ سب لوگ تم سے مل کر بے حد خوش ہوں گے۔"

"مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا پھر بھی میں ذرا تمہاری آواز سننا چاہتی تھی۔"

"کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ شاید وہ لوگ تمہیں پسند نہیں آئیں گے۔"

"یہ بات نہیں ہے۔"

"ممی ذرا پرانے خیال کی ہیں۔ مگر مجھے امید ہے کہ تم ان سے مل کر ضرور خوش ہو گی اور مونا تو بانہیں کھول کر تمہارا استقبال کرے گی۔ میں اسے تمہارے بارے میں اتنا کچھ لکھ چکا ہوں کہ وہ تم سے

ملنے کے لیے بہت بیتاب ہے۔ جہاں تک اسٹیو کا تعلق ہے تو وہ میرا بہت پیارا بھائی ہے اور تم سے مل کر بہت خوش ہو گا۔"

"مجھے معلوم ہے ڈارلنگ۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔ "دراصل میں کچھ گھبرائی جا رہی تھی۔ اس لیے سوچا کہ ذرا تم سے باتیں کر لوں تو دل مطمئن ہو جائے گا۔"

ان میں تھوڑی دیر اور باتیں ہوئیں پھر آپریٹر نے بتایا کہ تین منٹ ختم ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ڈورتھی نے خداحافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اتنی دیر میں پٹرول بھی ڈالا جا چکا تھا۔ اس نے قیمت ادا کی اور دوبارہ کار میں بیٹھ کر میڈلین سٹی کی جانب چل دی۔

چیسٹ اسٹریٹ پر قدیم طرز کے بنے ہوئے بڑے مکان کے دروازے پر جب ڈورتھی نے دستک دی تو اتفاق سے دروازہ کھولنے والی خود ہوریس کی والدہ مسز لیناکس تھیں۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم آ گئیں۔" مسز لیناکس نے ایک استقبالیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "تم اب ایک طرح سے خاندان ہی کی ایک فرد ہو۔ ہوریس نے تمہارے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اتنا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میں بہت دنوں سے تمہیں جانتی ہوں۔ محض اتفاق ہے کہ تمہارے بارے میں اتنا جاننے کے باوجود پہلی مرتبہ تم سے ملاقات ہو رہی ہے۔"

اور اس کے بعد مسز لیناکس ڈورتھی کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر میں لے گئیں۔

☆

Pakistanipoint.com

جب سب لوگ شب بخیر کہہ کے چلے گئے تو ڈورتھی نے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے سہ پہر سے اب تک کی باتوں کے متعلق سوچنا شروع کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خاندان کے سبھی افراد نے اس سے مل کر اپنی مسرت کا اظہار کیا تھا مگر اس کے باوجود ڈورتھی کو اس مسرت میں اپنائیت کا گداز محسوس ہونے کی بجائے اجنبیت کی سردمہری محسوس ہو رہی تھی۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ ہر فرد کے اپنے طرز عمل اور بحیثیت مجموعی پورے گھر کے طور طریقوں سے پرانے رسم و رواج اور ایک پرتکلف ادب و آداب کا اظہار ہوتا تھا' جیسے ہر شخص کسی مشین کے پرزوں کی طرح وہ ہی کچھ کرنے پر مجبور ہے جو اسے بتا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ مسز لیناکس کو خاص طور پر اپنی خاندانی شرافت نجابت کا بہت احساس تھا اور وہ اپنی ایک ایک بات اور ایک ایک حرکت سے اس کا اظہار کرنا چاہتی تھی۔

گھر کے تینوں افراد کے بارے میں ڈورتھی نے مختلف تاثرات قائم کئے تھے۔ مسز لیناکس اس کے خیال میں ایک سخت مزاج خاتون تھیں جو ایک طرف بے جا خاندانی غرور میں مبتلا تھیں اور دوسری

جانب اپنی رائے کی مخالفت بھی برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ اسٹیو البتہ ایک سادہ مزاج نوجوان تھا اور امید تھی کہ اگر اس کے ذہن کو اس گھر کے اثرات سے آزاد کرایا جا سکے تو ایک بہترین دوست ثابت ہو گا مگر ہوریس کی سبز آنکھوں والی بہن مونا ڈورتھی کو سب سے زیادہ پراسرار اور عجیب محسوس ہوئی تھی۔

رات گرم اور حابس تھی۔ ڈورتھی نے بجلی بند کر دی اور کھلی کھڑکی کے سامنے بیٹھ کر باہر چٹکی ہوئی چاندنی کو دیکھنے لگی۔ وہ مکان کی طرف آنے والی پختہ روش کو دیکھنے لگی جہاں اس کی کار کھڑی تھی۔ اس کے کمرے کی کھڑکی کے عین نیچے' مسز لیناکس کا اصرار تھا کہ کار وہیں چھوڑ دی جائے۔ ڈورتھی نے راستہ رکنے کا عذر پیش کیا تو مسز لیناکس نے کہا کہ اول تو کوئی رات کے وقت باہر جائے گا نہیں اور جائے گا بھی تو ڈروتھی کار کی چابی سوئچ میں لگی چھوڑ دے۔ اس کی کار اسٹارٹ کر کے ایک طرف ہٹا دی جائے گی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ کار میں چابی چھوڑنے سے کوئی ہرج نہیں ہے کیونکہ میڈلین سٹی میں کوئی گھر کی روش پر کھڑی ہوئی کاریں نہیں چراتا۔

دیکھتے دیکھتے ڈورتھی اچانک چونک سی گئی۔ کوئی مکان سے نکل کر اس کی کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کے دل میں پہلا خیال جو آیا وہ یہ ہی تھا کہ اسے اپنی کار اس طرح راستے میں نہیں چھوڑنا چاہئے تھی۔ اب یہ جو کوئی بھی ہے' باہر جانا چاہتا ہے اور اسے گیراج سے کار نکال کر سڑک پر لانے کے لیے پہلے ڈورتھی کی کار کو راستے سے ہٹانے کی زحمت کرنا پڑے گی۔ ڈورتھی نے سوچا کہ وہ خود ہی نیچے چلی

PakistaniPoint.com

جائے اور اپنی کار ایک طرف ہٹا دے۔ ابھی وہ یہ سوچ کر اٹھی ہی تھی کہ اس نے سائے کو رک کر پہلے گھر کی طرف اور پھر اپنے کمرے کی کھڑکی کی جانب نظر اٹھاتے دیکھا۔ اس نے منہ اوپر اٹھایا تو چاندنی ایک لمحے کے لیے اس کے چہرے پر پڑی۔ اتنی دور سے ڈورتھی کے لیے یہ کہنا مشکل تھا کہ وہ کون ہے' پھر بھی اس کے انداز میں کوئی ایسی بات تھی کہ ڈورتھی نے نیچے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

اس سائے نے اطمینان ہو جانے کے بعد کہ ڈورتھی کے کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ سونے کے لیے لیٹ چکی ہے۔ اس کی کار کا دروازہ کھولا اور اگلی سیٹ پر اسٹیرنگ وہیل کے سامنے بیٹھ گیا۔ پارکنگ بریک کھولا۔ پختہ روش کا ڈھال گیٹ کی جانب تھا۔ بریک کھلتے ہی کار ڈھلان پر پھسلتے ہوئے گیٹ کی طرف چلی۔ اگلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی ہستی نے اس وقت تک کار کا انجن اسٹارٹ نہیں کیا جب تک کار روش پر کافی آگے نہیں بڑھ گئی اور گویا اسے یہ یقین نہیں ہو گیا کہ اب کوئی کار اسٹارٹ کرنے کی آواز نہیں سن سکے گا۔ پھر کچھ فاصلے پر جاتے ہی انجن بھی اسٹارٹ کر دیا گیا اور ہیڈ لائٹس بھی روشن ہو گئیں۔ ڈورتھی جو اپنی کار کے اس طرح جانے پر حیرت زدہ تھی ایک دم آپ ہی آپ مسکرا دی۔

"تم تو ذرا سی بات پر چونک جاتی ہو۔" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ "معمولی سی بات ہے کوئی تمہاری کار روش سے ہٹانا چاہتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ انجن کی آواز سے تمہاری نیند اچاٹ ہو جائے۔"

لیکن اس ہستی نے کار کو ایک طرف کھڑا نہیں کیا بلکہ کار

اسٹارٹ کر کے گیٹ سے باہر لے گئی اور پھر اس کا رخ شہر کے کاروباری حصے کی طرف موڑتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔ دوسرے لمحے کار ڈورتھی کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ ڈورتھی کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئیں۔ وہ مختلف باتیں سوچ رہی تھی۔ شاید یہ مسز لیناکس تھیں اور انہیں اچانک کسی کام سے باہر جانا پڑ گیا ہے اور وہ جلدی کے خیال سے اپنی کار نکالنے کے بجائے ڈورتھی کی کار لے گئی ہیں۔

ساڑھے گیارہ بج گئے تو ڈورتھی نے سونے کا ارادہ کیا اور کار چوری بھی ہو گئی ہے تب بھی اتنی دیر کے بعد اس کے بارے میں شور مچا کر گھر والوں کی نیند خراب کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ... لیکن جب وہ نائٹ گون پہن کر پلنگ پر لیٹنے کے لیے آ رہی تھی تو اس نے کار کی ہیڈ لائٹس کو روش پر چمکتے ہوئے دیکھا اور پھر انجن کی آواز بھی کانوں میں آئی۔ وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑکی آڑ میں کھڑی ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ اس کی کار گیٹ سے اندر پختہ روش پر ٹھیک اسی جگہ آ کر رکی ہے جہاں پہلے کھڑی تھی۔ پھر جو کوئی بھی کار میں بیٹھا تھا' نیچے اترا اور جس طرح دبے پاؤں خاموشی سے مکان سے باہر آیا تھا اسی طرح اندر داخل ہو گیا۔

ڈورتھی الجھی ہوئی بستر پر لیٹ گئی۔ آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی مگر اس کا ذہن بدستور اسی پراسرار ہستی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ دوسری مرتبہ دیکھنے پر اسے اتنا تو یقین ہو گیا تھا کہ وہ کوئی عورت تھی مگر اس کی کار کہاں لے گئی تھی' اس کا کوئی جواب

PakistaniPoint.com

سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ تب پھر اچانک ہی اسے خیال آیا کہ وہ اس سوال کا جواب معلوم کر سکتی ہے۔

ڈورتھی نے یہ کار ابھی حال میں ہی خریدی تھی اور وہ اس کی فی گیلن مسافت کا اندازہ لگانے کے لیے میٹر کے ہندسوں کا اندراج رکھا کرتی تھی۔ جب اس نے میڈلین سٹی میں داخل ہونے سے کچھ ہی پہلے کار میں پٹرول ڈلوایا تھا تو اس وقت میل کے ہندسے نوٹ کیے تھے۔ اب وہ سپیڈومیٹر کی موجودہ ریڈنگ دیکھ کر یہ بھی معلوم کر سکتی تھی کہ اس کی کار لے جانے والی ہستی نے کتنا فاصلہ طے کیا تھا۔ یہ خیال اس پر اتنا حاوی ہوا کہ وہ اسی وقت سپیڈومیٹر کی ریڈنگ دیکھنے چل پڑی۔ اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور ہاتھ میں پنسل ٹارچ لے کر دبے پاؤں زینہ سے نیچے اترنے لگی۔ اس نے دل میں سوچا تھا کہ اگر کسی نے اسے باہر جاتے دیکھ بھی لیا تو وہ کہہ دے گی کہ وہ اپنی کار سے کوئی چیز لینے جا رہی ہے۔

زینے سے اتر کر ڈورتھی ہال میں آئی۔ کمرہ نشست کا دروازہ کھول کر اس سے گزرتی ہوئی لائبریری میں داخل ہوئی۔ اسے معلوم تھا کہ لائبریری کا ایک دروازہ ٹھیک اسی جگہ کھلتا ہے جہاں اس کی کار کھڑی تھی۔ چنانچہ اس نے بیرونی دروازہ کھول کر مکان کا چکر لگا کر کار تک پہنچنے کی بجائے اس راستہ کو پسند کیا تھا اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ اپنی کار کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے کار کا دروازہ کھول کر ٹارچ سے سپیڈومیٹر کا جائزہ لیا۔ اس نے دیکھا کہ اس وقت سے جب کہ اس نے پٹرول پمپ پر ریڈنگ نوٹ کی تھی اور اس وقت تک کار نے کل

چار میل کا فاصلہ طے کیا تھا۔ میٹر دیکھنے کے بعد ڈورتھی نے ٹارچ کی روشنی کار کی پچھلی سیٹ پر ڈالی وہاں ایک زنانہ پرس پڑا ہوا تھا۔

اس نے پرس اٹھا کر بغل میں دبا لیا اور پھر وہ جس خاموشی سے آئی تھی اسی خاموشی سے دوبارہ مکان میں داخل ہو گئی لیکن ابھی اس نے زینے کی نصف سیڑھیاں ہی طے کی تھیں کہ اسے ایک چیخ سنائی دی اور پھر تو اس کے بعد لگاتار چیخیں بلند ہونے لگیں۔ فوراً" ہی مختلف کمروں کی بتیاں جلنا شروع ہو گئیں۔ ڈورتھی نے محسوس کیا کہ وہ درمیان میں پھنس کر رہ گئی ہے۔ چیخیں نچلی منزل کے کسی کمرے سے آ رہی تھیں۔ وہ یہ غور کر رہی تھی کہ یہ کون ہو سکتا ہے کہ مونا کی آواز بلند ہوئی۔ وہ چیخ کر اپنی ماں کو آواز دے رہی تھی۔ اسی وقت زینے کے اوپری سرے پر مسز لیناکس کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ ڈورتھی کے لیے اب کوئی چارہ نہیں تھا سوائے اس کے کہ وہ خود بھی نیچے اترنا شروع کر دے۔

"کون ہے؟" مسز لیناکس نے تیزی سے پوچھا۔

"اوہ مسز لیناکس، کیا تم نے وہ چیخیں سنیں ... ہیں؟"

"ہاں ... جلدی چلو ... یہ مونا معلوم ہوتی ہے۔" مسز لیناکس نے تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے جواب دیا۔

ڈورتھی تقریباً" بھاگتی ہوئی مغربی گوشے کی جانب بنے ہوئے سونے کی کمروں کی طرف بڑھ گئی۔ مسز لیناکس جو ذاتی طور پر گھر کے کمروں سے زیادہ واقف تھی، ڈورتھی سے آگے بڑھ کر ایک کمرے میں داخل ہو گئی۔

PakistaniPoint.com

"کیا ہوا مونا؟" اس نے پوچھا۔ ڈورتھی بھی کمرے میں آ چکی تھی۔ مونا نے کھلی ہوئی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

"ممی کوئی چور کمرے میں گھس آیا تھا۔" وہ خوفزدہ سی آواز میں بولی۔۔ "دیکھو اس نے جالی کاٹ کر کھڑکی کھولی تھی"

"ذرا اپنے کمرے کی حالت تو دیکھو۔" مسز لیناکس نے پھیلی ہوئی چیزوں کی طرف دیکھا۔

ڈورتھی نے دیکھا کمرے میں ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ میز کی درازیں اور الماری کے خانے باہر نکلے ہوئے تھے اور ان میں رکھی ہوئی چیزیں کمرے کے فرش پر لاپرواہی سے پھینک دی گئی تھیں۔

"ہوا کیا تھا؟" مسز لیناکس نے پوچھا۔

"سوتے سوتے اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ میرے کمرے میں کھڑا ہوا ہے۔ میرے منہ سے چیخ نکل گئی۔ چیخ سنتے ہی وہ بھاگ نکلا۔"

"اس نے تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔" مسز لیناکس نے پوچھا۔

"نہیں ممی ... وہ مجھے ہاتھ بھی نہیں لگا سکا۔" مونا نے جواب دیا۔ "جیسے ہی اس نے دیکھا کہ میری آنکھ کھل گئی ہے اور میں نے چیخنا شروع کر دیا ہے وہ ڈر کر بھاگ کھڑا ہوا"

"میرا خیال ہے کہ ہمیں رپورٹ کر دینا چاہئے۔" مسز لیناکس نے ڈورتھی کی طرف دیکھا۔ "ذرا فون تو کر دو۔ اوہ یہ تمہارے ہاتھ میں ٹارچ ہے کیا... شاید تمہارا پرس بھی ..."

"جی ہاں ... میں نے چیخیں سنیں اور ..."

"بہت ہلکی نیند کی معلوم ہوتی ہو۔" مسز لیناکس نے بات کاٹ کر عجیب لہجہ میں کہا۔ "اور پھرتیلی بھی کہ اتنی دیر میں تم نے گاؤن بھی پہن لیا' ٹارچ بھی تلاش کر لی اور پرس اٹھا کر اتنی تیزی سے بھاگیں کہ مجھ سے پہلے نیچے اتر گئیں۔ میں تمہیں کوریڈور میں بھی نہیں دیکھ سکی۔"

"میں تم سے کچھ ہی پہلے کوریڈور سے گزر کر زینہ تک پہنچی تھی۔" ڈروتھی نے عذر پیش کیا۔

"ضرور گزری ہو گی۔" مسز لیناکس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "بہرحال جا کر پولیس کو فون کر دو۔"

☆

Pakistanipoint.com

آہستہ مگر مسلسل دستک کی آواز سے ڈگلس کی آنکھ کھل گئی۔ کوئی اسے پکار بھی رہا تھا۔

"کون ہے؟" اس نے لائٹ جلاتے ہوئے کہا۔

"ریکس برانڈن۔" دروازے کے باہر سے میڈلین کاؤنٹی کے شیرف نے جواب دیا۔

"میں کچھ زیادہ ہی شکی ہوتا جا رہا ہوں۔" ڈگلس نے دروازہ کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "بہرحال خیریت تو ہے نا؟"

"اور بالکل بجا طور پر ہوتے جا رہے ہو۔" برانڈن نے جواب دیا۔ "پولیس کو ابھی پارک میں ایک لاش ملی ہے۔ میں نے ہدایات دی ہیں کہ کسی چیز کو نہ چھیڑا جائے اور لاش کے گرد رسی کا احاطہ بنا دیا جائے۔ نیز اس سڑک پر دونوں جانب سے آمدورفت بند کر دی جائے۔ میرا خیال تھا کہ تم بھی موقع واردات پر جانا پسند کرو گے۔"

ڈگلس نے جلدی جلدی کپڑے تبدیل کیے۔ شیرف برانڈن ایک کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ پیتے ہوئے اس کے تیار ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

"کیا کوئی قتل کی واردات ہے؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"معلوم تو یہ ہی ہوتا ہے ... ورنہ میں تمہیں سوتے سے کیوں اٹھاتا؟"

"پولیس کا چیف اوٹولار کن کہاں ہے؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"معلوم نہیں، شاید پہنچ گیا ہو۔" شیرف نے جواب دیا۔ "بدقسمتی سے یہ واردات شہری حدود کے اندر ہوئی ہے۔ اس لیے اپنی ٹانگ اڑانے کا موقع مل گیا ہے"۔

"پھر بھی مجھے امید ہے کہ وہ ہمارا انتظار کرے گا۔" ڈگلس نے کہا۔ "گزشتہ دنوں وہ ہم سے کافی تعاون کرتا رہا ہے۔"

وہ دونوں باہر آئے جہاں شیرف کی طاقتور انجن کی کار کھڑی تھی۔

"میں نے تمہیں اٹھا تو دیا ہے۔" شیرف نے دروازہ کھولتے ہوئے معذرت آمیز لہجہ میں کہا۔ "لیکن بہتر ہوتا کہ میں پہلے خود جا کر دیکھ لیتا۔ ممکن ہے کوئی اہم معاملہ نہ ہو اور میں نے تمہاری نیند یونہی خراب کر دی ہو۔"

"یہ معذرت رہنے دو۔" ڈگلس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو کہ جب ہم کسی ایسے کیس پر کام کر رہے ہوں جو آگے چل کر ایک بڑے مقدمہ کی صورت اختیار کرنے والا ہو تو میری خواہش یہ ہی ہوتی ہے کہ مجھے اس موقع واردات کو دیکھنے کا موقع مل جائے۔ جب کہ تمام ثبوت و شہادتیں ابھی تازہ ہی ہوں۔"

"اس کیس کے بارے میں میرا تاثر یہی ہے۔" شیرف نے کار

PakistaniPoint.com

اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ "حالانکہ میں نے خود ابھی موقعہ واردات کا معائنہ نہیں کیا اور مجھے جو کچھ معلوم ہوا ہے فون پر ہی معلوم ہوا ہے۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ جس شخص نے لاش دریافت کی وہ سٹی پولیس کا آدمی ہے۔ پہلے اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر فون کیا اور پھر مجھے ... حالانکہ سرکاری طور پر ابھی ہیڈ کوارٹر سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔"

"وہ کوئی آفیسر تھا؟"

"فرینک ۔سٹ۔" شیرف نے جواب دیا۔ "تمہیں یاد ہو گا اس نے ہمارے ساتھ گزشتہ کیس میں مل کر کام کیا تھا۔ بہت مخلص آدمی ہے۔ اسے شہرت حاصل کرنے سے اتنی دلچسپی نہیں ہے جتنی اس بات سے ہے کہ کوئی کیس مکمل طور پر حل ہوئے بغیر نہیں رہنا چاہئے۔"

جس وقت یہ لوگ میڈلین سٹی کے آرنج پارک پہنچے تو پولیس چیف لارکن وہاں موجود تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر کچھ حیرت زدہ سا رہ گیا۔

"تمہیں اس کی خبر کیسے ملی؟" اس نے تعجب سے پوچھا۔

"ہم نے سنا کہ سٹی پولیس نے سڑک بلاک کر دی ہے تو معلوم کرنے چلے آئے کہ کیا بات ہے؟" شیرف نے جواب دیا۔ پھر پوچھا۔ "کیا معاملہ ہے لارکن؟"

"ایک نوجوان عورت کی لاش پائی گئی ہے۔" لارکن نے کچھ ہچکچاتے ہوئے بتایا۔ "کسی نے اسے خنجر یا چاقو مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے ابھی لاش کو ہاتھ نہیں لگایا البتہ مقام واردات کا معائنہ کر رہا

تھا۔ مسٹر ڈگلس کی موجودگی سے خیال ہوتا ہے کہ تمہیں اس معاملے کی ضرور کوئی سن گن مل گئی ہو گی۔"

"تو کیا تم چاہتے تھے کہ ہمیں اس کی خبر نہ ملے۔" شیرف نے سوال کیا۔

"یہ بات نہیں۔" لارکن نے کہا۔ "میرا مطلب ہے کہ تم لوگ بڑی جلدی پہنچ گئے۔"

"دراصل ہم لوگ بہت تیز کام کرنے کے عادی ہیں۔" شیرف نے کہا۔ "لاش کہاں ہے؟"

"اس طرف۔" لارکن نے قدم بڑھاتے ہوئے جواب دیا۔ وہ ٹارچ کی روشنی ڈالتا ہوا آگے بڑھا۔ شیرف اور ڈگلس اس کے پیچھے چلے۔ روش پر کچھ دور چلنے کے بعد ٹارچ کی روشنی ایک عورت کے جسم پر پڑی جو سمٹی ہوئی حالت میں گھاس پر پڑا تھا۔

"میں کارونر پارکنز کا انتظار کر رہا ہوں۔" لارکن نے کہا۔ "پہلے وہ لاش کا معائنہ کر لے تو پھر ہم لوگ اپنی کاروائی کریں۔ لیکن اتنی بات تو دور سے دیکھ کر معلوم کی جا سکتی ہے کہ اس پر پیچھے سے خنجر کا وار کیا گیا ہے۔ زخم دونوں کندھوں کے درمیان آیا ہے لیکن خنجر ضرور سیدھا دل میں اتر گیا ہو گا کیونکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موت فوری واقع ہوئی ہے۔"

یہاں لارکن نے قدرے رک کر ڈگلس یا شیرف کی جانب سے کسی سوال یا اعتراض کا انتظار کیا لیکن جب دونوں خاموش رہے تو اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

Pakistanipoint.com

"اور یہ بات کہ اس کی موت فوری واقع ہوئی ہے مجھے اس طرح معلوم ہوئی کہ زخم سے بہنے والا خون اس کے جیکٹ پر تقریباً یکساں انداز سے زخم کے چاروں طرف موجود ہے۔ اگر وہ حملے کے بعد کچھ دیر بھی کھڑی رہی ہوتی تو خون کمر کی جانب بہہ نکلتا' لیکن ایسا نہیں ہوا۔ گویا وہ زخم کھاتے ہی گری اور مر گئی۔"

"زمین پر کسی قسم کے نشانات ملے۔" برانڈن نے پوچھا۔

"بالکل نہیں۔ ظاہر ہے یہاں گھاس پر کسی نشان کے ملنے کی امید بھی کم ہی ہو سکتی ہے۔ پختہ روش پر کوئی نشان ملنا مشکل ہے البتہ روش سے لان تک جو کچا راستہ ہے وہاں کچھ امید ہو سکتی تھی مگر میں نے غور سے دیکھنے کے باوجود وہاں کوئی نشان نہیں پایا۔"

"یہ جگہ سڑک سے تقریباً" ساٹھ فٹ کے فاصلے پر ہے۔ تمہارے خیال میں وہ یہاں کیا کرنے آئی تھی؟" برانڈن نے دوسرا سوال کیا۔

"جہاں تک میں نے واردات کے حالات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے میرا خیال ہے کہ وہ یہاں اپنے کسی عاشق کے ساتھ آئی تھی پھر ان میں کسی بات پر جھگڑا ہوا اور چاہنے والے نے اسے قتل کر دیا۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے ہوں گے۔ مرد اس کے بائیں ہاتھ کی جانب ہو گا۔ اس نے سیدھے ہاتھ میں خنجر تھام کر چپکے سے پشت کی جانب لے جا کر وار کر دیا۔"

"اور وہ منہ کے بل نیچے گری ..."

"بالکل۔"

"لیکن اگر وہ بیٹھی ہوئی تھی تو گرتے وقت اس کی سکرٹ کا

دامن اوپر اٹھا ہوا ہونا چاہئے تھے اور پیر بھی اس طرح سیدھے پھیلے ہوئے نہیں بلکہ مڑے ہوئے ہونا چاہئے تھے۔ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ کھڑی تھی یا چل رہی تھی اور اسی طرح منہ کے بل گر پڑی۔"

"ہو سکتا ہے کہ بعد میں اس کے بوائے فرینڈ نے اسکرٹ اور پیر سیدھے کر دیے ہوں۔" لارکن کو اپنا ہی نظریہ درست معلوم ہوتا تھا۔

شیرف نے اپنی ٹارچ جلا کر اس کی روشنی ادھر ادھر ڈالی اور کچے راستہ پر دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

"یہ دیکھو۔" وہ پگڈنڈی کے اختتام پر رک گیا۔ "یہاں کوئی کار سڑک پر اس طرح رکی ہے کہ اس کے پہیے پگڈنڈی پر آ گئے ہیں"

"یہ بات میں نے بھی نوٹ کی تھی۔" لارکن نے جلدی سے جواب دیا۔ "مگر مجھے اس کی کوئی اہمیت محسوس نہیں ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سڑک سے گزرتے ہوئے کوئی ٹیکسی دوسری کار کو گزرنے کا راستہ دینے کے لیے سائڈ میں ہٹی تو کچے میں آ گئی۔"

"اس کے بجائے کوئی اور بات بھی ہو سکتی ہے۔"

"ممکن ہے ... مگر ہمیں اس سے کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ کیونکہ مٹی پر ٹائر کے نشانات اتنے واضح نہیں ہیں کہ ان سے ٹائر کو شناخت کیا جا سکے۔"

"میرا خیال اس کے برعکس ہے۔" شیرف برانڈن نے اپنی ٹارچ کی روشنی ہاتھ کو مختلف زاویوں پر رکھتے ہوئے اس طرح ڈالی کہ مٹی

Pakistanipoint.com

پر ابھرے ہوئے نشانات جو بظاہر نظر نہیں آ رہے تھے' روشنی اور سائے کی آمیزش سے ایک حد تک واضح محسوس ہونے لگے۔

"یہ دیکھو۔" برانڈن نے کہا۔ "اب تم چاروں ٹائروں کے نشانات دیکھ سکتے ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے وہ کار ایک دم گھوم کر جس طرف سے آئی تھی اسی طرف واپس چلی گئی۔"

"ہاں معلوم تو ہوتے ہیں۔" لارکن نے بادل نخواستہ تسلیم کیا۔ "مگر اتنے مبہم ہیں کہ ان سے قطعی طور پر ٹائروں کو شناخت نہیں کیا جا سکتا"

"ہم اپنے ماہرین کو بلا کر ان نشانات کے سانچے بنوانے کی کوشش تو کر ہی سکتے ہیں۔" برانڈن نے کہا۔

وہ سب دوبارہ لاش کے پاس واپس آ گئے۔ برانڈن نے لاش کے چہرے پر روشنی ڈالی۔

"لڑکی کافی خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔" اس نے ڈگلس سے کہا۔ ڈگلس نے اثبات میں سر ہلایا۔ مقتولہ کے چہرے سے اس کی عمر بائیس چوبیس سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی تھی۔

"تم نے ایک بات نوٹ کی۔" ڈگلس نے کہا۔

"کیا۔" شیرف نے پوچھا۔

"ہمیں یہاں کہیں اس کا پرس دکھائی نہیں دیتا۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"ممکن ہے وہ اس کے نیچے دبا ہوا ہو مگر مجھے اس کی زیادہ امید نہیں ہے۔"

"اوہو تو یہ بات تھی۔" لارکن ایک دم اچھل پڑا۔ "قاتل کوئی چور تھا۔ اس نے پرس چھیننے کے لیے لڑکی کو قتل کر دیا۔ اب تو ساری بات بالکل واضح نظر آنے لگی ہے۔ لڑکی سڑک پر جا رہی تھی۔ چوروں کا ایک گروہ کار میں آیا ... مگر گروہ نہیں ... یہ ایک ہی آدمی کا کام معلوم ہوتا ہے۔ چور نے کار اس کے قریب روکی اور اسے اپنے ساتھ بٹھانا چاہا۔ لڑکی نے انکار کیا۔ چور نے پرس چھیننے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ لڑکی خوفزدہ ہو کر پارک کی طرف بھاگی۔ چور نے کار سے اتر کر اس کا پیچھا کیا۔ اسے پیچھے آتے دیکھ کر لڑکی خوف سے چیخنے لگی اور چور نے اس ڈر سے کہ کوئی اس کی چیخیں سن کر مدد کے لیے نہ آ جائے' اسے خنجر مار کر خاموش کر دیا اور پرس چھین کر کار ہی میں فرار ہو گیا۔"

"اسے خاموش ہی کرنا تھا تو سر پر ضرب مار کر بھی کیا جا سکتا تھا۔" براؤن نے کہا۔ "قتل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"آج کل کے چور ان باریکیوں پر غور نہیں کرتے۔ وقت پر ان کے دماغ میں جو آ جاتا ہے کر گزرتے ہیں۔" لارکن نے جواب دیا۔

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ کارونر پرکنز بھی اپنی کار میں آ پہنچا۔ ایک دوسری کار بھی آ کر رکی جس سے اخبار دی کلیرون کی رپورٹر سلویا اتری۔ کارونر نے لاش کے قریب جھک کر پہلے اس کی نبض دیکھنے کی کوشش کی پھر دل کی دھڑکن۔ ڈگلس نے لاش کے نیچے پرس موجود ہونے کے امکان کا ذکر کیا۔ پرکنز نے لاش کے نیچے ہاتھ ڈال کر دیکھا اور بتایا کہ وہاں کوئی پرس نہیں ہے۔ کارونر نے اپنا ابتدائی

معائنہ مکمل کر لیا تو ڈگلس نے آگے بڑھ کر لڑکی کے جیکٹ کا کالر الٹا۔ اس پر ایک لیبل لگا ہوا تھا جس پر دکان کا نام دی اسٹائل شاپ' ونڈرفٹ' مونٹانا کے الفاظ لکھے تھے۔ سلویا نے ڈگلس کا ہاتھ پکڑا اور اسے چند قدم کے فاصلے پر لے گئی۔

"یہ لوگ کس کا انتظار کر رہے ہیں۔ لاش اٹھا کر کیوں نہیں لے جاتے۔" اس نے پوچھا۔

"شیرف کو اپنے فوٹو گرافر کا انتظار ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"تمہارے خیال میں یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے؟"

"ابھی کوئی ایسی چیز نہیں ملی ہے جس سے اس کی شناخت ممکن ہو لیکن میرا خیال ہے کہ لڑکی اجنبی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی سیاح ہو اور مقامی ہوٹل میں ٹھہری ہو۔"

"تو کیا ہم وہاں چل کر معلوم نہیں کر سکتے؟"

"یہ میرا اندازہ ہے' غلط بھی ہو سکتا ہے۔"

"پھر بھی معلوم کرنے میں کیا ہرج ہے۔" سلویا نے اصرار کیا۔

ڈگلس نے ایک لمحہ غور کیا پھر برانڈن سے مخاطب ہوا۔

"میں اور سلویا میڈلین ہوٹل جا رہے ہیں۔" اس نے آہستہ سے کہا۔ "میرا اندازہ ہے کہ شاید وہ کوئی سیاح ہو اور ہوٹل میں مقیم ہو۔ ہم وہاں اتنا تو چیک کر ہی سکتے ہیں کہ اس کے حلئے سے ملتی جلتی کوئی ایسی لڑکی تو نہیں ٹھہری ہے جو ونڈر فٹ مونٹانا سے آئی ہو۔"

"اچھا خیال ہے۔" برانڈن نے سر ہلا کر تائید کی۔ "مجھے ابھی یہاں کچھ دیر لگے گی تم اور سلویا ہوٹل پہنچو۔ میں بھی کچھ دیر بعد

آنے کی کوشش کروں گا۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا اندازہ درست ہی نکلے۔"

"قسمت نے ساتھ دیا تو ضرور کامیابی ہو گی۔" سلویا بولی۔

"سچ کہتی ہو۔ خاص طور پر مجھے تو آج کل خوش قسمتی کی شدید ضرورت ہے۔ اخبار دی بلیڈ کا نیا مالک پاڈین مجھے دھمکی دے کر گیا ہے کہ شہر میں قتل کا اگلا مقدمہ میرے حق میں بہتر ثابت نہیں ہو گا۔"

"وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔ مجھے اس سے خوف لگنے لگا ہے۔" سلویا گھبرا کر بولی۔

"مگر مجھے اس کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔" ڈگلس مسکرایا۔ "آؤ چلیں۔ ہو سکتا ہے کہ لاش کو شناخت کرنے کی خبر دی بلیڈ سے پہلے تمہارا اخبار شائع کر سکے۔"

☆

Pakistanipoint.com

میڈلین ہوٹل کے نائٹ ڈیوٹی کلرک نے ایک مرد اور ایک عورت کو آتے دیکھا اور پہلے ہی سے نفی میں سر ہلانے لگا۔

"مجھے افسوس ہے کہ تمام کمرے بھر چکے ہیں اور ..." وہ کہتے کہتے رک گیا۔ ڈگلس اور سلویا قریب آ چکے تھے۔ "ارے یہ تو مس سلویا اور ڈسٹرکٹ اٹارنی مسٹر ڈگلس ہیں۔"

"ہم لوگ ایک تیئیس چوبیس سالہ خوبصورت لڑکی کے بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں۔" ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ممکن ہے کہ وہ یہاں ٹھہری ہوئی ہو۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے وہ ونڈرفٹ مونٹانا کی رہنے والی ہے۔ بال سرخ ہیں اور چھریرے متناسب جسم کی مالک ہے۔"

"جی ہاں۔" کلرک نے فوراً اثبات میں جواب دیا۔ "ہمارے ہوٹل میں ونڈرفٹ سے آنے والی ایک مس ڈفین مقیم ہے۔ کمرہ نمبر ۶۰۲ میں۔ مجھے اس لیے یاد ہے کہ سات بجے جس وقت میں ڈیوٹی پر آیا تھا' اس کے فوراً بعد ہی وہ آئی تھی۔ میں نے کبھی ونڈرفٹ کا نام نہیں سنا تھا کہ یہ بھی کوئی جگہ ہے۔ مس ڈفین سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ مونٹانا میں کوئی کافی بڑا تجارتی مرکز ہے۔"

"ذرا اس کے کمرے میں فون تو کرو۔" ڈگلس نے کہا۔

"کیا ابھی؟" کلرک نے حیرت سے کہا۔ "اتنی رات جا چکی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ..."

باقی الفاظ ڈگلس کی تیز نظروں سے ڈر کر حلق ہی میں اٹک گئے۔ اس نے خاموشی سے رسیور اٹھا کر کوئی نمبر ڈائل کیا۔ رسیور کان سے لگائے کئی سیکنڈ تک یونہی بیٹھا رہا۔

"کوئی جواب نہیں ملتا مسٹر ڈگلس۔" اس نے بتایا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ وہ ہی لڑکی ہے۔" ڈگلس نے سلویا سے کہا اور پھر کلرک کی طرف دیکھا۔ "ایک پاس کی لے کر ہمارے ساتھ چلو۔"

کلرک ایک لمحہ کے لیے ہچکچایا مگر پھر شانے اچکاتے ہوئے اس نے اپنے پیچھے لگے ہوئے بورڈ پر کیلوں میں لٹکتی ہوئی بہت سی چابیوں میں سے ایک چابی اتاری۔ وہ سب لفٹ کے ذریعہ چھٹی منزل پر پہنچے۔ کلرک نے پھر بھی احتیاط کے خیال سے قفل کھولنے سے پہلے دروازے پر دستک دی مگر کوئی جواب نہ ملا۔ ڈگلس نے اسے دروازہ کھولنے کی ہدایت کی۔ کلرک نے دروازہ کھولا اور وہ اندر داخل ہوئے۔ کلرک نے دروازے کے قریب لگے ہوئے سوئچ کو دبا کر روشنی کی۔ کمرہ بظاہر بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔

"اب تم واپس جا سکتے ہو۔" ڈگلس نے کلرک سے کہا۔

"اور آپ لوگ ..."

"ہم ابھی یہیں ٹھہریں گے۔"

PakistanPoint.com

"اگر اس درمیان میں مس ڈفین واپس آ گئیں تب؟"

"مجھے امید نہیں ہے کہ وہ واپس آئے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "لیکن آ ہی جائے تو ہمیں فون کر دینا اور تین مرتبہ گھنٹی بجنے دینا۔ تمہارا سگنل پاتے ہی ہم کمرے سے باہر آ جائیں گے اور اگر اتفاق سے مس ڈفین کے بجائے کوئی اور لفٹ کے ذریعہ اوپر آ رہا ہو تو دو مرتبہ گھنٹی بجتے ہی رسیور رکھ دینا۔ سمجھ گئے"

"بہتر ہے جناب۔" کلرک نے جواب دیا اور واپس چلا گیا۔ ڈگلس نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

"بہت کم سامان کے ساتھ سفر کرنے کی عادی معلوم ہوتی ہے۔" وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا۔ "صرف ایک چھوٹا سا سوٹ کیس نظر آ رہا ہے۔"

"اور اسے ابھی کھولا بھی نہیں گیا۔" سلویا نے جواب دیا۔

"لیکن اس نے اس میں سے کوئی چیز ضرور نکالی ہے۔" ڈگلس نے کہا۔ "وہ دیکھو بستر پر جہاں اس نے سوٹ کیس رکھ کر کھولا تھا وہاں اس کا نشان ابھی تک موجود ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اس نے کوئی چیز نکالی نہ ہو بلکہ رکھی ہو۔"

"تمہارا خیال درست معلوم ہوتا ہے۔ کیا میں سوٹ کیس کھول کر دیکھوں؟"

"ضرور دیکھو۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ سلویا نے سوٹ کیس فرش سے اٹھا کر ایک کرسی پر رکھا اور اسے کھول دیا۔

"کوئی چیز ہے؟"

"سوائے پہننے کے کپڑوں کے اور تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی ہے۔"

"وہ بیگ جو میز کے نیچے رکھا ہے۔ غالباً اس میں اس کی سنگھار وغیرہ کی چیزیں ہوں گی۔" ڈگلس نے میز کی طرف اشارہ کیا۔ "بہتر ہے اسے بھی دیکھ لو۔"

سلویا نے بیگ کھول کر دیکھا مگر اس میں پوڈر، کریم، اسنو، لپ اسٹک اور اسی طرح کی متفرق چیزوں کے سوا کوئی ایسا کاغذ یا کوئی اور شناختی کارڈ وغیرہ نہیں ملا جس سے مس ڈفین کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوتیں۔ ڈگلس نے سلویا کو ہدایت کی کہ وہ کپڑوں پر دکان کے لیبل یا لانڈری کے نشانات تلاش کرے اور خود میز پر رکھے ہوئے فون پر کلرک سے بات کرنے لگا۔

"تم ہوٹل سے کی جانے والی فون کالوں کا حساب رکھتے ہو؟"

"جی جناب۔"

"ذرا دیکھو۔ مس ڈفین نے کہیں کوئی فون تو نہیں کیا۔"

"ایک منٹ ہولڈ کریں۔ ابھی بتاتا ہوں۔" کلرک نے جواب دیا پھر پند لمحہ بعد اس کی آواز ابھری۔

"جی ہاں مس ڈفین نے مقامی طور پر دو فون کیے تھے۔" کلرک نے بتایا۔ "ایک کا نمبر ۹۳۲۸ اور دوسرے کا ۸۹۶۷ ہے۔"

"ڈائرکٹری میں دیکھو کہ کس کے نمبر ہیں یہ۔" ڈگلس نے کہا۔

"بہت اچھا جناب۔" کلرک نے جواب دیا اور پھر جلدی سے بولا۔ "ایک منٹ ہولڈ کریں، کوئی آ رہا ہے۔ اوہ ... یہ شیرف ہیں۔

Pakistanipoint.com

وہ کہتے ہیں کہ وہ اوپر آ رہے ہیں"

"ٹھیک ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "میں نے جو کہا ہے وہ کہ میں رسیور ہولڈ کیے ہوا ہوں۔"

وہ ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر سلویا کی طرف متوجہ ہوا۔

"برانڈن اوپر آ رہا ہے۔ ممکن ہے اس کے پاس کچھ مزید معلومات ہوں۔"

"یہاں تو کوئی شے کارآمد نہیں ہے۔" سلویا نے سوٹ کیس دیکھتے ہوئے کہا۔ "ایک کپڑے پر لاس اینجلز کی ایک دکان کا نام ہے۔ ایک دوسرے پر سان فرانسسکو کے کسی جنرل سٹور کا لیبل لگا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکی سفر بہت کرتی ہے اور جہاں ضرورت ہوتی ہے کپڑے خریدتی رہتی ہے۔"

اتنی دیر میں کلرک ضروری معلومات حاصل کر چکا تھا۔

"نمبر ۹۳۲۸ کسی مسز لیناکس کے گھر کا فون نمبر ہے جو نمبر ۸۳۶ چینٹ اسٹریٹ پر رہتی ہیں اور دوسرا نمبر ۸۹۶۷ مسٹر کار کا ہے۔" کلرک نے بتایا۔

"تمہارا مطلب ہے مسٹر اے بی کار۔" ڈگلس نے جوش کے ساتھ پوچھا۔

"جی ہاں جناب۔ وہ ہی جو مشہور فوجداری وکیل ہیں۔" کلرک نے جواب دیا۔ "انہیں مس ڈفین نے کس وقت فون کیا تھا؟"

"ہم لوگ کالوں کا وقت نوٹ نہیں کرتے۔" کلرک نے جواب دیا۔ "زیادہ سے زیادہ میں اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ پہلے اس نے مسز

لیناکس کے نمبر پر فون کیا تھا اور اس کے بعد مسٹر کار کو ... وہ ہوٹل میں تقریباً" آٹھ بجے آئی تھی۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ دونوں فون آٹھ بجے کے بعد کیے گئے ہوں گے۔"

"شکریہ۔" ڈگلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اسی وقت شیرف برانڈن کمرے میں داخل ہوا اور ڈگلس اور سلویا کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں نے کوئی خاص بات معلوم کر لی ہے۔" اس نے کہا۔

"کوئی نہیں ... بہت کچھ۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "اس لڑکی کا نام ڈفین آرکولا تھا۔ وہ ونڈرفٹ سے آئی تھی اور آتے ہی اس نے دو فون کیے جس میں سے ایک مسز لیناکس نمبر ۸۳۶ چینٹ اسٹریٹ کے لیے تھا اور دوسرا ... کچھ اندازہ لگا سکتے ہو کہ کس کو کیا ہو گا؟"

"کسے کیا تھا؟"

"ہمارے پرانے مہربان مسٹر اے بی کار کو۔"

"ارے وہ بدمعاش۔" برانڈن کی پیشانی پر بل پڑ گئے

"بدمعاش نہیں بلکہ ایک انتہائی ذہین اور خطرناک وکیل ... جس کا ذریعہ معاش ..."

"مجرموں کو یہ بتانا ہے کہ وہ کس طرح قانون کو دھوکا دے سکتے ہیں۔" شیرف نے برانڈن کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"بہرحال آج کل وہ بہت خاموشی کی زندگی گزار رہا ہے۔" ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ""کیونکہ اپنے آخری کیس میں اس

نے کچھ ایسے طریقے اختیار کیے تھے کہ اس کا وکالت کا لائسنس ضبط ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اگر وہ اس گواہ سے شادی نہیں کر لیتا جس کی گواہی اس کے لیے نقصان کا باعث بن سکتی تھی تو ممکن ہے کہ اس وقت وہ جیل میں ہوتا۔"

"ان دونوں کی گھریلو زندگی دیکھنے کے قابل ہو گی۔" سلویا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھنے کے قابل ..." برانڈن نے ناگواری سے جواب دیا۔ "وہ تو اسے قتل کرنے کا پلان بنا رہا ہو گا اور وہ بھی اس طرح کہ ہم کبھی اسے قاتل ثابت کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔"

"میں اکثر سوچتی ہوں کہ اس کی بیوی کے جذبات کیا ہوں گے۔" سلویا بولی۔ "وہ ایک غریب ملازم پیشہ لڑکی تھی۔ اچانک ایک دولت مند آدمی نے اس سے شادی کر لی اور وہ بھی اس لیے کہ وہ اس کے خلاف گواہی نہ دے سکے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اب وہ اسے تین سال تک طلاق بھی نہیں دے سکتا کیونکہ جس جرم کی سزا سے بچنے کے لیے مسٹر کار نے اس کے ساتھ شادی کی تھی اس میں قانوناً تین سال کے بعد مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔"

وہ ڈگلس سے مخاطب ہوئی

"بہرحال مجھے اپنے اخبار کو یہ خبر فراہم کرنا ہے اس لیے میں تو اب جا رہی ہوں اگر کوئی اور نئی بات معلوم ہوئی تو مجھے فون کر دینا۔"

"مسٹر کار کی فون کال کو تو ہم پھر دیکھیں گے۔" برانڈن نے کہا۔

"پہلے کیوں نہ مسز لیناکس سے بات کر لی جائے۔"

"مسز لیناکس بڑے گھر سے تعلق رکھتی ہیں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "ہم یونہی ان کے گھر اچانک نہیں جا سکتے اور وہ بھی رات کے وقت ... بہتر ہو گا کہ میں پہلے فون کر کے انہیں آنے کی اطلاع کر دوں۔"

اس نے ایک مرتبہ پھر فون کا رسیور اٹھایا اور کلرک سے مسز لیناکس کا نمبر ملانے کے لیے کہا۔ سلویا جو جانے کے لیے دروازے تک پہنچ چکی تھی۔ اس گفتگو کا نتیجہ سننے کے لیے رک گئی۔ چند لمحوں بعد ڈگلس کو دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔" کسی عورت نے کہا۔

"نمبر نو تین دو آٹھ۔" ڈگلس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"میں ڈگلس بول رہا ہوں۔ اس ناوقت زحمت دینے کا مجھے افسوس ہے لیکن معاملہ بہت اہم اور ضروری تھا۔"

"کیا بات ہے؟"

"کیا مسز لیناکس بات کر رہی ہیں؟"

"ہاں۔"

"اوہ مسز لیناکس میں معذرت خواہ ہوں کہ اس وقت تمہیں اپنی نیند خراب ..."

"تمہاری کال نے میری نیند خراب نہیں کی ہے۔" مسز لیناکس نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "ہم لوگ پہلے سے اٹھے ہوئے ہیں۔ اور

Pakistanipoint.com

ایک افسر قانون ہونے کی حیثیت سے تمہیں یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔" ڈگلس نے حیرت سے کہا۔

"دو گھنٹے پہلے کوئی چور میرے لڑکی کے کمرے میں گھس آیا تھا اور بہت قیمتی زیورات چرا کر لے گیا ہے۔ ایسے حالات میں یہاں کسے نیند آ سکتی ہے۔"

"کوئی تمہاری لڑکی کے کمرے میں گھس آیا تھا۔" ڈگلس نے سلویا کی طرف دیکھتے ہوئے دوہرایا۔

"اور میں کیا کہہ رہی ہوں؟"

"اور قیمتی زیورات چرا کر لے گیا ہے۔" یہ فقرہ بھی سلویا کو سنانے کے لیے دہرایا گیا تھا جس کی آنکھیں جوش سے چمک رہی تھیں۔

"ہاں۔"

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آج شام کو تمہیں کسی مس ڈفین آرکولا نے فون تو نہیں کیا تھا؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"اس بات کا یہاں ہونے والی واردات سے کیا تعلق ہے؟"

"ابھی میں یقین سے نہیں کہہ سکتا لیکن کوئی تعلق ہو بھی سکتا ہے۔"

"میں ذاتی طور پر کسی ڈفین آرکولا کو نہیں جانتی اور نہ اس نے یہاں فون کیا تھا۔" مسز لیناکس نے جواب دیا۔

"یہ بات بہت ضروری ہے ورنہ میں تمہیں تکلیف نہیں دیتا۔"

ڈگلس نے کہا۔ "لیکن کیا اپنے گھر کے دوسرے افراد سے یہ معلوم کر کے بتا سکتی ہو کہ ان میں سے کسی کو تو ڈفین نے فون نہیں کیا تھا۔ اگر کسی نے بھی کوئی کال رسیو نہیں کی تو اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جس وقت اس نے فون کیا تھا گھر کے افراد کہیں گئے ہوئے تھے۔"

"ہولڈ کرو۔ میں معلوم کرتی ہوں۔" مسز لیناکس نے کہا اور کچھ دیر کے لیے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"میں نے سب سے معلوم کر لیا ہے۔" چند لمحوں کے بعد مسز لیناکس کی آواز دوبارہ ابھری۔ "یہاں کسی نے ایسی کوئی کال رسیو نہیں کی۔ کوئی نہ کوئی ہر وقت فون کے قریب رہا ہے لیکن کسی ڈفین کی کال نہیں آئی اور نہ یہاں کوئی اس نام کی لڑکی سے واقف ہے... لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم لوگ چوری کے بارے میں کیا کر رہے ہو؟"

"ہم فوراً" اس کی تحقیقات شروع کر رہے ہیں۔ تم نے پولیس کو تو اطلاع کر دی ہو گی؟" ڈگلس نے کہا۔

"ہاں پولیس بھی آئی تھی اور بیکار کے سوالات کر کے چلی گئی۔ ذاتی طور پر میں اس کی کارکردگی سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔"

"میں دیکھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں کیا کیا جا سکتا ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ سلویا ابھی تک دروازے پر کھڑی تھی۔

"مسز لیناکس اور اس کے گھر والے نہ صرف فون کال سے بلکہ ڈفین سے واقفیت سے بھی انکار کر رہے ہیں۔" ڈگلس نے کہا۔ "اب یا تو کلرک سے فون نمبر نوٹ کرتے ہوئے غلطی ہو گئی ہے یا پھر مسز

Pakistanipoint.com

لیناکس کے گھر میں کوئی جھوٹ بول رہا ہے اور ان کے یہاں چوری بھی ہو گئی ہے۔ سٹی پولیس وہاں آ کر جا چکی ہے۔"

"آج رات تو بڑی سنسنی خیز خبریں مل رہی ہیں۔" سلویا نے کہا۔ "اچھا' میں چلی' کوئی اور گرماگرم خبر ہو تو مجھے اخبار کے دفتر فون کر دینا۔" اور یہ کہہ کر وہ آہستہ سے دروازہ بند کرتی ہوئی باہر نکل گئی۔

"یہاں تو جو کچھ ہمیں معلوم ہو سکتا تھا معلوم ہو چکا۔" ڈگلس نے شیرف برانڈن سے کہا۔ "وہ لڑکی آٹھ بجے کے قریب ہوٹل آئی تھی۔ اس نے کمرہ کرایہ پر لیا اور پھر دو جگہ فون کیا اور کہیں باہر چلی گئی۔"

"تاکہ اس پارک میں اپنے آپ کو اطمینان سے قتل کرا دے۔" برانڈن نے کہا۔ ڈگلس کچھ جواب دینے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی دو مرتبہ بجی اور پھر خاموش ہو گئی۔

"معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اوپر لفٹ سے آ رہا ہے۔" اس نے شیرف سے کہا۔ "میں نے کلرک سے کہہ دیا تھا کہ اگر خود مس ڈفین آئے تو تین مرتبہ اور کوئی اور آئے تو دو مرتبہ فون کی گھنٹی بجائے۔"

برانڈن نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر بجلی کا سوئچ آف کر دیا۔ کمرے میں تاریکی چھا گئی۔ ڈگلس اور برانڈن دونوں دم سادھے ہوئے آنے والے کا انتظار کرنے لگے۔ کمرے کے باہر لفٹ رکنے اور پھر اس کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ پھر قدموں کی آواز ابھری جو کمرے کے دروازے تک آ کر رک گئی۔ پھر کسی نے

دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔ کچھ وقفے سے دوبارہ دستک دی گئی اور پھر آہستہ آہستہ دروازے کے ہینڈل نے گھومنا شروع کر دیا۔ شیرف برانڈن نے ایک دم آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور آنے والے کا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا دیا جس سے وہ کمرے کے وسط تک بھاگتا چلا گیا۔ ڈگلس نے سوئچ آن کر دیا اور کمرے میں ایک دم روشنی ہو گئی۔

پھر... سب سے پہلے جس نے اپنی حیرت پر قابو پا کر گفتگو کی ابتدا کی تھی وہ وکیل اے بی کار تھا...

"خوب خوب ..." اس نے ایک ہلکے قہقہے کے ساتھ کہا۔ "گڈ ایوننگ جنٹلمین۔"

"تم یہاں کیا کرنے آئے ہو؟" برانڈن نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے حضرات کہ یہ سوال مجھے تم لوگوں سے کرنا چاہئے تھا۔" کار نے جواب دیا۔

وکیل اے بی کار ایک طویل قامت بھاری بھرکم پروقار شخصیت کا مالک تھا۔ بال کنپٹیوں کے قریب سے کچھ سفید ہو چلے تھے۔ آنکھوں میں ایک متجسس کیفیت ہر وقت نظر آتی تھی اور اس کے ہر انداز سے خود اعتمادی کا اظہار ہوتا تھا۔

"چلو ادھر آ کر بیٹھ جاؤ۔" برانڈن نے سخت لہجہ میں کہا۔

"مائی ڈیئر شیرف۔ تم سوچے سمجھے بغیر عمل کرنے کے عادی ہوتے جا رہے ہو۔" کار نے بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ شریف آدمیوں کی طرح دروازہ کھول کر مجھے

Pakistanipoint.com

مدعو کرتے۔ اس طرح غیرمہذبانہ انداز میں دھکے دینا کوئی اچھی بات نہیں۔

"ہم شرافت اور اخلاق پر پھر گفتگو کریں گے۔" ڈگلس نے خفیف تبسم کے ساتھ کہا۔ "پہلے یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیسے آئے؟"

"مجھے کسی کے سامنے اپنی نقل و حرکت کی وجوہات بتانے کی ضرورت نہیں ہے تاآنکہ میری حرکات و سکنات کا تعلق کسی جرم سے نہ ہو۔" کار نے جواب دیا۔

"تم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ ایسی کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔" ڈگلس نے کہا۔

"کیا بات کرتے ہو میجر ڈگلس۔" کار نے کہا۔ "تم جانتے ہو کہ آج کل یہاں کوئی ایسی واردات ..." وہ کہتے کہتے رک گیا۔ پھر قدرے توقف سے بولا۔ "مجھے حیرت ہے کہ میں یہاں تم لوگوں کی موجودگی کا کیا مطلب سمجھوں؟"

"بیکار باتوں میں وقت ضائع کرنے کی کوشش مت کرو۔" برانڈن نے تیزی سے کہا۔ "تمہارے لیے یہ ہی بہتر ہے کہ سیدھی طرح اپنے یہاں آنے کا مقصد بیان کر دو۔"

"ورنہ کیا ہو گا۔" کار نے جیب سے ایک سگار نکال کر سلگاتے ہوئے پوچھا۔

"ورنہ یہ سگار تم جیل کی کوٹھڑی میں ختم کرو گے۔" برانڈن نے جواب دیا۔

"اور اگر میں نے تم پر غیر قانونی حراست کے سلسلہ میں ہرجانہ کا

مقدمہ کر دیا تب؟"

"بڑے شوق سے مقدمہ چلاتے رہنا۔" برانڈن نے تیزی سے کہا۔ "کیا تمہارے شہر میں کوئی ایسی جیوری ہو سکتی ہے جو تمہیں پانچ سینٹ بھی ہرجانہ دلا سکے؟"

کار نے سگار کی راکھ جھاڑتے ہوئے اپنا جبڑہ سہلایا اور پھر مسکرانے لگا۔

"تمہاری بات قابل غور ہے۔" اس نے کہا۔ "بہرحال مجھے وجہ بتانے میں کوئی اعتراض نہیں۔ بات یہ ہے میجر ڈگلس کہ میں یہاں کسی سے ملنے آیا تھا۔"

"میں اب فوج میں نہیں ہوں۔ اس لیے مجھے میجر کہہ کر مخاطب کرنا غیرضروری ہے۔" ڈگلس نے کہا۔

"اوہ' میں یہ بات ہمیشہ بھول جاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ تمہارے فوجی کارنامے ..."

"ہم لوگ یہاں تمہاری آمد کی وجہ پر گفتگو کر رہے ہیں۔" ڈگلس نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"معذرت خواہ ہوں کہ میں نے غیرمتعلق باتیں شروع کر دیں۔" کار نے جلدی سے کہا۔ "ہاں تو اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے ابھی بتایا کہ میں کسی سے ملنے آیا تھا۔ میرے علم کے مطابق اس کمرے میں مس ڈفین آرکولا مقیم ہے جو کہ ونڈرفٹ کی رہنے والی ہے۔"

"ہماری اپنی معلومات بھی یہی ہیں۔" ڈگلس نے کہا۔

Pakistanipoint.com

"اور یہ ڈفین آرکولا اتفاق سے میری بیوی کی دوست ہے۔" کار نے بتایا۔

"جس سے تم نے اس لیے شادی کی تھی کہ ..." برانڈن کہتے کہتے رک گیا۔ ڈگلس اسے آنکھ کے اشارے سے خاموش رہنے کی تاکید کر رہا تھا۔

"ہاں ہاں ... آگے بولو، جس سے میں نے کس لیے شادی کی تھی۔" کار نے اکسایا مگر برانڈن خاموش رہا۔

"تم یہ بات بھول جاتے ہو شیرف کہ وہ میری قانونی بیوی ہے اور تمہاری جانب سے کسی قدر عزت و احترام کی مستحق ہے۔" کار نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد خود ہی گفتگو کی ابتدا کرتے ہوئے کہا۔ "بہرحال اپنے آنے کی وجہ بتا چکا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اب تم بھی یہ بتانے کی زحمت کرو گے کہ تم لوگ یہاں کیسے موجود ہو؟"

"کیا تم ڈفین کو ذاتی طور پر جانتے ہو؟" ڈگلس نے سوال کیا۔

"نہیں، وہ میری بیوی کی دوست ہے۔ میں آج تک اس سے نہیں ملا۔"

"کیا اسے معلوم تھا کہ تم اس سے ملنے آ رہے ہو؟"

"مجھے معلوم نہیں۔"

"کیا کسی سے ملاقات کرنے کے لیے وقت زیادہ نہیں ہو گیا تھا؟"

"وقت زیادہ یا کم ہونے کا معیار ہر شخص کے لیے مختلف ہوتا ہے۔" کار نے جواب دیا۔ "ہم لوگ رات کو دیر تک جاگنے کے عادی ہیں۔"

"پولیس کو پارک میں ایک نوجوان عورت کی لاش ملی ہے۔" ڈگلس نے بتایا۔ "اسے کسی نے خنجر مار کر قتل کیا ہے اور ہمارے پاس یہ یقین کرنے کی معقول وجوہات ہیں کہ وہ عورت وہی ہے جس نے یہ کمرہ کرایہ پر لیا تھا۔ چنانچہ قدرتی طور پر ہم اس کے قاتل کو گرفتار کرنے کے خواہشمند ہیں اور اس سلسلے میں ہر وہ بات معلوم کرنا چاہتے ہیں جس کا تعلق اس عورت سے ہو۔"

"درست ہے۔" کار نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "مجھے جو کچھ معلوم ہے وہ بتانے کے لیے آمادہ ہوں۔"

"کیا تمہاری بیوی ڈفین کو کافی عرصے سے جانتی تھی؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے کبھی اس سے دریافت کیا۔" کار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "جیسا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ میں چٹ منگنی اور پٹ بیاہ کا قائل ہوں اس لیے مجھے اپنی بیوی یا اس کے دوستوں کے بارے میں جاننے کا کوئی موقع نہیں ملا۔"

"یہاں تمہارا آنا کس طرح ہوا؟"

"دراصل ڈفین نے میری بیوی کو فون کیا تھا۔ اس وقت وہ کہیں گئی ہوئی تھی۔ اس لیے ڈفین نے اس کے لیے پیغام چھوڑ دیا کہ وہ میڈلین ہوٹل کے کمرہ نمبر چھ سو دو میں ٹھہری ہوئی ہے اور میری بیوی سے ملنا چاہتی ہے۔ مجھے شہر سے باہر کچھ ضروری کام تھا۔ میں چلنے لگا تو میری بیوی نے کہا کہ واپسی پر میں ڈفین سے بھی ملتے آنا۔"

"اتنی رات گئے؟"

Pakistanipoint.com

"میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ہم لوگ رات کو دیر تک جاگنے کے اور کام کرنے کے عادی ہیں۔"

"اگر یہ بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس وقت ہم لوگ تمہارے گھر میں جائیں تو تمہاری بیوی کو ہمارے چند سوالات کا جواب دینے میں کوئی زحمت نہیں ہو گی۔" ڈگلس نے کہا

"بڑی خوشی سے حضرات۔" کار نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اتنا ہی نہیں میرے پاس نہایت سپیشل قسم کی پچھتر سالہ پرانی شراب ہے۔ میں تم لوگوں کو اس کے ذائقہ سے لطف اندوز ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

"ایک منٹ۔" برانڈن نے جلدی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ "ہم سب لوگ ایک ساتھ چلیں گے۔"

"اوہ ... مائی ڈیئر شیرف یہ تو ..."

"اس طرح تمہیں پہلے گھر پہنچ کر اپنی بیوی کو سکھانے پڑھانے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔" برانڈن نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"شیرف۔" کار کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ "تم برابر میرے ساتھ ایک مجرم جیسا سلوک کر رہے ہو۔ میں تمہارے ساتھ جانے کے لیے بالکل تیار تھا مگر ... اب میں تنہا ہی جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ تم مجھے کس طرح روکتے ہو۔ یہ بات تم اچھی طرح سمجھ لو کہ میں قانونی طور پر تمہاری ہدایت پر عمل کرنے کا پابند نہیں ہوں تاآنکہ تم مجھے واضح طور پر کسی واضح جرم کے سلسلہ میں حراست میں نہ لے لو۔

میرے پاس اپنی کار موجود ہے اور میں اسی میں اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ بدقسمتی سے تمہارے سرکاری فرائض کے سلسلے میں یہ بات بظاہر ضروری معلوم ہوتی ہے کہ تم میری بیوی سے ضروری سوالات کرو لیکن میں مشورہ دوں گا کہ اس سرکاری فرض کو تہذیب کے دائرے میں ادا کیا جائے۔ میرے لیے تمہاری میزبانی کہیں زیادہ آسان ہو گی اگر تم مجھے مجرم نہیں ایک شہری سمجھ کر بات کرو۔"

"میں چاہوں تو تمہاری بیوی کو سوالات کرنے کے لیے اپنے دفتر بلا سکتا ہوں۔" برانڈن نے ترشی سے کہا۔

"ضرور بلا سکتے ہو اور وہ بڑی خوشی سے آئے گی۔" کار نے جلدی سے کہا۔ "پھر کیا خیال ہے کہ کل صبح نو بجے تمہارے آفس بھیج دوں؟"

"نہیں ... ہم تمہارے گھر چلیں گے کار۔" ڈگلس نے بات سنبھالی۔ "ہمیں تمہاری پرانی شراب چکھ کر خوشی ہو گی۔"

"تم دونوں بڑے شوق سے آ سکتے ہو۔" کار نے جواب دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"فکر مت کرو۔" برانڈن نے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے ڈگلس سے کہا۔ "ہم اس سے پہلے اس کے گھر پہنچیں گے۔ ہماری کار میں پولیس سائرن لگا ہوا ہے جو ہمارا راستہ صاف کراتا رہے گا اور ہم پوری رفتار سے کار چلا کر اس سے پہلے اس کے گھر پہنچ جائیں گے۔"

لفٹ سے نیچے اتر کر ڈگلس نے کلرک کو سختی سے ہدایت کی کہ

Pakistanipoint.com

وہ ان کی آمد اور کمرے کی تلاشی کے بارے میں کسی سے کوئی بات
کرے اور شیرف کے ساتھ باہر چلا گیا۔ دونوں کار میں بیٹھے او
برانڈن نے سائرن کھولتے ہوئے کار کو پوری رفتار سے چھوڑ دیا۔
تھوڑی دور جا کر انہیں کار کی موٹر بھی نظر آ گئی۔ کچھ دور تک آگے
پیچھے بھاگنے کے بعد آخر شیرف نے اسے پیچھے چھوڑ دیا۔

"دیکھا تم نے وہ پیچھے رہ گیا۔" برانڈن نے عقبی شیشے میں کار
ہیڈ لائٹس غائب ہوتے دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے معلوم تھا کہ وہ ہم سے پہلے گھر نہیں پہنچ سکتا۔" ڈگلس
نے جواب دیا۔ "چنانچہ اس نے نہایت آسان راستہ اختیار کیا۔
درمیان میں کوئی پبلک فون بوتھ دیکھ کر رک گیا۔ اب وہ اپنی بیوی
فون کر کے سب کچھ بتا دے گا کہ اسے ہمارے سوالات کے جواب میں
کیا کہنا چاہئے اور کیا نہیں۔ اور اب وہ ہمارے پہنچنے کے بعد بڑے
اطمینان سے گھر آئے گا اور بظاہر تعجب کرے گا کہ ہم اتنی جلدی کیسے
پہنچ گئے۔"

برانڈن کا منہ بن گیا مگر دوسرے لمحہ وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"مجھے پہلے اس بات کا خیال کیوں نہیں آیا۔" وہ ہنستے ہو
بولا۔ "اس آدمی میں کوئی ایسی بات ہے کہ مجھے اس کی صورت دیکھ
ہی غصہ چڑھ جاتا ہے اور میرا دماغ سوچنا چھوڑ دیتا ہے۔"

"ہم مکان کے باہر اس کا انتظار کریں گے۔" ڈگلس نے کہا۔ "
بات اس کے لیے غیر متوقع ہو گی۔"

اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ کار کے گھر کے سامنے پہنچ کر برانڈ

نے کار کی ہیڈ لائٹس بجھا دیں اور اطمینان سے بیٹھ گیا۔ انہیں صرف پانچ منٹ انتظار کرنا پڑا۔

"آخر تم لوگ مجھ سے پہلے ہی پہنچ گئے۔" کار نے بڑی حیرت کے ساتھ اپنی موٹر سے اترتے ہوئے کہا۔ "مگر یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ میرا تو خیال تھا کہ اندر جا کر سوالات شروع کر دیے ہوں گے۔"

کار جب ڈگلس اور برانڈن کو ساتھ لے کر گھر میں پہنچا تو اس کی بیوی نے بظاہر بڑے مسرت آمیز تعجب سے ان کا استقبال کیا۔

"آپ لوگوں کی آمد سے بڑی خوشی ہوئی۔" اس نے ایک میٹھی مسکراہٹ سے کہا۔ "میں تو سوچ رہی تھی کہ آپ لوگوں سے کبھی دوستانہ طور پر بھی ملاقات ہو گی یا نہیں۔ خاص طور پر مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی ... میں تو آپ کی بہت ممنون احسان ہوں۔"

"اور احسان بھی کوئی چھوٹا موٹا نہیں بہت بڑا۔" کار نے چبھتے ہوئے لہجہ میں کہا۔

"ہم اپنے مہمانوں کے لیے اپنی پرانی اور قیمتی شراب کیوں نہ پیش کریں۔" کار کی بیوی نے کہا۔

"کیا اتفاق ہے۔" کار بولا۔ "میں ان لوگوں کو پہلے ہی یہ دعوت دے چکا ہوں۔"

وہ اپنے مہمانوں کو بیٹھنے کے کمرے میں لایا۔ گھنٹی بجا کر ملازم لونٹی کو بلایا۔ ڈگلس اور برانڈن نے بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا کہ وہ بٹلر سے زیادہ کوئی پیشہ ور کے باز نظر آتا تھا۔ کار نے اسے پرانی شراب نکالنے کے لیے کہا۔ لونٹی بڑے ادب سے سر جھکا کر واپس چلا گیا۔ کار

نے بتایا کہ لوفٹی پہلے اس کا مؤکل رہ چکا ہے اور اس سے بڑی محبت اور خلوص رکھتا ہے۔

"غالباً" تم نے اس کے لیے کوئی جائداد وغیرہ کا مقدمہ لڑا ہو گا۔" برانڈن نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔ کار نے ایک قہقہہ لگایا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔ "مگر حقیقت ہے کہ لونٹی نے واقعی وہ قتل نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کی پیروی کی اور اسے بچا لیا اور ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ۔ بہرحال تم لوگ میری بیوی سے اپنے سوالات پوچھو۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوفٹی نے شراب نکال لی ہے یا نہیں۔ میں نے کاک ٹیل بنانے کا ایک خاص نسخہ معلوم کیا ہے ابھی بنا کر لاتا ہوں۔"

"کیسے سوالات؟" اس کی بیوی چونکی۔

"اوہ ڈارلنگ' میں تمہیں بتانا ہی بھول گیا۔" کار نے جلدی سے کہا۔ "مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی اور شیرف ایک افسوسناک واقعے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ جس کا تعلق تمہاری ایک دوست سے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان سے جا کر پورا تعاون کرو اور جو کچھ جانتی ہو ضرور بتا دو۔"

"میری دوست؟" کار کی بیوی نے بھویں اچکائیں۔

"ہاں۔"

"کون؟"

"وہ جس نے تمہیں آج فون کیا تھا اور..."

"کہیں تم ڈفین کی بات تو نہیں کر رہے؟" کار کی بیوی نے بات

کاٹی۔

"ہاں' میں اسی کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔" کار نے جواب دیا۔ "تفصیل تمہیں مسٹر ڈگلس بتائیں گے۔"

یہ کہہ کر کار کاک ٹیل بنانے کے لیے کمرے سے باہر چلا گیا۔ مسز کار ڈگلس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"کیا ہوا ہے اسے؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے افسوس ہے مسز کار کسی نے تمہاری دوست کو خنجر مار کر قتل کر دیا ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"کہاں ... یہ واقعہ کہاں پیش آیا؟"

"پارک میں ... اور اب تک جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسے وہیں پارک میں ہی قتل کیا گیا ہے کہیں اور قتل کر کے لاش پارک میں نہیں ڈالی گئی۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "تم اسے کافی مدت سے جانتی تھیں؟"

"ہاں' مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈفین کو کوئی کیوں قتل کرنا چاہے گا۔" مسز کار نے حیرت سے کہا۔

"یہی بات ہم معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" برانڈن نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے مگر میں اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکتی۔"

"کیا وہ یہاں تم سے ملنے آئی تھی؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"ہاں' میرا خیال تو یہی تھا۔" مسز کار نے جواب دیا۔ "لیکن تم نے سوال پوچھا ہے تو مجھے احساس ہوا ہے کہ وہ یہاں خاص طور پر مجھ

PakistaniPoint.com

سے ہی ملنے آئی تھی۔"

"لیکن آخر اس کے میڈلین سٹی آنے کا کوئی تو مقصد ہو گا۔" ڈگلس نے کہا۔ "اگر تم ہمیں اس کے بارے میں اس کی زندگی کی بارے میں کچھ حالات بتا سکو تو شاید ہم اس کے یہاں آنے کا مقصد معلوم کر لیں۔"

"میں تم سے پوری صفائی سے کام لوں گی۔" مسز کار نے جواب دیا۔ "تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ میری شادی فوری اور اچانک ہی ہوئی تھی پھر وہ جن حالات میں ہوئی اس سے بھی تم واقف ہو۔ جب میرے شوہر نے مجھ سے شادی کی درخواست کی تو میں اتنی احمق نہیں تھی کہ اس کا مطلب نہ سمجھ سکتی۔ میں جانتی تھی کہ وہ تین سال تک میرے ہونٹوں پر مہر خاموشی ثبت کرنے کے لیے مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ مجھے یہ بھی احساس تھا کہ اس وقت میرا ہاتھ اوپر ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے جو کچھ کر سکتی تھی کیا۔ لیکن اب میں محسوس کرتی ہوں کہ وہ سب بیکار اور بے فائدہ تھا۔ میرا شوہر اتنا چالاک انسان ہے کہ وہ ان تمام تحفظات کے باوجود کوئی ایسی چال چل سکتا ہے کہ تین سال کے بعد وہ مجھے دھکا دے کر گھر سے نکال دے اور اسے کچھ بھی نہ دینا پڑے۔ چنانچہ میں نے کسی ایسے برے وقت سے بچنے کے لیے اپنی بعض پرانی دوستوں سے شادی کے بعد بھی تعلقات منقطع نہیں کیے تاکہ اگر کبھی مجھے اس گھر سے خالی ہاتھ نکلنا پڑے تو میں کسی مزید دشواری اور پریشانی کے بغیر اپنی اسی زندگی میں واپس جا سکوں جہاں سے نکل کر آئی تھی۔ چنانچہ ڈفین سے بھی میری

خط و کتابت ہوتی رہتی تھی۔ وہ اور میں ونڈرفٹ میں ساتھ ساتھ ایک ہی اپارٹمنٹ میں رہتی تھیں۔ ہم دونوں ایک طرح سے پارٹی گرل لڑکیاں تھیں۔ اور ہر وہ شخص جو اپنی تنہائی دور کرنے کے لیے لنچ' ڈنر یا ڈانس یا دوسری تفریحات میں کسی ساتھی کی ضرورت محسوس کرتا تھا' ہماری خدمات حاصل کرتا تھا ... یا پھر کوئی کاروباری شخص یا ادارہ اپنی کاروباری دعوتوں میں جہاں وہ اپنے کاروباری مہمانوں کو خوش مطمئن یا متاثر کرنا چاہتا تھا ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ میری طرح ڈفین کا ذریعہ معاش بھی یہ ہی تھا لیکن اس کے ساتھ وہ کچھ پراسرار قسم کی لڑکی تھی۔ جو کبھی اپنے دل کی بات کسی کو نہیں بتاتی تھی لیکن جب کبھی حد سے زیادہ تنہائی یا اداسی محسوس کرنے لگتی تھی تو اپنی کسی دوست کو پکڑ کر اس کے ساتھ باتیں کرنے بیٹھ جاتی اور پھر اپنے بارے میں ایک ایک بات کھول کھول کر بڑی تفصیل سے بیان کر دیا کرتی تھی اور یہ کوئی اچھی بات نہیں تھی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے زیادہ خطرناک بات کوئی اور نہیں ہو سکتی کہ کوئی کسی عورت کو اپنے کسی راز میں شریک کرے' کوئی عورت راز داری کی اہل نہیں ہوتی۔ خاص طور پر ایک دوسرے کے ساتھ ... پھر چونکہ مردوں کے مقاصد میں بڑا تنوع پایا جاتا ہے اس لیے ان کے درمیان ٹکراؤ کے امکانات نسبتاً" کم ہوتے ہیں لیکن جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو بیشتر عورتیں ایک ہی مقصد رکھتی ہیں۔ یعنی شادی ... اب یہ دوسری بات ہے کہ کچھ عورتیں شادی کر کے پرسکون گھریلو زندگی کی خواہش مند ہوتی ہیں ... کچھ دولت کے لیے شادی کرتی ہیں اور کچھ سوسائٹی میں

عزت اور مرتبہ حاصل کرنے کے لیے ... لیکن میں آج تک نہیں سمجھ سکی کہ ڈفین کس قسم کی لڑکی ہے اور وہ کیا چاہتی ہے۔"

ڈگلس کافی دیر سے اس فلسفیانہ تقریر کو برداشت کر رہا تھا۔ مسز کار ذرا سانس لینے کو رکی تو اس نے موقع غنیمت جانا۔

"گویا تم نے اسے خط لکھ کر یہاں بلایا تھا؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں، میں نے اسے یہاں آنے کی دعوت تو نہیں دی تھی۔" مسز کار نے جواب دیا۔ "صرف اتنا لکھا تھا کہ میں نے بعض عجیب حالات کے تحت شادی کر لی ہے اور میرے شوہر مسٹر اے بی کار اس علاقہ کے سب سے زیادہ مشہور فوجداری وکیل ہیں اور ان کے بارے میں عام طور پر مشہور ہے کہ اگر کوئی مجرم مسٹر کار کو اپنا وکیل مقرر کر لے تو پھر اسے اپنی رہائی کی سو فیصدی امید رکھنا چاہیے۔"

"یہ خط تم نے کب لکھا تھا؟"

"تقریباً" پانچ چھ ہفتے پہلے۔"

"اور ڈفین اسے پاتے ہی یہاں آ گئی۔"

"نہیں، خیر اسے خط پاتے ہی آنا تو نہیں کہہ سکتے۔ بہرحال وہ آ گئی۔"

"اور تمہیں فون کیا؟"

"ہاں۔"

"فون پر کیا باتیں ہوئیں؟"

"میں اس وقت موجود نہیں تھی۔ اس لیے بٹلر سے کہہ دیا کہ میں جب واپس آؤں تو مجھے اس کے فون کے بارے میں بتایا جائے اور

یہ کہ وہ میڈلین ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہے۔ میں اس سے وہاں ملاقات کر لوں۔"

"وہ خود کیوں نہیں آ گئی؟"

"میں نے اسے خط میں منع کر دیا تھا کہ میرے شوہر نے بعض حالات کی سنگینی سے مجبور ہو کر میرے ساتھ شادی تو کر لی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ میری سابقہ دوستوں کو اپنے گھر میں دیکھنا پسند نہ کرے۔"

"اور پھر تم خود بھی اس سے ملنے نہیں گئیں بلکہ مسٹر کار کو بھیج دیا۔"

"میں نے اسے نہیں بھیجا تھا۔" مسز کار نے جواب دیا۔ "بات یہ ہے کہ جس وقت بٹلر نے اس کا پیغام مجھے دیا تو میرا شوہر بھی موجود تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ ڈفین میری دوست ہے تو کہنے لگا اسے اپنے ہاں مدعو کیوں نہیں کرتیں۔ اس وقت میں نے سوچا کہ وہ محض اخلاقاً" ہی کہہ رہا ہے مگر اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ارادہ واقعی ڈفین کو دعوت دینے کا تھا اور اپنی کاروباری مصروفیت سے چھٹی پا کر وہ سیدھا میڈلین ہوٹل جا پہنچا کہ اسے خود ہی آنے کی دعوت دے سکے۔"

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور بٹلر لوفٹی ایک بڑی سی ٹرے پر پیالیاں پرچیں اور گلاس وغیرہ رکھے اندر آیا اور اس کے ساتھ ہی مسٹر کار بھی واپس آ گیا۔ معلوم ہوتا تھا شراب کو گرم بھی کیا گیا تھا اور اس میں مکھن بھی ملایا گیا تھا کیونکہ جب بٹلر نے سب کو پیالیاں بھر

کر دیں تو ان میں سے بھاپ اٹھ رہی تھی۔

"واقعی بہت ذائقہ دار ہے۔" ڈگلس نے تعریف کی۔

"کوئی شک نہیں کہ تمہارا نسخہ بہت لاجواب معلوم ہوتا ہے۔" شیرف برانڈن نے بھی داد دی۔

"شکریہ حضرات۔" کار نے مسکراتے ہوئے داد وصول کی۔ "مجھے امید ہے کہ میری بیوی نے تمہارے ہر سوال کا جواب اطمینان بخش دیا ہو گا لیکن کیا میں توقع کروں کہ اب تم لوگ بھی کچھ بتانے کی زحمت کرو گے؟"

"ڈفین خنجر سے قتل کر دی گئی ہے۔" برانڈن نے مختصر جواب دیا۔

"اوہ۔" کار نے کہا۔ "تمہیں یہ تو یقین ہے کہ وہ ڈفین ہی تھی۔ میرا مطلب ہے کہ شاید تم نے اس کی شناخت اس کے پرس میں پائے جانے والے کاغذات اور دوسری چیزوں سے کی ہو گی۔ ممکن ہے پرس میں ہوٹل کے کمرے کی چابی بھی ملی ہو ... غالباً اسی وجہ سے تم لوگ ہوٹل تک پہنچ سکے تھے۔"

"نہیں، ہوٹل تو ہم یونہی چیکنگ کے لیے گئے تھے۔ یہ معلوم کرنے کہ آیا اس حلیہ کی کوئی عورت وہاں ٹھہری ہے یا نہیں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"گویا کمرے کی چابی اس کے پرس میں نہیں تھی؟" کار نے پوچھا۔

"تمہاری شراب واقعی اچھی ہے۔" ڈگلس نے ایک اور گھونٹ

بھرتے ہوئے کہا۔ "اگر اس کا نسخہ کوئی راز نہ ہو تو ہمیں بھی بتا دو۔"

"بڑی خوشی سے۔ میں اپنی سیکرٹری سے نسخہ کی ایک نقل کرا کے تمہیں بھیج دوں گا۔"

"شکریہ۔" ڈگلس نے کہا۔

"ہم لوگ ڈفین کے قتل کے بارے میں بات کر رہے تھے۔" کار نے دوبارہ اسی موضوع کی طرف آتے ہوئے کہا۔ "کیا خنجر مقتولہ کے جسم میں موجود تھا؟"

"نہیں۔"

"تب تو سراغ لگانا اور بھی مشکل ہو جائے گا۔" کار بولا۔ "غالباً کوئی ایسی چیز بھی نہیں ملی ہو گی جس سے قاتل کی شخصیت پر کوئی روشنی پڑتی ہو؟"

"یہ خیال تمہیں کیوں ہوا؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"اس لیے کہ اگر تم لوگوں کے پاس کوئی مفید سراغ ہوتا تو یہاں بیٹھنے کی بجائے اس کے لیے دوڑ دھوپ کر رہے ہوتے۔"

"تمہیں کیا معلوم کہ ہم کسی اہم سراغ کے سلسلہ میں ہی یہاں نہیں آئے ہیں۔" برانڈن نے تیزی سے کہا اور کار نے ایک قہقہہ لگایا۔

"جواب بہت خوب ہے۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ "لیکن شیرف صاحب۔ میری زندگی بھی فوجداری جرائم سے نبٹنے میں ہی گزری ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ تم لوگ یہاں کسی اہم سراغ کے سلسلے میں نہیں آئے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میں یا میری بیوی دونوں

Pakistanipoint.com

میں سے کسی کا اس قتل سے کوئی تعلق نہیں ہے"

"ہم اس سلسلہ میں کوئی راز ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔" برانڈن نے جواب دیا۔

"اور اس کے پرس کے بارے میں؟" کار نے پوچھا۔ "تم نے اس سلسلہ میں بھی میرے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔"

"سردست اس سوال کا جواب دینا بھی ممکن نہیں ہے۔" ڈگلس نے کہا اور برانڈن کی طرف دیکھا۔ برانڈن اس کا مطلب سمجھتے ہوئے فوراً" اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا کار۔" وہ بولا۔ "اب ہم لوگ اجازت چاہتے ہیں کہ ابھی ہمیں چند اور باتوں کے سلسلہ میں بھی تحقیقات کرنا ہے۔"

"ظاہر ہے کہ میں تمہیں سرکاری فرائض کی ادائیگی سے نہیں روک سکتا۔" کار نے کہا۔ "مگر امید ہے کہ آئندہ بھی ملاقات ہوتی رہے گی۔"

جب ڈگلس اور برانڈن کار سے رخصت ہو کر اپنی کار میں بیٹھ گئے تو ڈگلس نے کہا۔

"تم نے نوٹ کیا کہ وہ پرس کے معاملے میں کتنی دلچسپی کا اظہار کر رہا ہے۔"

"غالباً" اسے پرس کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم ہے۔" برانڈن نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

☆

شیرف برانڈن نے کار مسز لیناکس کے مکان کے سامنے روکی۔ تمام گھر میں جگہ جگہ بجلی کے تیز بلب جل رہے تھے۔ دستک کے جواب میں خود مسز لیناکس نے آکر دروازہ کھولا۔

"تو آخر تم لوگ آ ہی گئے۔" اس نے ایک طرف ہٹ کر اندر آنے کا راستہ دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں آنے میں کچھ دیر ضرور ہو گئی مگر ہمارا خیال تھا کہ سٹی پولیس اس معاملے کی خاطر خواہ تحقیقات کر رہی ہو گی۔" برانڈن نے عذر پیش کیا۔

"خاطر خواہ تحقیقات سے تمہارا کیا مطلب ہے؟" مسز لیناکس نے ناگواری سے کہا۔ "پولیس یہاں آئی۔ ٹارچیں جلا جلا کر مکان میں اور مکان کے چاروں طرف دیکھ بھالا اور واپس چلی گئی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا دیکھ رہی تھی ... یا اب تک اس نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے؟"

"کیا تم نے چوری کی رپورٹ نہیں کی تھی؟" برانڈن نے پوچھا۔

"رپورٹ کیے ہوئے تو گھنٹے ہو گئے۔" مسز لیناکس نے جواب

دیا۔

"پھر وہ چوری کا سراغ ہی لگا رہے ہوں گے۔"

"شاید انہیں امید ہو کہ چور ابھی تک کہیں گھر میں یا باہر چھپا ہوا ہو گا۔" مسز لیناکس نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔ "لیکن وہ یہ بات نہیں جانتے کہ کوئی چور عوام کے خزانے سے تنخواہ نہیں پاتا کہ باقاعدہ آفس کھول کر بیٹھا کرے۔ وہ تو چوری کرتے ہی ایک دم بھاگتا ہے۔"

"اگر چور یہاں نہیں تھا تو ظاہر ہے کہ کہیں اور ہو گا۔" برانڈن مسکرایا۔ ""غالباً" یہی وجہ ہو گی کہ پولیس بعد میں چلی گئی ہو گی۔"

"یہ تمہارے ساتھ دوسرے صاحب کون ہیں ... ڈسٹرکٹ اٹارنی تو نہیں ہیں؟""

"جی ہاں' میرا نام ڈگلس ہے۔" ڈگلس نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اگر زحمت نہ ہو تو ایک بار تمام واقعات ہمیں بھی بتا دیں۔" برانڈن نے کہا۔

مسز لیناکس نے ایک گہری سانس لی۔

"تم لوگ گھر میں چل کر بیٹھو۔" انہوں نے کہا۔ "مجھے تفصیل دوہرانے میں کوئی اعتراض نہیں مگر میرا خیال ہے کہ تم لوگ باتیں زیادہ کرتے ہو اور کام کم۔"

وہ برانڈن اور ڈگلس کو ساتھ لیے بیٹھنے کے کمرے میں آئیں۔ وہاں گھر کے دوسرے افراد بھی موجود تھے۔ مسز لیناکس نے ان سب

تعارف کرایا۔

"یہ اسٹیو ہے میرا بیٹا... یہ مونا ہے میری بیٹی... اور یہ ڈورتھی ہے میرے بیٹے کی منگیتر... نہ نہ اسٹیو کی نہیں دوسرے بڑے بیٹے ہوریس کی۔"

اور اس کے بعد مسز لیناکس نے مختصر الفاظ میں تمام واقعات برانڈن اور ڈگلس کے سامنے دوہرائے۔ بعد میں ڈگلس نے مونا سے اس سلسلہ میں متعدد سوالات بھی کیے۔

"اب اگر کوئی نقصان نہ ہو تو میں وہ کمرہ بھی ایک نظر دیکھنا چاہوں گا۔" ڈگلس نے کہا۔

"تمہاری موجودگی میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔" مسز لیناکس نے کہا۔ "شیرف کی حد تک تو بات ٹھیک ہے لیکن کیا ڈسٹرکٹ اٹارنی کو بھی چوری کی تحقیقات کے لیے شیرف کے ساتھ رہنا پڑتا ہے؟"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں... میں کسی اور ہی اہم کیس کے سلسلہ میں شیرف کے ساتھ ہوں۔ ہمارا خیال تھا کہ شاید اس چوری کا تعلق بھی کہیں اس جرم سے نہ ہو۔"

"غضب خدا کا... تو تمہارے خیال میں یہ چوری کوئی اہم کیس نہیں ہے۔" مسز لیناکس نے تیزی سے کہا۔

"کون کون سے زیورات چوری ہوئے ہیں؟" برانڈن نے جلدی سے بات بدلنے کی کوشش کی۔

"ہیرے کے بندے اور آویزے جو ہمارے خاندان میں کئی نسلوں سے چلے آ رہے تھے۔ ایک بروچ جس میں موتی جڑے ہوئے

تھے اور ہیروں کا دست بند۔"

"زیورات کی قیمت کا کوئی اندازہ؟"

"دو ہزار ڈالر سے کیا کم ہوں گے۔"

اس کے بعد مسز لیناکس برانڈن اور ڈگلس کو مونا کے کمرے میں لے گئیں۔ برانڈن نے کمرے میں چاروں طرف بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ خاص طور پر وہ کھڑکی جس کی جالی کٹی ہوئی تھی۔ اس نے مونا سے پوچھا کہ کیا جالی کٹنے کی آواز سے اس کی آنکھ نہیں کھلی تھی، جس کا جواب نفی میں ملا۔

"تم اپنے زیورات الماری کے داہنی ہاتھ والے خانہ میں رکھتی ہو؟" اس نے مونا سے دوسرا سوال کیا۔ "اور دروازے کو بند بھی نہیں کرتیں؟"

"ہمارے ملازم چور نہیں ہیں۔" جواب مسز لیناکس نے دیا۔

ڈگلس نے برانڈن کی طرف دیکھا اور پھر مسز لیناکس کی طرف متوجہ ہوا۔

"جیسا کہ میں نے ابھی بتایا تھا۔" وہ بولا۔ "ہم لوگ ایک اور کیس کی تحقیقات کر رہے تھے اور میرا خیال ہے کہ ... اس جرم اور آپ کے یہاں چوری میں تعلق ہونا عین ممکن ہے۔ دوسرے الفاظ میں ممکن ہے دونوں جرم ایک ہی فرد نے کیے ہوں۔ اس لیے میں ایک مرتبہ پھر معلوم کرنا چاہوں گا کہ آپ لوگوں میں سے کوئی ڈفین آرکولا نامی کسی لڑکی سے واقف ہے؟"

"اور میرا جواب اس مرتبہ بھی وہی ہو گا۔ ہم لوگ اس لڑکی کو

نہیں جانتے۔" مسز لیناکس نے جواب دیا۔ "تمہیں یہ خیال کیوں ہوا کہ ہم اس سے واقف ہوں گے؟"

"ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ڈفین نے آپ کے نمبر پر فون کیا تھا۔" ڈگلس نے بتایا۔

"پھر ضرور غلط فہمی ہوئی ہے اس بارے میں۔ ہم ڈفین نامی کسی لڑکی کو نہیں جانتے لیکن بات کیا ہے؟"

"اس لڑکی ڈفین کو آج رات پارک میں کسی نے قتل کر دیا ہے۔"

"قتل ..." مسز لیناکس چونک پڑیں۔ "ایک رات میں چوری بھی اور قتل بھی۔ اس شہر کو کیا ہوتا جا رہا ہے؟"

"ممکن ہے اس نے کسی اور نام سے فون کیا ہو ... یا پھر ہو سکتا ہے کہ ہمیں غلط نمبر بتایا گیا ہو۔"

"غلط نمبر کی بات سچ معلوم ہوتی ہے۔" مسز لیناکس نے جلدی سے کہا۔

"جو زیورات چوری ہو گئے ہیں کیا آپ میں سے کوئی پنسل سے ان کے نمونے بنا کر ہمیں دے سکتا ہے؟" برانڈن نے کہا۔

"مونا کو ڈرائنگ میں خاصی مہارت ہے۔" مسز لیناکس نے کہا۔ "میں کل ہی اس سے زیورات کے نمونے بنوا کر تمہارے آفس بھیج دوں گی۔"

"بہت بہت شکریہ اور اب ہم اجازت چاہتے ہیں۔ گڈ نائٹ۔"

"گڈ نائٹ؟" مسز لیناکس نے طنزاً کہا۔ "گڈ مارننگ کہو مسٹر

Pakistanipoint.com

شیرف۔ اب تو صبح ہونے والی ہے۔"

ڈگلس اور برانڈن رخصت ہو کر باہر آئے۔

"کیا خیال ہے تمہارا؟" شیرف نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مونا کہتی ہے کہ وہ کمرے کی بجلی بجھا کر سوئی تھی اور جب آہٹ سے اس کی آنکھ کھلی تو اس وقت بھی کمرے میں اندھیرا تھا۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "مجھے تو یہ گھر ہی کے کسی ملازم کی حرکت نظر آتی ہے۔ کوئی اجنبی اندھیرے میں چوری نہیں کر سکتا۔ یہ کسی ایسے ہی فرد کا کام ہے جو کمرے اور اس بات سے آگاہ تھا کہ زیورات کہاں رکھے جاتے ہیں۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔" برانڈن نے تائید کی۔ "میں تو مسز لینا کس سے کہتے کہتے رک گیا تھا کہ یہ ان کے کسی ملازم کی حرکت ہے۔"

"تم نے اچھا کیا۔ ہمیں مزید تحقیقات سے پہلے کوئی بات ظاہر نہیں کرنی چاہئے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

☆

صبح کے ٹھیک آٹھ بجے تھے کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ڈگلس نے جو اس وقت منہ ہاتھ دھو کر شیو بنا چکا تھا' رسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف سے شیرف برانڈن بات کر رہا تھا۔

"تمہیں یاد ہے کہ مسز لیناکس کے گھر ہماری ملاقات ایک لڑکی ڈورتھی سے بھی ہوئی تھی۔" وہ کہہ رہا تھا۔

"ہاں۔"

"وہ تم سے بات کرنا چاہتی ہے۔ اس نے مجھے فون کیا تھا۔ کہہ رہی تھی کہ پوشیدہ طور پر کوئی بات کہنا چاہتی ہے۔ میں نے کہہ دیا کہ وہ کورٹ ہاؤس آ جائے۔ میں اسے عقبی دروازے سے تمہارے آفس پہنچا دوں گا۔"

"اچھی بات ہے۔ میں ابھی آ رہا ہوں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

ڈگلس نے جلدی جلدی لباس تبدیل کیا اور کورٹ ہاؤس میں اپنے دفتر کی جانب روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچا تو ڈورتھی پہلے سے اس کی منتظر بیٹھی تھی۔

"مسٹر ڈگلس۔" اس نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ "میں ایک اقبالی بیان دینا چاہتی ہوں۔"

Pakistanipoint.com

"کل رات کی چوری کے سلسلے میں؟" ڈگلس نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں' میرے بیان کا کچھ نہ کچھ تعلق رات کے واقعہ سے بھی ہے۔"

"کیا ڈفین نے تمہیں فون کیا تھا؟"

"ارے نہیں۔ یہ بات نہیں لیکن اتفاق سے مجھے ایک پرس ضرور ملا ہے جو میرے خیال میں ڈفین کا ہو سکتا ہے۔"

"مجھے شروع سے بتاؤ کہ کیا ہوا تھا اور تمہاری ملاقات ڈفین سے کیسے ہوئی۔"

"میں نہ اسے جانتی ہوں اور نہ کبھی اس سے ملی ہوں۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔

"اس کے باوجود اس کا پرس تمہارے پاس ہے۔"

"وہ مجھے اپنی کار میں ملا تھا۔"

"سچ مچ؟"

"مجھے غلط مت سمجھو مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی۔" ڈورتھی نے کچھ تمکنت سے جواب دیا۔ "کل رات کوئی میری اجازت کے بغیر میری کار لے گیا تھا۔ میں اسے پہچان نہیں سکی اور نہ کوئی یقینی اندازہ لگانا چاہتی ہوں۔ اگرچہ اس وقت مجھے یہ گمان گزرا تھا کہ وہ مونا ہے لیکن بعد میں میں نے غور کیا تو خیال آیا کہ وہ مسز لیناکس بھی ہو سکتی ہیں یا پھر کوئی گھر کی ملازمہ وغیرہ ... دوسرے الفاظ میں جو بات میں کہنا چاہتی ہوں کہ وہ یہ ہے کہ میں اس کی شخصیت کے بارے میں کوئی رائے

ظاہر نہیں کر سکتی"

"یہ تو بڑی مبہم سی بات ہوئی۔" ڈگلس نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اور اس کے جواب میں ڈورتھی نے اسے گزشتہ رات کا تمام واقعہ شروع سے آخر تک سنا دیا۔

"اچھا لاؤ پہلے پرس دیکھ لیں اس میں کیا ہے؟" ڈگلس نے اس کے خاموش ہونے پر کہا۔ ڈورتھی نے پرس اس کی طرف بڑھا دیا۔ "غالباً" تم اس کی چیزیں پہلے ہی دیکھ چکی ہو گی؟" ڈگلس نے دوبارہ کہا

"ہاں۔" ڈورتھی نے کہا۔

"گویا ان چیزوں پر تمہاری انگلیوں کے نشانات موجود ہوں گے۔"

"جی ہاں۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔ "پرس میں کافی رقم بھی موجود ہے مگر میں نے اسے شمار نہیں کیا۔ اس کے علاوہ ایک ڈرائیونگ لائسنس' ایک خط اور ایک ٹیلی گرام بھی رکھا ہوا ہے۔"

ڈگلس نے تمام چیزیں ایک میز پر الٹ دیں۔ ڈورتھی کی بتائی ہوئی تمام اشیا کے علاوہ اس میں ایک چابی بھی تھی جو ظاہر ہے کہ میڈلین ہوٹل کے کمرہ نمبر چھ سو دو کی تھی۔ ایک پوڈر کی ڈبیہ اور لپ اسٹک بھی موجود تھی۔

"تم نے یہ خط پڑھا۔" ڈگلس نے پوچھا۔

"نہیں۔"

"لفافہ سے نکال کر بھی نہیں دیکھا۔"

Pakistanipoint.com

"جی نہیں۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔ "شاید تمہیں یقین نہیں آئے گا مگر کتنی مرتبہ ہی میرے دل میں آیا کہ اس پرس کو چپکے سے لے جا کر پارک میں ڈال دوں اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس جھگڑے میں نہ پھنساؤں مگر آخر کار میں نے یہ ہی مناسب سمجھا کہ ایک قانون پسند شہری کی حیثیت سے اپنا فرض پورا کروں۔ اگر خود کو میری جگہ رکھ کر غور کرو گے تو اندازہ ہو گا کہ میں نے آفس میں قدم رکھتے ہی اپنی کشتیاں خود ہی جلا دی ہیں اور میرے مستقبل اور مستقبل کی تمام خوشیاں خطرے میں پڑ چکی ہیں۔ نہ صرف اس وجہ سے کہ پرس کا میرے قبضہ میں پایا جانا اخبارات میں طرح طرح کی قیاس آرائیوں کو جنم دے گا بلکہ اس لیے بھی کہ میسز لیناکس اور ان کے خاندان سے تعلقات کشیدہ ہو جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ کل رات جو کوئی بھی میری کار لے گیا تھا وہ کبھی ہرگز اس امر کا اعتراف نہیں کرے گا جس طرح اس نے فون کال کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔ اس سلسلہ میں بھی بڑی آسانی سے غلط بیانی کر سکتا ہے اور خاندان کے باقی تمام لوگ اس کی حمایت کریں گے ... مگر میں یہ سب باتیں کیوں کر رہی ہوں ... ظاہر ہے کہ تمہیں میری ذاتی پریشانیوں سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"

"اس کے برعکس میں بڑی توجہ سے تمہاری باتیں سن رہا ہوں۔" ڈگلس نے ہمدردی سے کہا۔ "تمہاری کار اس وقت کہاں ہے؟"

"باہر کھڑی ہے۔"

"مجھے تم سے پوری ہمدردی ہے ڈورتھی۔" ڈگلس نے جواب

دیا۔ "مگر صورت حال ایسی ہے کہ میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ ہمیں تمہاری کار کے ٹائر چیک کرنا پڑیں گے اور یہ دیکھنا ہو گا کہ اس کے نشانات ان نشانات سے تو نہیں ملتے جو مقام واردات پر پائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم تمہارے بیان کی باقی باتیں بھی چیک کریں گے۔ یہ سب کچھ تمہارے لیے انتہائی پریشان کن اور تکلیف دہ بھی ہو سکتا ہے جس کے لیے مجھے افسوس ہے۔"

ڈگلس نے یہ کہتے ہوئے رسیور اٹھا کر آپریٹر سے شیرف کے آفس سے سلسلہ ملانے کے لیے کہا اور رابطہ ہونے پر بولا۔

"برانڈن میں ابھی تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ میرا انتظار کرو اور اس بات کا اہتمام بھی کہ کسی کو ہماری گفتگو کا علم نہ ہو سکے۔"

"اچھی بات ہے۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔" برانڈن نے جواب دیا۔

ڈگلس نے میز پر بکھری ہوئی چیزیں اٹھا کر دوبارہ پرس میں رکھیں اور ڈورتھی کو وہیں انتظار کرنے کی ہدایت کی اور خود برانڈن کے آفس کی جانب چل دیا۔

"کوئی خاص بات۔" برانڈن نے اسے اندر آتے دیکھ کر پوچھا

"بات بہت الجھ گئی ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ لیناکس خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد بھی اس کیس میں ملوث ہے۔ ایک بہت ہی اچھی لڑکی میرے آفس میں بیٹھی ہے جو ہمیں اپنا بیان دینے کے لیے اپنا پورا مستقبل داؤ پر لگا چکی ہے اور ... مصیبت یہ ہے کہ معاملے کو خواہ کسی بھی طرح ہاتھ میں لیا جائے بات الجھے بغیر نہیں رہ سکتی مگر پہلے ذرا یہ

پرس دیکھ لو۔

ڈگلس نے ایک مرتبہ پھر پرس کی تمام چیزیں باہر نکالیں اور ساتھ ہی برانڈن کو ڈورتھی کے بارے میں مختصر طور پر سب کچھ بتا دیا۔

"میں نے یہ خط اس کے سامنے پڑھنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس نے آخر میں لفافے کے اندر رکھا ہوا کاغذ نکالتے ہوئے کہا۔" "اگر تم لفافے پر خط لکھنے والے کا پتہ دیکھو گے تو اچھل پڑو گے ... یہ خط مسز اے بی کار نے تحریر کیا ہے۔"

برانڈن نے سیٹی بجائی۔ ڈگلس نے خط پڑھنا شروع کیا۔

"ڈیفین ڈارلنگ۔"

"ممکن ہے یہ خط تمہارے لیے بڑا حیرت انگیز ثابت ہو۔ میں نے شادی کر لی ہے اور وہ بھی ایک دولت مند آدمی سے ... کیوں ہے نا تعجب کی بات ... بہرحال میں اب مسز اے بی کار کہلاتی ہوں۔ ہم لوگ ہمیشہ کسی امیر آدمی سے شادی کرنے کے خواب دیکھا کرتے تھے مگر وہ واقعات کبھی میرے خیال و خواب میں نہیں آئے تھے جو میری موجودہ شادی کی بنیاد ثابت ہوئے۔ میں ان واقعات کا ذکر کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں اور خط میں تو بالکل نہیں کر سکتی۔ میرے شوہر جنوبی کیلی فورنیا کے علاقے میں سب سے بڑے فوجداری وکیل ہیں ... اور ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کسی مجرم کو اسی آسانی سے عدالت سے بری کرا لیتے ہیں جتنی آسانی سے کوئی بچہ اپنا ابتدائی سبق اے بی سی یاد کرتا ہے ... بظاہر ان کا برتاؤ میرے ساتھ اتنا اچھا ہے کہ کوئی تو یہی سمجھے کہ ہماری شادی محبت کی شادی ہے لیکن حقیقت کچھ اور ہی

ہے۔ کیا ہے ...؟ یہ میں نہیں بتا سکتی ... لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس کی وجہ سے میں کم سے کم تین سال تک تو اس رئیسانہ زندگی سے لطف اٹھا ہی سکتی ہوں۔"

"مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں اپنے گھر آنے کی دعوت نہیں دے سکتی لیکن اگر کبھی تمہارا گزر میڈلین سٹی سے ہو تو مجھے ضرور اطلاع کرنا ... میں خود تم سے آکر مل لوں گی۔"

"اور ہاں ... آخر میں ایک اور بات ... اگر کسی بھی وقت تم کسی پریشانی میں گرفتار ہو جاؤ تو یہ یاد رکھنا کہ میرے شوہر مسٹر اے بی کار چٹکی بجاتے تمہیں اس پریشانی سے نجات دلا سکتے ہیں۔ میرا مطلب تو تم سمجھ ہی رہی ہو گی ... اچھا خدا حافظ۔"

"تمہاری ... بے بی (حال مسز اے بی کار)"

"بہت دلچسپ۔" ڈگلس کے خط ختم کرنے پر برانڈن نے کہا۔ "اور کیا ہے؟"

"دوسری حیرت انگیز چیز یہ ٹریولرز چیک بک ہے جس میں دس اور بیس ڈالر کے ٹریولرز چیک موجود ہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ ٹریولرز چیک ساتھ رکھنے کے باوجود کرنسی نوٹوں کی بھی ایک خاصی بڑی تعداد اس کے پرس میں موجود ہے یعنی ایک ہزار چھ سو ڈالر ... جب کہ یہ ٹریولرز چیک بک بھی ساڑھے سات سو ڈالر کی مالیت کے لیے جاری کی گئی تھی جس میں سے سو ڈالر کے چیک کیش کرائے جا چکے ہیں۔"

"یہ ٹیلی گرام کیسا ہے؟" برانڈن نے کہا۔ "ذرا پڑھنا تو"

ڈگلس نے ٹیلی گرام فارم کھول کر پڑھا۔ تار تین دن پہلے کا تھا

عبارت کچھ یوں تھی۔

"موجودہ حالات میں بڑی خوشی سے ملنے کے لیے تیار ہوں۔ میرا مشورہ ہے کہ تم میڈلین سٹی آؤ۔ یہاں میڈلین ہوٹل میں قیام کرو اور پہنچتے ہی مجھے فون کر دینا۔"

تار بھیجنے والی کے نام کی جگہ سادہ حروف تہجی کے الفاظ تحریر تھے اور لاس اینجلز سے بھیجا گیا تھا۔ ڈگلس اور برانڈن نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"اس مرتبہ ہمارے ہاتھ ایک ترپ کا پتہ آگیا ہے۔" ڈگلس نے کہا۔

"وہ کیا؟" برانڈن نے پوچھا۔

"کم سے کم اب وہ شخص کسی اور گواہ سے شادی نہیں کر سکتا۔" ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک کہتے ہو۔" برانڈن ہنسنے لگا۔

"اچھا اب آؤ نیچے چل کر اس کی کار دیکھ لیں۔" ڈگلس نے کہا۔ "شاید اسی کار کے نشانات وہاں پارک میں سڑک کے کنارے مٹی پر پائے جانے والے نشانات سے چیک ہو جائیں لیکن یہ کام ہمیں اس طرح کرنا ہے کہ کسی اور پتہ نہ چل سکے ... میرے خیال سے کاری کی چیکنگ تم اپنے ذمہ لے لو تو میں ذرا کمرہ نمبر ۶۰۲ کی چابی لے کر ایک چکر وہاں کا اور لگا لوں۔ اب جب کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارا مقابلہ کس سے ہے تو کام آسان ہو جائے گا۔"

"کس سے ہے ہمارا مقابلہ؟" برانڈن نے پوچھا۔

"مسٹر اے بی کار فوجداری وکیل سے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

☆

ڈگلس ہوٹل کی چھٹی منزل پر پہنچا اور جیب سے چابی نکال کر کم نمبر ۶۰۲ کے ہضمی قفل میں داخل کی۔ ایک ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ تالا کھل گیا۔ ہینڈل گھماتے ہوئے ڈگلس نے دروازہ کھولا او کمرے میں داخل ہو کر اندر سے بند کر لیا۔ کمرے کی کھڑکیاں بن تھیں۔ اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ صرف ایک کھڑکی کے تنے ہوئے پرد کے پیچھے سے دن کی روشنی کچھ کچھ اندر آ رہی تھی۔ ڈگلس نے پہلی نظر میں ہی محسوس کر لیا کہ کل رات جب کہ وہ برانڈن کے ساتھ یہاں آیا تھا کمرے میں خاصی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔ یہ تبدیلیاں اس کے خیال کے مطابق چیف آف پولیس لارکن کی باقیات تھیں۔ سوٹ کیس جو پہلے بند تھا اب کھلا پڑا تھا اور اس کے کپڑے ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے۔ میک اپ کا سامان ڈریسنگ ٹیبل پر بے ترتیب حالت میں رکھا ہوا تھا۔

اچانک پلنگ کے چرچرانے کی آواز نے ڈگلس کو چونکا دیا۔ اس نے گھوم کر دیکھا۔ بستر جو پہلے احتیاط سے طے کیا ہوا تھا اب سلوٹوں

اور نشیب و فراز سے بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ بالکل اس طرح جیسے ... کوئی اس پر ... ایک دم سے چادر ایک طرف پھینک دی گئی اور ڈگلس کی حیرت سے پھیلی ہوئی آنکھوں نے ایک نوجوان عورت کو باریک شب خوابی کے لباس میں اپنے سامنے کھڑا پایا۔

"تم چور ... تانک جھانک کرنے والے بدمعاش ... تمہیں اس طرح میرے کمرے میں آنے ..." عورت برس پڑی۔

"ایک منٹ۔" ڈگلس نے جلدی سے کہا۔ "تم کون ہو؟"

"اور تم کون ہو؟"

"میں اس کاؤنٹی کا ڈسٹرکٹ اٹارنی ہوں اور ایک قتل کی واردات کی ..."

"قتل کی واردات ..." عورت نے بات کاٹ دی۔ "کون قتل ہو گیا ہے؟"

"ایک عورت جو اس کمرے میں ٹھہری ہوئی تھی۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "ہوٹل والوں کو یہ کمرہ دوبارہ کرایہ پر دینے کا کوئی حق نہیں تھا تا آنکہ پولیس انہیں اجازت نہ دیتی۔"

"یہ قتل کب ہوا؟"

"کل رات۔"

"میرے لیے ایک نئی خبر ہے۔" عورت بولی۔ "خوب تو تم ڈسٹرکٹ اٹارنی ہو۔ ذرا بجلی جلاؤ۔ میں تمہاری صورت دیکھنا چاہتی ہوں۔"

ڈگلس نے سوئچ آن کر دیا۔ کمرے میں روشنی ہو گئی۔ اس نے

دیکھا کہ عورت خوبصورت ہے۔ سر کے بال سرخ اور آنکھیں نیلی ہیں۔ عورت نے غور سے ڈگلس کو دیکھتے ہوئے ایک سگریٹ سلگایا اور کش لیتے ہوئے بولی۔

"یہ کمرہ کل شام ساڑھے سات بجے میں نے کرایہ پر لیا تھا۔"

"کیا؟" ڈگلس چونک گیا۔ "تمہارا نام کیا ہے؟"

"ڈفین آرکولا۔" جواب ملا۔ ڈگلس بڑی دیر تک پلک جھپکائے بغیر اسے گھورتا رہا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟" عورت نے پوچھا۔

"ڈگلس۔" ڈگلس نے بتایا۔ "تو تم کہتی ہو کہ تم ڈفین آرکولا ہو' یہ بات ثابت کر سکتی ہو؟"

"فوراً" کر سکتی ہوں۔"

"تو لاؤ' ذرا اپنا ڈرائیونگ لائسنس دکھاؤ۔" ڈگلس نے کہا۔

"اوہ' اب میں سمجھی۔" عورت بولی۔ "شاید تمہیں میرا پرس مل گیا ہے۔"

"پرس؟"

"ہاں' کھو گیا تھا نا۔"

"کب؟"

"میں فلم دیکھنے گئی تھی۔ پرس برابر کی سیٹ پر رکھ دیا تھا۔ جب میں جانے کے لیے اٹھی تو غائب تھا۔"

"تم نے ہوٹل کے مینجر سے شکایت کی؟"

"کیا بات کرتے ہو ... مینجر پرس گم ہونے کا ذمہ دار کیسے ہو سکتا

ہے۔ غلطی دراصل میری تھی۔ میں نے اس میں کافی بڑی رقم رکھ چھوڑی تھی۔"

"کتنی؟"

"تقریباً" ایک سو ڈالر کرنسی نوٹوں کی صورت میں اور کچھ ٹریولرز چیک۔"

"تم رات کس وقت واپس آئیں تھیں؟"

"تمہارے سوالات بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ کیا میں تم سے مطالبہ کر سکتی ہوں کہ اب ذرا اپنی شناخت بھی کرا دو؟"

ڈگلس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے اپنا شناختی کارڈ اور ڈرائیونگ لائسنس دکھایا۔

"اب بتاؤ تم کل رات کس وقت واپس آئیں تھیں اور کمرے میں کیسے داخل ہوئیں؟" اس نے پوچھا۔

"ڈیوٹی کلرک نے کمرہ کھلوایا تھا۔ مگر یہ کلرک وہ نہیں تھا جس سے میں نے کمرہ کرایہ پر لیا تھا۔"

"گویا تم تین بجے کے بعد واپس آئیں تھیں۔" ڈگلس نے کہا۔ "کیونکہ تین بجے سے پہلے ڈیوٹی تبدیل نہیں ہوتی۔"

"نتیجہ نکالنے میں ماہر معلوم ہوتے ہو۔ بہرحال اگر تم جاننے پر اتنے ہی بضد ہو تو سنو' میں تقریباً" ساڑھے چار بجے صبح واپس آئی تھی۔"

"اور ساڑھے چار بجے تک تم کیا کرتی رہیں؟"

"میں ایک شخص کے ساتھ تھی۔ کوئی شریف آدمی معلوم ہوتا

تھا۔ اس کے پاس بڑی قیمتی کار تھی۔ ہم دونوں شہر میں گھومتے رہے۔"

"وہ آدمی کون تھا؟"

"پتہ نہیں۔ اپنا نام جم بتا رہا تھا۔ میری ہر خواہش پوری کرنے کے لیے تیار معلوم ہوتا تھا۔ ہم جہاں جہاں بھی گئے بل اسی نے ادا کیا۔"

"پورا نام نہیں معلوم؟"

"نہیں' نہ اس نے میرا نام پوچھا اور نہ میں نے اس کا۔ میرا خیال ہے کہ کوئی شادی شدہ آدمی تھا۔ اور اس کی یہ شام خالی تھی۔"

"دوبارہ دیکھو تو پہچان لو گی؟"

"ضرور پہچان لوں گی۔"

"تم نے ہوٹل والوں کو اپنے پرس کے گم ہونے کے بارے میں بتایا؟"

"نہیں' مجھے اس کی زیادہ فکر نہیں ہے۔" وہ بولی۔ "زیادہ سے زیادہ سو ڈالر کا نقصان ہی ہو گا۔ میں بنک کو فون کر کے ٹریولرز چیک گم ہونے کے بارے میں بتا کر ان کی ادائیگی رکوا سکتی ہوں اور پھر بنک مجھے ان کے بدلے دوسرے چیک دے سکتا ہے۔"

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟"

"میری مرضی۔" عورت بولی۔ "اگر میں سچ مچ قتل کر دی گئی ہوتی تب تمہارے ان بے شمار سوالات کی تو گنجائش نکل سکتی تھی مگر پھر میں ان کا جواب دینے پر مجبور نہ ہوتی۔"

Pakistanipoint.com

"اور اب جب کہ تم قتل نہیں کی گئی ہو تب؟"

"تب بھی، تمہیں میری تنہائی میں مخل ہونے اور صرف اس قصور میں کہ میں قتل کیوں نہیں ہوئی، طرہ طرح کے سوالات پوچھنے کا کوئی حق نہیں اور اب مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی آپ تشریف لے جائیں کیونکہ میں ابھی کچھ دیر اور سونا چاہتی ہوں۔"

"اس شہر میں کوئی ایسا شخص ہے جو تمہیں پہچانتا ہو؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"ہاں، میری ایک دوست یہاں رہتی ہے۔"

"کیا نام ہے اس کا؟"

"بے بی ہرلین۔ مگر یہ نام شادی سے پہلے کا ہے۔ اب اس نے ایک امیر آدمی سے شادی کر لی ہے۔ بھلا سا نام ہے اس کا ... ذہن میں موجود ہے مگر زبان پر نہیں آتا۔ لعنت ہو ... وہ خط بھی تو پرس میں ہی تھا جس میں بے بی ہرلین نے اپنے شوہر کا نام لکھا تھا۔"

"کیا تمہیں کوئی تار ملا تھا جس کے جواب میں تم یہاں آئی ہو۔" ڈگلس نے پوچھا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اس طرح تمہارے پریشان کن سوالات سے نجات نہیں مل سکتی۔" عورت بولی۔ "لیکن ذرا یہ تو بتاؤ کہ ابھی کچھ دیر میں جب ہوٹل کا ویٹر میرے لیے ناشتہ لے کر آئے گا اور دیکھے گا کہ تم یہاں ایک عریاں عورت کے ساتھ موجود ہو تو وہ کیا کہے گا اور پھر جب وہ یہ بات دوسرے لوگوں کو بتائے گا تو لوگ اس کاؤنٹی کے ڈسٹرکٹ اٹارنی کے بارے میں کیا کہیں گے؟"

"مگر تم عریاں تو نہیں ہو۔" ڈگلس نے حیرت سے کہا۔

"ہوں تو نہیں مگر اب ہونے جا رہی ہوں۔" عورت نے جسم پر لپیٹی ہوئی چادر اتار پھینکی اور پھر گاؤن کی ڈوری کھولنے ہی لگی تھی کہ ڈگلس نے ایک جست لگائی اور دوسرے لمحے ہی وہ کمرے سے باہر تھا۔ دروازے سے باہر نکلتے ہوئے اس کے کانوں میں عورت کے قہقہے گونج رہے تھے۔

☆

Pakistanipoint.com

اخبار دی بلیڈ کا رپورٹر ہیری بہت خوش اور صورت حال سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا تھا۔ جب کہ اس کے مقابلے میں شیرف برانڈن کچھ مضطرب سا نظر آ رہا تھا۔

"میں یہاں تمام دن بیٹھا رہ کر تمہارے سوالات کے جوابات نہیں دے سکتا۔" اس نے ہیری سے کہا۔

"گویا تمہیں کوئی تازہ سراغ نہیں ملا جس کی تمہیں تحقیقات کرنا ہے۔" ہیری نے جواب دیا۔ "ایک تازہ لاش تو پہلے ہی سے تمہارے پاس موجود تھی۔"

"میں بہت مصروف ہوں۔"

"اتنے کہ پریس رپورٹر سے بات بھی نہیں کر سکتے۔"

"بات ہی تو کر رہا ہوں۔"

"مگر تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔" ہیری نے کہا۔ "میں نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی تازہ سراغ تمہیں ملا ہے؟"

"ہم تمہارے ہر سوال کا جواب بڑی خوشی سے دے سکتے ہیں۔" ڈگلس نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔ "فی الوقت ہمارے پاس کئی سراغ ہیں لیکن جب تک ہم ان کے بارے میں تحقیقات نہ کر لیں،

نہیں بتا سکتے کہ ان کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں۔"

"تمہاری اس بات پر مجھے یاد آیا کہ آخر اس لاش کے بارے میں تم نے کسی تحقیقات کے بغیر کیسے کہہ دیا کہ وہ ڈفین کی لاش ہے۔" ہیری نے کہا۔ "جب ابھی کوئی ایک گھنٹہ پہلے ایک خاتون نے جو اپنا نام ڈفین آرکولا بتاتی ہیں انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ہرگز قتل نہیں ہوئیں اور پوری طرح زندہ سلامت ہیں۔"

"ہم نے لاش کی شناخت نہیں کی تھی۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے ہوٹل کے کلرک کو بتایا تھا کہ ..."

"میں نے کلرک کو صرف اتنا بتایا تھا کہ میں ایک سرخ بالوں اور نیلی آنکھوں والی عورت کے بارے میں دلچسپی رکھتا ہوں جو انڈرفٹ کی رہنے والی ہے۔"

"اور پھر اس کے بعد تم نے ڈفین کے کمرے کی تلاشی لی اور تلاشی لیتے ہوئے ایک تھرڈ کلاس اخباری چیتھڑے کی رپورٹر کو بھی بلا لیا۔"

"میں نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اخبار کلیرون کی رپورٹر میرے ساتھ ہی ہوٹل پہنچی تھی۔ اگر تم اس وقت موجود ہوتے تو تمہیں بھی میں دھکے دے کر باہر نہیں نکال سکتا تھا۔"

"کیا میں تمہارے یہ الفاظ شائع کر سکتا ہوں۔"

"میں جو کچھ تم سے کہہ رہا ہوں ... وہ سب تم شائع کر سکتے ہو۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "اگر مجھے کبھی کوئی بات اپنی سرکاری حیثیت سے ہٹ کر کہنا ہوئی تو میں اس کے لیے دی بلیڈ پر اعتماد نہیں

PakistaniPoint.com

کروں گا اور تم چاہو تو یہ بات بھی مجھ سے منسوب کر کے کہہ سکتے ہو۔"

"ضرور کہوں گا۔" ہیری نے کہا۔ "تو تم نے محض اس لیے کہ لاش کے جسم پر جو کوٹ تھا وہ ونڈرفٹ میں خریدا گیا تھا' یہ سمجھ لیا کہ تمہیں ہوٹل جا کر ہر اس سیاح یا مسافر کے کمرے کی تلاشی کا حق حاصل ہے جو ونڈر فٹ سے آیا ہو۔"

"اور اس حلئے سے مطابقت رکھتا ہو جو حلیہ اس مقتولہ لڑکی کا تھا۔"

"تو کیا صرف اس لیے کہ مقتولہ لڑکی کے بال سرخ اور آنکھیں نیلی تھیں تم ہر سرخ بالوں اور نیلی آنکھوں والی لڑکی کو ڈفین تصور کر لو گے۔" ہیری نے پوچھا۔ "کیونکہ جہاں تک حلئے کا تعلق ہے وہ ان دو چیزوں کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دوسری بہت سی باتوں کے علاوہ دونوں کی عمروں میں بھی بہت تفاوت ہے۔"

"مجھے ان دونوں کا مقابلہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا اور کھڑا ہو گیا۔ "غالباً" ہم تمہارے تمام سوالات کا جواب دے چکے ہیں۔"

"بہت بہتر۔" ہیری بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ "مگر میں اپنے اخبار کی طرف سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تم لوگ پریس سے تعاون نہیں کر رہے ہو۔"

"تم جو چاہو کہہ سکتے ہو۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

ہیری نے اپنی نوٹ بک بند کی اور آفس سے باہر نکل آیا۔

"میرا بس چلتا تو اس بدمعاش کی کھال ادھیڑ دیتا۔" برانڈن نے دانت پیسے۔

"اصل شرارت اس رپورٹر کی نہیں ہے' اخبار کی ہے اور بدقسمتی سے ہماری ذرا سی غلطی سے اسے شرارت کرنے کا موقع بھی مل گیا ہے۔ اگر ہم اس کے رپورٹر کے ساتھ کوئی مارپیٹ کرتے تو بات اور زیادہ خراب ہو سکتی تھی۔ بہرحال ہمیں اس صورت حال سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کرنا ہے۔"

☆

Pakistanipoint.com

چیف آف پولیس لارکن سینٹرل گیرج کے آفس میں داخل ہوا۔ کھڑکی کے دوسری طرف بیٹھے ہوئے کلرک نے اسے آتے دیکھا اور مسکراتے ہوئے بولا۔

"گڈ آفٹر نون چیف' میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"کل رات ایک قتل کی واردات ہو گئی ہے۔" لارکن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے' اخبار میں پڑھ چکا ہوں۔ کوئی لڑکی ڈفین آرکولا ..."

"وہ ڈفین آرکولا نہیں تھی۔" لارکن نے جواب دیا۔ "یہ حماقت کاؤنٹی کے لوگوں نے کی ہے۔ ہم لوگ اس بے وقوفی میں شامل نہیں ہیں۔ بہرحال میں اس وقت ایک ایسی کار کی تلاش میں ہوں جس کی سیٹ پر خون کے دھبے موجود ہو سکتے ہیں۔ تمہارے گیرج میں ..."

"مگر قتل کی واردات میں کار تو ان لوگوں کو مل چکی ہے۔" کلرک نے جلدی سے کہا۔

"کسے مل چکی ہے؟" لارکن نے تیزی سے پوچھا۔

"ڈسٹرکٹ اٹارنی اور شیرف کو۔" کلرک نے بتایا۔ "شیرف نے اپنے ایک آدمی کو یہاں بھیج کر اس کے ٹائروں کے سانچے بھی بنوائے

ہیں اور اب تھوڑی دیر میں وہ اسے اپنے گیرج میں لے جانے والے ہیں"

"کیسی کار... کس کی کار..."

"کار کی رجسٹریشن کسی لڑکی ڈورتھی کے نام ہے۔ وہ ہی ڈورتھی جو لیناکس خاندان کے ساتھ ٹھہری ہوئی ہے۔ آپ کو تو معلوم ہی ہو گا کہ مقتولہ عورت نے ایک فون مسز لیناکس کے گھر بھی کیا تھا۔"

"وہ فون مقتولہ عورت نے نہیں کیا تھا۔" لارکن کہتے کہتے رک گیا۔ پھر بولا۔ "وہ کار کہاں ہے' میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"مجھ سے کہا گیا تھا کہ میں اس کار کے بارے میں کسی کو نہ بتاؤں۔" کلرک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔" لارکن بگڑ گیا۔ "تم کسی اور سے نہیں پولیس چیف سے بات کر رہے ہو۔"

کلرک خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور لارکن کو گیرج میں اس جگہ لے گیا جہاں ڈورتھی کی کار کھڑی تھی۔ لارکن نے غور سے دیکھا۔

"تم نے بتایا کہ شیرف نے اس کار کے ٹائروں کے سانچے بنوائے ہیں۔" اس نے پوچھا۔

"جی ہاں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں صرف چیک کرنا چاہتا تھا' یہ کار کون لے کر آیا تھا؟"

"ڈورتھی خود لے کر آئی تھی۔" کلرک نے جواب دیا۔ "مگر وہ

کہہ رہی تھی کہ وہ کار کی چابی شیرف کو دے دے گی۔ اس کے کچھ دیر بعد ایک ڈپٹی شیرف چابی لے کر آیا اور کار کا معائنہ کرنے لگا۔"

"اوکے۔" لارکن نے کہا۔ "میں جا رہا ہوں مگر تم اس بارے میں کسی سے ایک لفظ بھی نہیں کہو گے۔"

"میں سمجھتا ہوں۔" کلرک نے اثبات میں سر ہلایا۔

لارکن گیرج سے باہر نکلا اور اپنی کار میں بیٹھ کر چینٹ روڈ روانہ ہو گیا۔ مسز لیناکس کے گھر کے سامنے کار روکی۔ اتر کر گیٹ میں داخل ہوا اور اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ فوراً ہی ایک ملازم نے دروازہ کھولا اور لارکن نے بتایا کہ وہ مسز لیناکس سے ملنا چاہتا ہے۔ ملازم اسے بیٹھنے کے کمرے میں لے گیا جہاں مسز لیناکس کوئی خط لکھ رہی تھیں۔ انہوں نے لارکن کو آتے دیکھا اور جلدی سے خط کے کاغذ پر جاذب کا بڑا سا ٹکڑا رکھ دیا۔ لارکن اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ ڈورتھی کی کار کا کیا قصہ ہے؟" اس نے پوچھا۔

"کیسا قصہ؟"

"یہ ہی تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں' وہ اس وقت ہے کہاں؟"

"اوپر اپنے کمرے میں۔"

"ذرا اسے بلاؤ تو۔" لارکن نے کہا۔ "میں اس سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں کچھ سمجھی نہیں۔" مسز لیناکس نے حیرت سے جواب دیا۔

"اسے یہاں بلاؤ۔ ابھی سمجھ میں آ جائے گا۔"

"ابھی بلاتی ہوں۔" مسز لیناکس اپنی کرسی سے اٹھ کر چلنے لگی تھی کہ واپس مڑی اور خط اٹھا کر تہہ کیا۔ لفافہ میں رکھا اور لفافہ ہاتھ میں لیے کمرے سے باہر چلی گئی۔

جیسے ہی وہ باہر گئی لارکن کرسی سے اچھل کر کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ میز کی طرف بڑھا۔ جاذب کا ٹکڑا اٹھایا اور بڑے اشتیاق سے اس پر الٹے چھپے ہوئے الفاظ پڑھنے کی کوشش کرنے لگا مگر اسے یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی کہ کوئی لفظ بھی مکمل نہیں رہا تھا اور اس لیے سمجھ میں آنا ناممکن تھا۔ وہ جاذب دوبارہ میز پر رکھ کر کرسی پر جا بیٹھا۔ چند منٹ کے بعد مسز لیناکس ڈورتھی کو لیے کمرے میں داخل ہوئیں۔ ڈورتھی کا تعارف کرایا۔

"یہ تمہاری کار کا کیا قصہ ہے؟" لارکن نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔

ڈروتھی نے جلدی سے مسز لیناکس کی طرف دیکھا۔

"وہ گیرج میں کھڑی ہے۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے۔" لارکن بولا۔ "یہ بتاؤ کہ تم نے اس کی چابی شیرف کو کیوں دی تھی۔"

"نہیں، میں نے ڈسٹرکٹ اٹارنی کو دی تھی۔"

"مگر کیوں؟"

"میرا خیال تھا کہ وہ کار دیکھنا چاہتے ہیں۔"

"ڈورتھی ..." مسز لیناکس نے حیرت سے بھویں اچکائیں۔

"تمہارے ٹائروں کے نشانات ان نشانات سے مشابہہ ہیں جو مقام

واردات پر پائے گئے ہیں۔ اس بارے میں تم کیا کہتی ہو؟"

"کچھ نہیں۔"

"تمہاری گاڑی وہاں کیسے پہنچی؟"

"یہ میں ڈسٹرکٹ اٹارنی کو بتا چکی ہوں۔"

"میں بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں اس بارے میں کوئی اندازہ لگانا نہیں چاہتی۔ مجھے نہیں معلوم کہ کار کون چلا رہا تھا۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہو ڈورتھی؟" مسز لیناکس چونکیں۔

"میں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے کسی کو کار لے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔" ڈورتھی نے کہا۔ "اور پھر جب کار کی واپسی پر میں نے دیکھا تو وہ پرس کار میں رکھا ہوا تھا۔"

"کیسا پرس؟" لارکن نے دلچسپی سے پوچھا۔

"پرس بظاہر ڈفین آرکولا کا معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ میں آج صبح اسے ڈسٹرکٹ اٹارنی کے پاس لے گئی۔"

"تم نے کل رات اس بارے میں کیوں کچھ نہیں بتایا۔ صبح کا انتظار کیوں کرتی رہیں؟"

"مجھے صبح سے پہلے اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوا تھا۔"

"تمہیں پرس گھر میں چوری کی واردات سے پہلے ملا تھا یا بعد میں؟"

"واردات سے کچھ ہی پہلے ملا تھا۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔ "میں پرس لے کر اپنے کمرے میں واپس جا رہی تھی کہ میں نے مونا کی

چیخیں سنیں اور پھر جب اوپر سے مسز لیناکس کو اترتے دیکھا تو خود بھی نیچے کی طرف چل دی۔"

"تو یہ وجہ تھی کہ تم مجھ سے پہلے زینے سے اتر چکی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ تمہارے ہاتھ میں ٹارچ اور بغل میں پرس موجود تھا۔" مسز لیناکس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔" ڈورتھی نے مسز لیناکس کی نظروں سے نظریں ملاتے ہوئے کہا۔

"گویا جس وقت چوری ہوئی تو تم مونا کے بیڈ روم کے بالکل قریب تھیں؟"

"میں بتا چکی ہوں کہ میں آدھا زینہ طے کر چکی تھی۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔

"گویا تم رات کے وقت گھر میں گھومتی پھر رہی تھیں؟"

"میں اپنی کار دیکھنے گئی تھی۔"

"اور تم نے یہ بات رات کو پولیس کو نہیں بتائی تھی؟"

"نہیں، بتانے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔"

"مگر آج صبح تم نے ڈسٹرکٹ اٹارنی کو تو بتا دیا۔"

"ہاں، کیونکہ اس وقت یہ بات ظاہر ہو گئی تھی کہ میرے پاس جو پرس ہے وہ مقتولہ عورت کا بھی ہو سکتا ہے۔"

"اور یہ بھی ظاہر ہو گیا تھا کہ تمہاری کار ہی قتل کرنے میں استعمال کی گئی ہے۔"

"مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم۔"

Pakistanipoint.com

"کون جانتا ہے کہ جس وقت تمہاری کار یہاں سے گئی ہے تو تم تمام وقت اپنے کمرے میں تھیں یا کہیں اور؟"

"کوئی نہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک غیرشادی شدہ لڑکی اپنے کمرے میں گواہ لے کر نہیں سوتی۔"

"ڈورتھی۔" مسز لیناکس نے ترش لہجہ میں کہا۔ "کیا تم یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہی ہو کہ اس گھر کے کسی فرد نے تمہاری اجازت کے بغیر تمہاری کار استعمال کی؟"

"کوئی نہ کوئی تو لے ہی گیا تھا۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔

"پھر تم نے بتایا کیوں نہیں؟" مسز لیناکس نے کہا۔ "لیجانے والے کو روکا کیوں نہیں؟"

"پہلے میں یہ سمجھی تھی کہ گیراج سے کار نکالنے کے لیے میری کار کو راستہ سے ہٹایا جا رہا ہے پھر جب تک مجھے یقین ہو کار جا چکی تھی۔" ڈورتھی نے کہا۔ "ظاہر ہے کہ کسی کی اس حرکت سے مجھے تجسّس پیدا ہو گیا تھا۔ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ کب واپس آتا ہے۔"

"بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم نے اپنے تجسّس میں کسی اور کو شریک کرنا پسند نہیں کیا۔"

"تو کیا کرنا چاہئے تھا؟"

"اس وقت ان باتوں پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" مسز لیناکس نے سرد لہجہ میں کہا۔

ڈورتھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ان حالات میں میرا خیال ہے کہ میں اگر یہاں سے کسی ہوٹل

میں چلی جاؤں تو آپ لوگ زیادہ خوش ہوں گے۔" اس نے کہا۔

"ایک منٹ۔" لارکن نے جلدی سے کہا۔ "میں تمہاری داستان سے ابھی مطمئن نہیں ہوا ہوں۔"

"میں نے کوشش کی تھی کہ میں جس شخص سے محبت کرتی ہوں اس کے اہل خاندان کو حتی الامکان کسی ایسے معاملے میں نہ گھسیٹوں۔" ڈورتھی نے لارکن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اگر تم مجھ سے مزید سوالات کرنا چاہتے ہو تو جب تمہارا دل چاہے ہوٹل آ سکتے ہو"

یہ کہہ کر ڈورتھی کمرے سے باہر نکل گئی جہاں ایک گہری اور ناخوشگوار خاموشی مسلط تھی۔

☆

Pakistanipoint.com

میڈلین ہوٹل میں اپنے کمرہ نمبر ۳۱۰ میں پہنچتے ہی ڈورتھی نے ہوریس کے نام کال بک کرائی۔ ادھر وہ کال بک کرا رہی تھی اور ادھر نیچے سوئچ بورڈ پر چیف آف پولیس لارکن آپریٹر کو ہدایت دے رہا تھا کہ کمرہ نمبر ۳۱۰ میں ایک نیا کرایہ دار آیا ہے۔ وہ جہاں اور جسے فون کرے اس کی گفتگو کا ریکارڈ رکھا جائے۔

"اس نے ابھی ایک کال بک کرائی ہے۔" آپریٹر نے کہا۔

"کسے؟"

"شکاگو کے ایک وکیل کے نام۔"

"اوہو، تو وکیل کی ضرورت پڑ گئی۔" لارکن چونکا۔ "کیا تم مجھے اس کی گفتگو سننے کا موقع دے سکتے ہو؟"

"مجھے افسوس ہے۔" آپریٹر نے جواب دیا۔ "کیونکہ گفتگو سننا خلاف قانون ہے۔ میں تمہیں یا کسی کو بھی اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"اچھا تو کتنے فون کیے اور کس نمبر پر فون کیا یہ تو نوٹ کرتے رہو گے؟" لارکن نے کہا اور ایک پبلک فون بوتھ میں گھس کر اخبار دی بلیڈ کا نمبر ڈائل کیا۔ کنکشن ملنے پر اس نے رپورٹر ہیری سے بات

کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

"ہیلو ہیری۔" لارکن نے کہا۔ "تمہارے لیے ایک سنسنی خیز خبر ہے۔ ڈگلس اور برانڈن ایک کار کے بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں جس کا تعلق قتل کی واردات سے ہے مگر میں نے ان سے پہلے کار کی مالکہ سے سوالات کر کے جوابات اگلوائے ہیں جو کافی اہم ہیں۔ کار کی مالکہ کا نام ڈور تھی ہے اور وہ لیناکس خاندان کے بڑے لڑکے ہوریس کی منگیتر ہے ... اس نے جو کہانی بیان کی ہے ... اس کے مطابق کوئی رات کے وقت اس کی کار لے گیا تھا اور جب کار واپس آنے پر اس نے دیکھا تو اسے کار کی سیٹ پر اس لڑکی کا پرس پڑا ہوا ملا جس کے بارے میں ہمارے کاؤنٹی افسروں کا خیال تھا کہ وہ قتل ہو چکی ہے ... میں نے ڈور تھی سے اقبال کرا لیا ہے کہ وہ اس وقت مونا کے کمرے کے قریب ہی تھی جب مونا نے کسی چور کو اپنے کمرے کی کھڑکی سے بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ گویا مونا نے جس چور کو دیکھا تھا وہ ڈور تھی بھی ہو سکتی تھی اور اس طرح یہ بھی عین ممکن ہے کہ وہ خود ہی کار لے کر گئی ہو اور اب اپنی گردن بچانے کے لیے یہ داستان سنا رہی ہو۔ ان حالات میں مسز لیناکس نے ڈور تھی کو اپنے گھر سے دھکے دے کر باہر نکال دیا اور اب وہ میڈلین ہوٹل میں قیام پذیر ہے۔ تم چاہو تو اس کا انٹرویو لے سکتے ہو۔ جہاں تک ان باتوں کا تعلق ہے جو میں تمہیں بتا رہا ہوں تو میری طرف سے پوری اجازت ہے جس طرح چاہو شائع کر سکتے ہو ... کلیرون نے کبھی میرے حق میں ایک لائن بھی نہیں لکھی ہے ... میں اسے یہ اطلاعات نہیں دے رہا ہوں ... ہاں شائع

کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ بات ظاہر نہ ہو کہ یہ خبریں میں نے تمہیں دی ہیں۔"

فون کر کے لارکن بوتھ سے نکلا اور اپنی پولیس کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔

دوسری طرف ڈورتھی اپنے کمرے میں آ کر کچھ دیر تک ادھر ادھر بیتابی سے ٹہلنے کے بعد ہوریس سے بات کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

"ہیلو ڈارلنگ۔" ہوریس نے اس کی آواز سنتے ہی بیتابی سے کہا۔ "غالباً" تم مجھے یہ بتانے کے لیے فون کر رہی ہو کہ میرے گھر والوں کے بارے میں تمہارے تمام خدشات بے بنیاد ثابت ہوئے اور تم اب جلد سے جلد واپس آ کر شادی کی تاریخ کا اعلان کرنا چاہتی ہو؟"

"ہوریس۔" ڈورتھی نے بڑی سنجیدہ آواز میں کہا۔ "جو پہلی فلائٹ تمہیں مل سکے اسے پکڑو اور بلا تاخیر یہاں پہنچو۔"

"کیا بات ہے ڈورتھی ... تم یہ تو کہنا نہیں چاہتیں کہ میری ممی اور بہن بھائی تمہیں پسند نہیں آ سکے؟"

"شاید میں ہی انہیں پسند نہیں آ سکی۔" ڈورتھی نے جواب دیا۔

"غور سے میری بات سنو ہوریس ... مجھے اندیشہ ہے کہ پولیس مجھے عنقریب قتل کے جرم میں گرفتار کرنے والی ہے۔ میں اپنے نزدیک تمہارے گھر کے کسی فرد کو بچانے کی کوشش کر رہی ہوں اور تمہاری ممی سمجھتی ہیں کہ میں نے ان کے گھرانے کو بدنامی و رسوائی سے دوچار

کر دیا ہے ... نہ صرف قتل بلکہ مونا کے زیورات چرانے کی بھی مرتکب ہوئی ہوں۔"

"تم مذاق کر رہی ہو؟"

"کاش ... یہ کوئی مذاق ہی ہوتا یا پھر کوئی خواب ... جو آنکھ کھلنے کے بعد غائب ہو جاتا ... بہرحال ... مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ فوراً" یہاں پہنچو۔"

"مجھے نہیں معلوم کہ تم یہ سب کیا باتیں کر رہی ہو مگر تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم بے حد سنجیدہ ہو ... اس لیے گھبراؤ نہیں میں پہلے طیارے سے پہنچ رہا ہوں۔"

"میں اس وقت میڈلین ہوٹل کے کمرہ نمبر ۳۰۲ میں ٹھہری ہوئی ہوں لیکن تم آؤ تو مجھے پہلے حوالات میں تلاش کرنا۔" ڈورتھی نے جواب دیا اور امڈتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ ریسیور رکھ دیا۔

☆

Pakistanipoint.com

شیرف برانڈن' ڈسٹرکٹ اٹارنی ڈگلس کو فون کر رہا تھا۔
"آخر کار ہم اس لاش کو شناخت کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔" اس نے کہا...
"کس کی لاش ہے۔" ڈگلس نے پوچھا۔
"اس کا نام روز فرمین ہے۔" برانڈن نے جواب دیا... "لاس اینجلز میں پونٹس اپارٹمنٹ میں رہتی تھی۔"
"لاش شناخت کیسے ہوئی؟"
"اس کے جوتوں کے ذریعہ... اس کا پیر بہت چھوٹا تھا۔ عام سائز سے مختلف۔ چنانچہ وہ ایک مخصوص جوتوں کی دوکان سے جوتے خریدا کرتی تھی اسٹور والے اسے بہت اچھی طرح جانتے ہیں... میں لاس اینجلز جا رہا ہوں چلو گے؟"
"ضرور... کہو تو سلویا کو بھی ساتھ لے چلیں۔"
"جیسی تمہاری مرضی... مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" برانڈن نے جواب دیا
پھر ایکدم جیسے جوش میں آ کر بولا۔ "ایک منٹ ٹھہرنا میرا ایک ڈپٹی دی بلیڈ کا تازہ پرچہ لایا ہے... اوہ ڈگلس... پہلے پورے صفحہ پر

لارکن چھپا ہوا ہے۔"

"اچھا... اس نے ایسا کونسا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔"

"اخبار کی اطلاع کے مطابق اس نے قاتل کو گرفتار کر لیا ہے... اور لعنت ہو۔ کہیں اس نے ڈور تھی کو تو نہیں پکڑ لیا... اخبار میں یہ بھی لکھا ہے کہ لارکن نے ملزمہ کے کمرے سے ایک خون آلود کپڑا اور آلہ قتل بھی برآمد کر لیا ہے۔"

"اخبار اپنے ساتھ لیتے آؤ۔" ڈگلس نے جلدی سے کہا۔ "ہم لاس اینجلز جاتے ہوئے راستے میں اس کی تفصیلات پڑھ سکتے ہیں۔"

اور پھر لاس اینجلز کے راستہ میں برانڈن کار چلاتا رہا اور ڈگلس بلند آواز سے دی بلیڈ کی خبریں پڑھ کر سناتا رہا۔

"تم نے ڈفین کے انٹرویو پر غور کیا۔" آخر میں وہ بولا۔ "اس کا کہنا ہے کہ گذشتہ ۲۹ جولائی کو جبکہ اس کی جیبیں بالکل خالی تھیں۔ ایک نوجوان نے اسے اپنی کار پر لاس اینجلز تک پہنچانے کی پیش کش کی۔ اس نوجوان کا نام فرینک تھا اور اس کی کار پر مسوری کی رجسٹریشن پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ سفر کرتے ہوئے جب راستے میں اسے نیند نے بہت زیادہ ستایا تو اس نے ڈفین سے میڈلین سٹی کے ہوٹل میں رات بسر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور کہا کہ چاہے تو وہ بھی اس کے ساتھ ہوٹل میں ٹھہر سکتی ہے لیکن ڈفین نے انکار کر دیا اور وہاں سے ایک اور کار والے سے لفٹ لے کر لاس اینجلز پہنچ گئی۔ مگر دوسرے دن اس نے اخبارات میں پڑھا کہ فرینک کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس پر ایک ریڈ انڈین سائیکل سوار کو اپنی کار سے کچل کر

مارنے کا الزام ہے۔ یہ خبر پڑھ کر وہ میڈلین سٹی واپس آئی' تاکہ معلوم کرے کہ یہ وہی فرینک ہے یا کوئی اور... اگر یہ وہی نوجوان تھا' جس کے ساتھ وہ میڈلین سٹی تک آئی تھی تو وہ بیگناہ تھا۔ کیونکہ اس نے اس کے ساتھ کار میں سفر کیا تھا اور اچھی طرح جانتی تھی کہ کوئی حادثہ نہیں ہوا تھا۔ ڈفین کا کہنا ہے کہ اس کے میڈلین سٹی آنے کی وجہ یہ ہی ہے کہ وہ فرینک کی مدد کرنا چاہتی ہے لیکن اسے یہ معلوم کر کے بہت تعجب ہوا کہ کاؤنٹی کی انتظامیہ اسے مقتول خیال کرتی ہے۔"

"اگر فرینک سے مراد فرینک گرینس نامی نوجوان ہے تو اسے تو میں نے خود ہی گرفتار کیا تھا۔" برانڈن نے جواب دیا۔ "ہائی وے ٹریفک پولیس نے اس سائیکل سوار کی لاش ہولٹوی کے قریب پڑی ہوئی پائی تھی۔ حادثہ کے مقام پر ہیڈ لائٹس کے شیشے کے ٹکڑے بھی گرے ہوئے ملے۔ پولیس نے فوراً تمام ہوٹلوں اور گیرجوں میں موجود کاروں کو چیک کیا۔ فرینک کی کار میں دائیں ہیڈ لائٹ کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔ اور جو ٹکڑے سڑک پر ملے تھے وہ اس سے بالکل ملتے تھے۔ مزید یہ کہ اس کی کار کے دائیں فینڈر میں ایک بڑا سا گڑھا بھی پڑا تھا۔ حادثہ چونکہ ایسنڈو کاؤنٹی میں پیش آیا تھا۔ چنانچہ میں نے فرینک کو گرفتار کر کے ایسنڈو کے شیرف کو اطلاع کی اور وہ آج کل وہیں حوالات میں بند ہے۔"

"یہاں ہمارا سابقہ ایک اور حیرت انگیز بات سے پڑتا ہے۔" ڈگلس نے کہا۔

"وہ کیا؟" برانڈن نے پوچھا۔

"یہ کہ فرینک نے جس وکیل کو اپنا مقدمہ لڑنے کے لئے مقرر کیا ہے وہ ہمارے مسٹر اے بی کار ہیں۔"

اچھا..." برانڈن نے حیرت سے کہا۔ "لیکن یہ سب باتیں ڈفین نے تمہیں کیوں نہیں بتا دیں۔"

"شاید اس لئے کہ مسٹر کار نے اسے ہدایت کر دی ہو گی کہ وہ مجھے کچھ نہ بتائے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "لیکن بہرحال اب واقعات کچھ کچھ سمجھ میں آنے لگے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جس وقت ہم لوگ مسٹر کار سے گفتگو کر کے واپس ہوئے ہیں اس کے فوراً بعد ہی ڈفین نے مسٹر کار سے رابطہ قائم کیا ہو گا۔ یہ ہی وجہ تھی کہ وہ رات کے چار بجے تک ہوٹل سے باہر رہی اور مسٹر کار کو ہمارے جاتے ہی معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم نے لاش کی شناخت میں غلطی کی ہے... مگر وہ خاموش رہا۔ اس نے ایک لفظ بھی اس بارے میں نہیں کہا تاکہ اخبار کلیرون میں وہ غلط خبر چھپ جائے اور ڈفین اخبار والوں کے خلاف مقدمہ کر کے ان سے ہرجانہ وصول کر سکے۔"

"اس طرح تو وہ ہمارے خلاف بھی مقدمہ کر سکتی ہے۔"

"ہاں... لیکن عدالت میں مسٹر کار کو یہ جواب دینے میں مشکل پیش آئے گی کہ آخر جب ایک بات اسے معلوم ہو گئی تھی تو اس نے ہمیں کیوں نہیں بتایا۔"

برانڈن نے کہا۔ "اچھا اسے چھوڑو یہ دیکھو کہ لارکن نے ڈورتھی کے خلاف کون سے ثبوت حاصل کر لئے ہیں۔"

"ڈورتھی مسز لیناکس کے گھر سے سیدھی میڈلین ہوٹل گئی

تھی۔" ڈگلس نے اخبار میں دیکھتے ہوئے بتایا۔ "اس نے ہوٹل سے ایک دو فون کئے اور پھر باہر چلی گئی۔ لارکن نے اس کے جاتے ہی کمرے کی تلاشی لی اور اس کے کپڑوں میں ایک ایسا بلاؤز برآمد کر لیا جس کے دامن پر خون کے دھبے تھے... اس نے وہ بلاؤز فوراً" پولیس لیبارٹری بھیج دیا... جہاں ٹیسٹ کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ انسانی خون کے دھبے ہیں۔ یہ رپورٹ ملتے ہی لارکن نے ڈورتھی کو گرفتار کر لیا۔ ڈورتھی نے دھبوں کے بارے میں بتایا کہ یہ بلاؤز وہ میڈلین سٹی آتے ہوئے سفر کے دوران پہنے تھی۔ جہاں راستہ میں اتفاقاً" اس کی نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے ناک سے بہنے والے خون کے کچھ دھبے بلاؤز پر بھی آ گئے۔"

"لارکن نے بس یہ ہی ایک ثبوت حاصل کیا ہے یا کچھ اور بھی ہے۔" برانڈن نے پوچھا۔

"نہیں اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے آلہ قتل بھی برآمد کر لیا ہے۔"

"کہاں سے؟"

"اخبار نے لکھا ہے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جس کا انکشاف وہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس نے سردست اس بات کو پوشیدہ رکھنے کا وعدہ کیا ہے مگر یہ کہ لارکن نے اخبار کے ایک رپورٹر کو وہ خنجر دکھایا تھا۔ اور یہ بھی بتایا تھا کہ اسے کہاں سے برآمد کیا گیا ہے... خنجر پر خون کے نشانات تھے۔"

"گویا ایک طرف ہمارے لئے مقتولہ لڑکی کا کیس ہے اور دوسری

طرف یہ ڈفین ایسنڈو کاؤنٹی کے ایک کار کے حادثہ میں دلچسپی لے رہی ہے جس میں مسٹر کار وکیل صفائی کی حیثیت سے پیش ہو رہے ہیں۔"

"ہاں..." ڈگلس نے جواب دیا۔ "اور اخبار کو تہہ کر کے کار کی پچھلی سیٹ کی طرف اچھال دیا۔

ڈپٹی شیرف ایلبرٹ ان لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ برانڈن نے کار روکی۔ پہلے ایک دوسرے سے تعارف ہوا۔

"ہم نے اس عورت کے بارے میں تحقیقات کی ہے۔" ایلبرٹ نے بتایا۔ "اور چند عجیب باتیں معلوم ہوئی ہیں۔"

"وہ کیا؟"

"وہ ایک پرائیویٹ جاسوس تھی۔" ایلبرٹ نے جواب دیا۔ "خود ہی اپنی ایجنسی چلاتی تھی۔ اس کے پاس باقاعدہ لائسنس بھی تھا۔"

"کس قسم کے کیس لیا کرتی تھی؟"

"زیادہ تر اس قسم کے کیس جہاں کسی نے کسی کو فریب دے کر کوئی فائدہ حاصل کیا ہو۔"

"اگر وہ پرائیویٹ جاسوس تھی تب تو ہم اس کی شناخت بہت آسانی سے کر سکتے ہیں۔"

"کیوں نہیں... ہمارے پاس یہاں ریکارڈ میں اس کی انگلیوں کے نشانات بھی محفوظ ہیں۔ میں تمہیں دکھانے کے لئے لیتا آیا ہوں۔"

"یہ اچھا کیا۔ ڈگلس نے کہا۔ "میرے پاس لاش کا فوٹو اور اس

کی انگلیوں کے نشانات ہیں۔ ہم ان دونوں کو چیک کر کے ابھی معلوم کر سکتے ہیں کہ آیا مقتولہ وہ ہی عورت ہے یا نہیں۔"

ایلبرٹ نے ایک فائل سے انگلیوں کے نشانات نکالے اور ڈگلس نے اپنی جیب سے... دونوں کو بڑی باریک بینی اور احتیاط سے ملا کر دیکھا گیا۔

"یہ تو ایک ہی عورت کی انگلیوں کے نشانات ہیں۔" ایلبرٹ نے کہا۔

"گویا اب کم سے کم شناخت کے مسئلے میں تو کسی مزید غلطی کا امکان نہیں ہے۔" برانڈن نے ایک گہری سانس لی۔

"اتنا ہی نہیں... ہم نے اس شخص کا پتہ بھی لگا لیا ہے جس کے کیس پر وہ کام کر رہی تھی۔" ایلبرٹ بولا۔

"اچھا" ڈگلس نے حیرت سے کہا۔ "اتنی جلدی تم نے ثابت کیسے کر لیا۔"

"محض اتفاق سے۔" ایلبرٹ مسکرایا۔ "ہوا یہ کہ گذشتہ رات وہ شخص برابر روز فرمین (مقتولہ عورت) سے ملنے کی کوشش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے اپارٹمنٹ کے سامنے کار کھڑی کر کے اس میں بیٹھ گیا کہ جب بھی واپس آئے اس سے بات کر سکے۔ اپارٹمنٹ ہاؤس کے مینجر کو اس کی حرکت پر شبہ ہوا۔ اس نے اس کی کار کا نمبر نوٹ کر لیا... چنانچہ جب ہم نے تمہارا فون پانے کے بعد روز فرمین کے بارے میں تحقیقات شروع کی اور اس کے اپارٹمنٹ پہنچے تو وہاں ہمیں مینجر نے اس شخص کے بارے میں بتایا اور کار کا نمبر بھی نوٹ کرا

دیا... ابھی ہم باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ شخص ایک مرتبہ پھر آ گیا اور ہم نے اس سے سوالات شروع کر دیئے... ابھی تک تو اس نے کسی بات کا خاطر خواہ جواب نہیں دیا ہے۔ لیکن اب تم لوگ آئے ہو تو ہم دوبارہ کوشش کریں گے۔"

"ویسے وہ کہتا کیا ہے؟"

"اس کا نام بارٹن ہے۔ وہ ونڈر فٹ میں رہتا ہے اور ابھی تک اس کے علاوہ کوئی خاص بات نہیں بتائی کہ روز اس کے لئے کوئی خدمت انجام دے رہی تھی۔"

بارٹن ایلبرٹ کی کار میں بیٹھا تھا۔ ایلبرٹ ڈگلس اور شیرف برانڈن کو ساتھ لئے اپنی کار کی طرف آیا۔

"بارٹن یہ میرے دوست ڈگلس اور برانڈن ہیں اور روز کے بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں۔" اس نے کہا

"کیا کوئی صاحب یہ بتائیں گے کہ آخر یہ سب چکر کیا ہے؟" بارٹن نے پوچھا۔

"اس سوال کا جواب تو تم ہی کو دینا ہے۔" ایلبرٹ نے تیزی سے کہا

"آخر تم روز کے اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ وہ قطعی ایک کاروباری معاملہ ہے۔" بارٹن نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میں نے اسے کسی کام پر مامور کیا تھا۔ اب وہ کام کیا تھا... میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔"

"تمہاری مرضی۔ لیکن اگر تم نے کوئی مجرمانہ کام نہیں کیا ہے تو

تم چھپا کیوں رہے ہو۔" ایلبرٹ نے کہا۔ "بہرحال نہیں بتانا چاہتے تو نہ سہی مگر تمہیں پولیس ہیڈ کوارٹر چلنا پڑے گا۔ جب تک ہمارا اطمینان نہیں ہو جاتا۔ ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔"

"مگر میں ہیڈ کوارٹر جانا نہیں چاہتا... وہاں اخباری نمائندے بھی موجود ہوں گے۔"

"ضرور ہوں گے۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔"

"میں کسی قسم کی پبلسٹی پسند نہیں کرتا۔"

"اس صورت میں بہتر ہے کہ تم یہاں ہمیں سب کچھ بتا دو۔" ایلبرٹ نے جواب دیا۔

"روز میرے لئے ماضی میں بھی کام کر چکی ہے۔" بارٹن نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔ "اور میں ہمیشہ اس کے کام سے مطمئن رہا ہوں۔ میں مونٹانا میں رہتا ہوں' جہاں میرا ایک کلب ہے۔ کلب میں لوگوں کی دلچسپی کے لئے رولٹ' بلیک جیک' پوکر اور اسی طرح کے دوسرے کھیل بھی ہوتے ہیں۔"

وہ کچھ ہچکچایا۔

"بولتے جاؤ۔" ایلبرٹ نے کہا۔

"کوئی دو ماہ پہلے... جولائی کی ۲۶ تاریخ کو ایک لڑکی میرے کلب میں آئی۔" بارٹن نے دوبارہ اپنی بات شروع کرتے ہوئے کہا۔ "اور اس نے خلاف توقع کافی رقم جیت لی۔ یعنی تقریباً" چھ ہزار ڈالر۔ میں ایمانداری سے جیتی ہوئی رقم پر کبھی کوئی اعتراض نہیں کرتا مگر اس لڑکی کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ شاید اس نے میرے کسی آدمی

کی مدد سے یہ رقم فریب سے جیتی ہے۔ اب یہ بات تو تم بھی جانتے ہو گے کہ کلبوں یا جوئے خانوں میں جس قسم کے لوگ کام کرتے ہیں' وہ پیشہ ور ہوتے ہیں۔ ان سے دھونس دھاندلی سے کچھ معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ اگر میں روز کو اس کام پر لگا دوں تو شاید وہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ میں نے روز سے کہا کہ وہ اس لڑکی کا پتہ لگائے اور اس سے پوچھے کہ... "

"پتہ لگائے سے کیا مطلب؟" برانڈن نے بات کاٹی۔ "کیا وہ لڑکی شہر چھوڑ کر کہیں جا چکی تھی؟"

"جی ہاں... وہ رقم جیتنے کے دوسرے ہی دن چلی گئی تھی۔ پھر دو ہفتوں کے بعد واپس آئی... چند دن کلب میں آتی رہی اور پھر غائب ہو گئی۔"

"اچھا پھر کیا ہوا؟"

"پھر یہ ہوا کہ روز نے مجھے فون کیا کہ اس نے معاملے کی تحقیقات کر لی ہے اور اگر میں اس کے گھر آ کر ملاقات کر لوں تو وہ پوری رپورٹ پیش کر دے گی۔"

"مگر وہ تمہیں گھر پر نہیں ملی۔"

"ہاں۔" بارٹن نے جواب دیا۔ "لیکن مجھے معلوم تھا' کہ وہ ایک اور کیس پر کام کر رہی ہے۔ دراصل وہ اس کیس کے سلسلہ میں سونٹانا آئی تھی کہ میری اس سے ملاقات ہو گئی۔ کیا وہ تمہارے پاس آئی تھی؟"

"ہاں۔ دراصل وہ دوسرے کلبوں اور جوئے خانوں کے طریقہ

کار کے بارے میں عام معلومات چاہتی تھی۔ اپنے دوسرے کیس کے سلسلے میں۔ میں نے اسے جو کچھ وہ جاننا چاہتی تھی' بتا دیا۔ ظاہر بات ہے کہ دوسرے لوگ اس کاروبار میں میری طرح دیانت داری کو پیش نظر نہیں رکھتے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے' تم لوگ جس طرح چاہو اپنا اطمینان کر سکتے ہو... میں اپنے کلب میں کسی قسم کی بے ایمانی نہیں ہونے دیتا۔"

"اچھی بات ہے۔" ایلبرٹ نے کہا۔ "اب ذرا اپنی جیبوں سے تمام چیزیں نکال کر ہمیں دکھاؤ۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ تمہارے پاس روز کے ہاتھ کی کوئی تحریر یا اسی طرح کی کوئی اور ایسی چیز تو نہیں ہے جس سے ہمیں اپنی تحقیقات میں کچھ مدد مل سکے۔"

"میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ وہ کبھی کیس پر کام کے دوران تحریری رپورٹیں نہیں دیا کرتی تھی۔"

"تم یہاں کہاں ٹھہرے ہوئے ہو؟"

"کرچ وڈ میں۔"

"اس لڑکی کا نام کیا تھا جس نے تمہارے کلب سے رقم جیتی تھی؟"

"ڈفین آرکولا۔" بارٹن نے کافی دیر کچکچانے کے بعد بتایا۔

"یہ نام تم لوگوں کے نزدیک کوئی اہمیت رکھتا ہے؟" ایلبرٹ نے پلٹ کر ڈگلس اور برانڈن کی طرف دیکھا۔ برانڈن نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اور روز نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ اس لڑکی ڈفین کے بارے میں

مکمل تحقیقات کر چکی ہے۔" ایلبرٹ دوبارہ بارٹن سے مخاطب ہوا۔

"جی ہاں۔"

"تمہارا خیال ہے کہ ڈفین آرکولا نے تمہارے کلب سے چھ ہزار ڈالر کی رقم فریب سے جیتی تھی؟" ڈگلس نے سوال کیا۔

"یہ بات یقین سے معلوم کرنے کے لئے ہی میں نے روز کی خدمات حاصل کی تھیں۔" بارٹن نے جواب دیا۔

اگر تمہارے کلب میں بے ایمانی نہیں ہوتی تو تمہارے کسی آدمی کے لئے یہ کیسے ممکن ہوا کہ اس نے ڈفین کے ساتھ مل کر اسے جیتنے کا موقع دیا ہو؟"

"مجھے اس بات کا خیال نہیں آیا تھا۔" بارٹن خشک لہجے میں بولا۔

"اچھی بات ہے... اب تم اپنے ہوٹل میں واپس جاؤ اور وہیں ٹھہرو۔" ایلبرٹ نے بارٹن سے کہا۔ "ہمیں دوبارہ بھی تمہاری ضرورت پڑ سکتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ضرورت کے وقت مجھے تمہیں تلاش کرنا پڑے یہ کار تمہارے نام رجسٹر ہے؟"

"ہاں۔"

"تمہیں اپنے کس آدمی پر شبہ تھا؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"میں کوئی نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ اگر میرا خیال غلط نکلا تو۔"

"اس کا نام کیا ہے۔" ایلبرٹ سخت لہجہ میں بولا۔

"مجھے پتہ نہیں... اگر مجھے یقین کے ساتھ کسی کے بارے میں معلوم ہوتا تو میں روز سے تحقیقات کرنے کے لئے کیوں کہتا۔"

PakistaniPoint.com

"اچھی بات ہے' اب تم جا سکتے ہو۔"

"بہت خوب۔" بارٹن مسکرایا۔ "آپ حضرات سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور اگر کبھی آپ میں سے کوئی صاحب ونڈر فٹ آئیں تو میرے کلب ضرور تشریف لائیں... میرے کلب کا نام کرسٹل ہال ہے۔"

☆

"اب غالباً" تم لوگ روز کے اپارٹمنٹ کو اندر سے دیکھنا چاہو گے۔" بارٹن کے جانے کے بعد ایلبرٹ نے پوچھا۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔" برانڈن نے جواب دیا۔ "مگر یہ کام اس طرح ہونا چاہیے کہ کوئی نئی پریشانی کھڑی نہ ہو جائے۔"

"اطمینان رکھو... میرے پاس مینجر کی دی ہوئی پاس کی موجود ہے۔

"اگر کوئی اعتراض نہ ہو تو ہم اپنے ساتھ ایک خاتون رپورٹر کو بھی لے جانا چاہتے ہیں۔" ڈگلس نے کہا۔ "وہ اپارٹمنٹ کے باہر ہمارا انتظار کر رہی ہو گی۔"

"کسی دوست اخبار کی رپورٹر ہے؟" ایلبرٹ نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"پھر تم اسے ضرور ساتھ لے جا سکتے ہو۔"

وہ سب لوگ ایک مرتبہ پھر اپنی اپنی کاروں میں بیٹھے اور سڑک کے دوسری جانب گھوم کر اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے جا نکلے۔ جہاں سلویا پہلے سے موجود تھی۔ ڈگلس نے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ سب لوگ آگے پیچھے چلتے ہوئے عمارت مین داخل ہوئے۔ روز

Pakistanipoint.com

کا اپارٹمنٹ دوسری منزل پر واقع تھا۔ ایلبرٹ انہیں اپنے ساتھ اوپر لے گیا۔ جیب سے پاس کی نکال کر دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ پہلے برانڈن نے اندر قدم رکھا اس کے بعد ڈگلس اور سلویا اندر پہنچے۔ دو کمروں کا اپارٹمنٹ تھا' جس میں ایک کمرے کو کسی قدر آفس کی شکل دے دی گئی تھی۔ ایک میز پر ٹائپ رائٹر رکھا ہوا تھا۔ قریب ہی ایک سیف رکھا تھا اور اس کے قریب فائلوں کی الماری بھی۔ لکھنے کی میز کے اطراف دو چار کرسیاں پڑی تھیں۔ میز کے نیچے رکھی ہوئی ردی کی ٹوکری بالکل صاف تھی۔ ٹائپ رائٹر کھلا ہوا تھا اور اس میں ایک کاغذ اس طرح ٹائپ کیا ہوا لگا تھا جیسے ٹائپ کرنے والے کو ٹائپ کرتے ہی اچانک کسی کام سے سب کچھ یونہی چھوڑ کر جانا پڑ گیا ہو۔

ایلبرٹ' برانڈن اور ڈگلس ایک ساتھ ٹائپ رائٹر کی جانب بڑھے۔ کاغذ کے اوپر بارٹن کا نام درج تھا اور عنوان کے طور پر ٹائپ کیا گیا تھا۔"

"آخری رپورٹ۔" عبارت کچھ یوں تھی۔

"تحقیقات مکمل کر لی گئی ہے۔ ۲۶ جولائی کو جیتی جانے والی چھ ہزار ڈالر کی رقم کا کچھ حصہ ایمانداری سے جیتا گیا تھا۔ لیکن بہتر ہو گا کہ تم رولٹ کی دوسری میز پر کام کرنے والے آدمی کو ملازمت سے برطرف کر دو۔ میرا اشارہ اس شخص کی طرف ہے جس کے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی ٹوٹی ہوئی ہے۔ لاس اینجلز میں ڈفین اور اس شخص کی ملاقات ہوئی تھی۔ ڈفین اس وقت بالکل تہی دست تھی۔ اس نے

اس شخص سے مل کر اسے اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ اسے پانچ سو ڈالر تک جیتنے کا موقع دے گا مجھے نہیں معلوم کہ تم جوا ہونے والی میزوں کو کس طرح کنٹرول کرتے ہو۔

اگر تم نے فریب کے تمام امکانات ختم بھی کر دیئے ہیں' تب بھی رولٹ کھلانے پر تمہارے آدمی کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ کسی خاص خانے میں گیند پہنچا سکے اور اس طرح کسی خاص شخص کو فائدہ یا نقصان پہنچانے کا موجب بن سکے۔

چنانچہ تمہارے آدمی نے ڈفین کو اپنے وعدے کے مطابق جیتنے کا موقع دیا۔ یہاں تک کہ وہ پورے پانچ سو ڈالر جیت گئی جس کے بعد تمہارے آدمی نے اسے اٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ ڈفین اس میز سے اٹھ کر دوسری میز پر جا بیٹھی اور اس کے باوجود کہ اس میز پر کام کرنے والے آدمی سے اس کی کوئی بات طے نہیں ہوئی تھی۔ بھاری تعداد میں رقم جیتنے لگی... اسی میز پر ایک اور شخص کارل ایمرٹن نامی بھی کھیل رہا تھا اور تقریباً" پندرہ ہزار ڈالر ہار چکا تھا۔ تمہارے آدمی کے لئے ایک ہی وقت میں دو ایسے کھیلنے والوں سے نبٹنا مشکل تھا' جن میں سے ایک ہار رہا ہو اور دوسرا جیت رہا ہو۔ دوسری طرف وہ ایسے شخص سے اپنی توجہ بھی نہیں ہٹانا چاہتا تھا جو اتنی بڑی رقم ہارنے کا حوصلہ رکھتا ہو۔ ڈفین بہت چالاک لڑکی ہے۔ وہ اس صورتحال سے واقف تھی اور پوری طرح فائدہ اٹھا رہی تھی۔ چنانچہ اس نے ڈفین کو نظر انداز کرتے ہوئے کارل پر اپنی توجہ مرکوز رکھی اور اس طرح ڈفین کو چھ ہزار ڈالر جیتنے کا موقع مل گیا۔

Pakistanipoint.com

اگرچہ اس میز پر کام کرنے والا تمہارا آدمی بالکل نیک نیتی سے کام کر رہا تھا مگر چونکہ اس کی میز سے ڈفین زیادہ رقم جیت کر اٹھی تھی اس لئے قدرتی طور پر تمہیں اس کے خلاف شبہ ہوا مگر میری تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارا شبہ درست نہیں تھا۔ اصل میں وہ کٹی ہوئی انگلی والا ڈفین سے ملا ہوا تھا کھیل کے دوران ڈفین نے کارل سے واقفیت پیدا کر لی۔ یہاں تک کہ پندرہ ہزار سے زیادہ رقم ہار کر جب کارل میز سے اٹھا تو ڈفین بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ گئی۔ پھر وہ دونوں ساتھ ساتھ ہی کلب سے رخصت ہو گئے۔ اس بناء پر کچھ لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تھے۔

اس کے بعد ڈفین نے لاس اینجلز کا سفر شروع کیا اور کسی نامعلوم وجہ سے ایک بڑی رقم اپنے پاس موجود ہونے کے باوجود لوگوں کو اپنی پریشانی کی داستان سنا کر ان سے لفٹ مانگنے لگی۔ یوما نامی شہر سے میڈلین سٹی تک اس نے ایک شخص فرینک کی کار میں سفر کیا۔ میڈلین سٹی میں وہ فرینک کی کار سے اتر گئی۔ مگر دس منٹ بعد ہی اسے ایک اور کار والے نے لفٹ دے دی اور اس طرح وہ لاس اینجلز پہنچ گئی۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ فرینک کو ایک کار کے حادثہ کے سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ڈفین اس ایکسیڈنٹ کیس میں فرینک کی بے گناہی ثابت کر سکتی ہے مگر نہ معلوم کیوں اس نے اس سلسلے میں السینڈو کے حکام سے رابطہ کرنے کی بجائے فرینک کے وکیل سے ملاقات کرنا بہتر سمجھا جو کہ میڈلین سٹی میں رہتا ہے۔

اب ڈفین میڈلین سٹی میں ہے۔ تمہارے کیس کے سلسلے میں میری میڈلین سٹی میں موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک اور شخص نے بڑے اہم معاملے کے سلسلہ میں میری خدمات حاصل کر لی ہیں۔ چنانچہ میں یہ رپورٹ ٹائپ کرتے ہوئے اس شخص کا انتظار کر رہی ہوں۔ امید تو یہ ہی ہے کہ تم اس کے آنے اور میرے اس کے ساتھ میڈلین سٹی جانے سے پہلے پہنچ جاؤ گے اور میں تم سے زبانی گفتگو بھی کر لوں گی۔ لیکن اگر مجھے پہلے جانا پڑ گیا تو میں یہ رپورٹ تمہارے ہوٹل چھوڑتی ہوئی چلی جاؤں گی۔ میڈلین سٹی کا یہ دوسرا کیس بہت بڑا اور..."

اور یہاں جملہ ادھورا چھوڑتے ہوئے رپورٹ ختم ہو گئی تھی۔

"گویا اسے یہاں تک ٹائپ کرنے کا موقع ملا تھا کہ کوئی آ گیا۔" ایلبرٹ نے کہا۔ "اور وہ اتنی جلدی میں تھا کہ روز کے رپورٹ ختم کرنے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا... یہاں تک کہ اس نے اسے جملہ ختم کرنے کی اجازت بھی نہیں دی اور اسے اپنے ساتھ میڈلین سٹی لے گیا۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ میڈلین سٹی پہنچنے کے فوراً بعد ہی قتل کر دی گئی ہو گی ورنہ رپورٹ کے بارے میں بارٹن کو کم سے کم فون ضرور کرتی۔"

"یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا کہ وہ کونسا اہم کیس تھا' جو اسے میڈلین سٹی میں پیش کیا گیا تھا۔" ڈگلس نے کہا۔ "اور وہ کون تھا جس نے اس کیس کے لئے اس کی خدمات حاصل کیں۔"

"جاتے ہوئے وہ اپنے ساتھ کچھ ضروری سامان مثلاً" کپڑے

Pakistanipoint.com

وغیرہ بھی نہیں لے گئی' جیسا کہ یہاں کی حالت سے۔" سلویا نے کہنا شروع کیا تھا کہ رک گئی۔ "دیکھنا وہ میز پر شاید اس کا پرس معلوم ہوتا ہے۔"

ایلبرٹ نے جلدی سے آگے بڑھ کر پرس اٹھا لیا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔

"یہ اسی کا پرس ہے۔" وہ بولا۔ "اس میں اس کا ڈرائیونگ لائسنس بھی رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ کسی ایسے کیس پر کام کرنے جا رہی تھی جہاں اسے اپنی شخصیت کو چھپانا تھا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ وہ اپنا پرس یہاں چھوڑ گئی اور اپنی کار میں جانے کے بجائے اپنے موکل کی کار میں جانا پسند کیا۔ اس کی کار یہاں عمارت کے گیرج میں کھڑی ہے۔"

"سوال یہ ہے کہ میڈلین سٹی میں وہ کون شخص ہو سکتا ہے جو ایک جاسوس عورت کی خدمات حاصل کرنا چاہتا ہو۔" برانڈن نے کہا۔

"اس بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے۔" ڈگلس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اور وہ اتنی بیوقوف بھی نہیں ہو گی کہ کسی رجسٹر یا نوٹ بک وغیرہ میں اپنے موکلوں کے نام لکھ چھوڑتی ہو۔" برانڈن نے کہا۔ "پھر بھی کسی قسم کے رجسٹر وغیرہ تو ہونا چاہئیں۔"

"وہ اپنے پیشے کے بارے میں بیشتر باتیں اپنے دماغ میں محفوظ رکھتی تھی۔" ایلبرٹ نے جواب دیا' پھر سوچتے ہوئے بولا۔ "جہاں تک اس کی خدمات حاصل کرنے والوں کا سوال ہے تو میرے خیال

سے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ممکن شخص جو کسی جاسوس کی خدمات حاصل کرنا چاہتا ہو کوئی وکیل ہی ہو سکتا ہے... تمہارے میڈلین سٹی میں کوئی ایسا وکیل ہے جو اسرار پسند یا پرائیویٹ جاسوس سے کام لینے کا رجحان رکھتا ہو۔"

برانڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ مگر ایلبرٹ ہنسنے لگا۔

"میرا خیال تھا' کہ تم اے بی کار کا نام ضرور لو گے۔" وہ بولا۔

"کیا وہ اب وہاں پریکٹس نہیں کرتا۔"

"ہاں تھوڑی بہت تو کرتا ہے۔" برانڈن نے جواب دیا۔

"ہماری معلومات تو یہ ہیں کہ وہ ریٹائر ہو چکا ہے یا ہونے کا ارادہ کر رہا ہے۔" ایلبرٹ نے کہا۔ "مگر یہ کہنے والی بات ہے' ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وہ شخص بالواسطہ یا بلا واسطہ بے شمار معاملات میں شریک رہتا ہے۔"

"اس کی بیوی ڈفین کو جانتی ہے۔" ڈگلس نے کہا۔ "یہ بڑی عجیب بات ہے کہ اتنی بہت سی باتوں میں اتفاق سے کسی نہ کسی طور سے مسٹر کار کا تعلق ہے۔"

"میرا دل چاہتا ہے کہ اسے ایسی جگہ ماروں جہاں پانی نہ ملے۔" برانڈن دانت پیس کر بولا۔

"یہ کون نہیں چاہتا۔" ایلبرٹ نے جواب دیا۔ "مگر تم لوگوں کو ابھی کچھ دن پہلے موقع ملا تھا کہ اس پر ہاتھ ڈال سکو۔ پھر کیوں چھوڑ دیا۔"

"اس نے استغاثہ کی ممکنہ گواہ کے ساتھ شادی کر لی۔" برانڈن

Pakistanipoint.com

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے مجھے یاد آ گیا۔" ایلبرٹ نے ایک قہقہہ لگایا۔ "بہرحال میں نے روز کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لئے اپارٹمنٹ ہاؤس کی مینجر سے کہا تھا کہ وہ فون آپریٹر سے ان نمبروں کی ایک لسٹ تیار کرا دے جن سے روز نے بات کی ہو یا کسی نے اس سے بات کی ہو۔ میں دیکھتا ہوں' شاید اس نے یہ فہرست بنا لی ہو۔"

ایلبرٹ نے ریسیور اٹھا کر مینجر سے بات کی۔ چند منٹ تک اسے کچھ سمجھاتا رہا۔ پھر برانڈن کی طرف دیکھا۔

"میرا خیال ہے کہ ابھی تھوڑی دیر کے بعد میں تمہیں کوئی مفید اطلاع دے سکوں گا۔" وہ بولا۔ "مینجر نے مجھے ایک فون نمبر بتایا ہے جس پر وہ گذشتہ دنوں میں کئی بار بات کر چکی تھی... میں ابھی اپنے آفس کو فون کر کے پتہ چلاتا ہوں کہ یہ نمبر کس کا ہے۔"

ایلبرٹ نے ایک مرتبہ پھر ریسیور اٹھایا اور اس مرتبہ اپنے آفس سے بات کرتا رہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔" اس نے پلٹ کر برانڈن سے کہا۔ "یہ نمبر کسی مسز پارکر کا ہے جو کہ ولنگٹن اپارٹمنٹ میں رہتی ہے... پہلے یہاں کا معائنہ ختم کر لو' پھر ہم مسز پارکر کے پاس چلیں گے۔"

"یہاں تو اب کوئی خاص بات معلوم کرنے والی رہ نہیں گئی ہے۔" برانڈن نے جواب دیا۔

"تو پھر چلو..." ایلبرٹ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے

کہا۔

ولنگٹن اپارٹمنٹ زیادہ دور ثابت نہیں ہوا۔ وہ سب چند منٹ میں وہاں پہنچ گئے۔ ایلبرٹ نے دروازے پر دستک دی۔ جواب میں دروازہ تھوڑا سا کھلا... اور حفاظتی زنجیر کے پیچھے سے ایک جھریوں دار چہرے نے جھانکا۔

"مسز پارکر؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"ہاں... تم لوگ کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟"

"میں میڈلین کاؤنٹی کا ڈسٹرکٹ اٹارنی ڈگلس ہوں اور یہ شیرف برانڈن ہیں اور یہ صاحب مسٹر ایلبرٹ ہیں' جو کہ یہاں کے ڈپٹی شیرف ہیں۔"

"ہم لوگ تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں۔"

"وہ تو تم کر رہے ہو۔"

"میرا مطلب تھا... گھر کے اندر چل کر۔ ہمیں جو کچھ کہنا ہے وہ ذرا راز کی بات ہے۔"

"مجھے کسی راز جوئی کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہیں کہہ دو۔" مسز پارکر نے کہا۔

"بہت خوب۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "تو پھر بتاؤ کہ تم نے ایک پرائیویٹ جاسوس کی خدمات کیوں حاصل کی تھیں... اور آخری مرتبہ تم نے اسے کب دیکھا تھا؟"

"معاف کرنا... میں تمہاری صورت سے دھوکہ کھا گئی تھی... ڈسٹرکٹ اٹارنی اتنے نرم مزاج نہیں ہوا کرتے... آؤ اندر آ جاؤ۔"

Pakistanipoint.com

مسز پارکر نے حفاظتی زنجیر ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔

اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے ہوئے بیٹھنے کے کمرے میں آئی۔ مسز پارکر ساٹھ سال کی عمر رسیدہ اور غالباً جوڑوں کے درد کی مریضہ معلوم ہوتی تھی کہ لکڑی کے سہارے بمشکل چل پھر سکتی تھی۔ اس نے سب کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک آرام کرسی پر بیٹھ گئی۔

ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ تم نے روزمین نامی پرائیویٹ جاسوس عورت کو کیا کام سپرد کیا تھا؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔" مسز پارکر نے جواب دیا۔

"بدقسمتی سے کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہ ہمارا معاملہ بھی بن گیا ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"کیسے حالات؟"

"میرا خیال ہے کہ پہلے تم صرف ہمارے سوالات کے جواب دیتی جاؤ۔" ایلبرٹ نے درمیان میں دخل دیا۔ "اس کے بعد ہم بھی بتا دیں گے کہ ہم ایسے سوالات کیوں کر رہے ہیں اور کیا حالات ہیں۔"

"چنانچہ ہم سب سے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ تم نے روز کی خدمات کیوں حاصل کی تھیں؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"کون کہتا ہے؟" مسز پارکر نے ناگواری سے کہا۔ "اگر روز نے کچھ کہا ہے تو میں۔"

"نہیں... اس نے کچھ نہیں کہا ہے۔" ڈگلس نے بات کاٹی

"اگر میں نے کسی پرائیویٹ جاسوس کی خدمات حاصل کر لیں تو

اس میں برائی بھی کیا ہے... آخر پرائیویٹ جاسوس کس لئے ہوتے ہیں۔"

"میں نے یہ نہیں کہا کہ اس میں کوئی برائی ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "لیکن بعض وجوہات سے ہم لوگ روز فرمین کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کرنا چاہتے ہیں۔"

"کیسی وجوہات؟"

"پہلی وجہ تو یہ کہ روز مر چکی ہے۔"

"کیا..." مسز پارکر چونک پڑیں۔ "تم غلط بیانی تو نہیں کر رہے ہو؟"

"بالکل نہیں۔" ڈگلس نے کہا۔ "اسے قتل کر دیا گیا ہے۔"

"قاتل کون ہے؟"

"یہ ہی بات ہم معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"اچھا... پوچھو' کیا پوچھنا چاہتے ہو۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آخر مسز پارکر نے کہا۔

"یہ کہ تم نے کس مقصد سے اس کی خدمات حاصل کی تھیں؟"

"میں نے اسے اپنے بھائی کے سلسلہ میں تحقیقات کرنے کے لئے کہا تھا۔" مسز پارکر نے جواب دیا۔ "میرے بھائی کا انتقال ہو چکا ہے مگر اس کی موت کا جو سبب بیان کیا جاتا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں میرے بھائی کا نام کارل ایمرٹن تھا' جو مجھ سے عمر میں کافی چھوٹا تھا میرے شوہر کا بھی انتقال ہو چکا ہے اور کارل کی بیوی بھی مر چکی ہے ہم دونوں ایک دوسرے سے بیحد محبت کرتے تھے۔ بیوی کے مرنے

Pakistanipoint.com

کے بعد اس نے دوسری عورتوں میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ میں نے سمجھایا بھی کہ ایسی حماقت نہ کرے... یوں اس نے زندگی میں اپنی جگہ پیدا کرنے کے لئے کافی جدوجہد کی تھی... اپنی کوشش اور قابلیت سے بہت دولت پیدا کی تھی۔ لیکن یہ دولت اسے دل کی خوشی نہیں دے سکی جن کے پاس دولت ہوتی ہے' لوگ ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں... طرح طرح کے فریب دے کر دولت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جب تک اس کی بیوی زندہ رہی وہ محتاط رہا۔ صرف اپنے کاروبار سے دلچسپی رکھی مگر اس کے مرنے کے بعد اس نے ایک حد تک آوارہ گردی شروع کر دی اسے پوکر کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ وہ زندگی سے لطف اندوز ہونے کا خواہشمند تھا اور شاید یہ ہی خواہش اس کی موت بن گئی۔"

"اس کے کوئی بچہ وغیرہ ہے؟"

"نہیں... میرے علاوہ دنیا میں اس کا اور کوئی نہیں تھا۔"

"گویا اس کی موت کے بعد اب تم اس کی دولت کی وارث ہو۔"

"ہاں۔"

"اپنے بھائی کی موت کے بارے میں تم نے بتایا کہ تم مطمئن نہیں ہو' کیا اس کی وضاحت کرو گی؟"

"وہ ونڈرفٹ جا کر جوا وغیرہ کھیلا کرتا تھا۔" مسز پارکر نے جواب دیا۔ "اس کی موت بھی گھر میں نہیں ہوئی۔ مجھے اچانک اس کے مرنے کی اطلاع ملی۔ وہ اپنے ساتھ ٹریولرز چیک رکھتا تھا۔ میں نے

حالات معلوم کئے۔ چیکوں کے بارے میں پتہ چلا کہ اس نے مرنے سے ایک دو دن پہلے بڑی تعداد میں چیک کیش کرانا شروع کر دیئے تھے۔"

"کتنی رقم کے چیک؟"

"دس پندرہ ہزار ڈالر کے... مجھے صحیح تعداد نہیں معلوم۔"

"کیا وہ اپنے ساتھ اتنی ہی رقم کے چیک رکھا کرتا تھا؟"

"اس کی عادت تھی کہ بیس ہزار ڈالر کے ٹریولرز چیک ضرور پاس رکھتا تھا۔"

"تو تم نے یہ معلوم کرنے کے لئے روز کی خدمات حاصل کی تھیں کہ تمہارے بھائی نے اتنی رقم کہاں اور کیسے خرچ کی اور باقی چیکوں کا کیا ہوا۔"

"ہاں... مگر اس کے ساتھ میں نے اس سے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اس کی موت کے بارے میں بھی تحقیقات کرے کہ کن حالات میں واقع ہوئی تھی ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ دل کا دورہ پڑا تھا اور دل کی حرکت بند ہونے کی وجہ سے وہ مر گیا۔ یہ درست ہے کہ وہ نوجوان نہیں تھا۔ پچاس سال سے زیادہ عمر ہو گئی تھی۔ اس لئے دل بھی جوانوں کی طرح طاقتور نہیں ہو گا لیکن وہ اتنا کمزور بھی نہیں تھا کہ دل کا دورہ پڑنے لگے چنانچہ میں نے روز سے کہا تھا کہ وہ اس بارے میں بھی چیک کرے میں صرف اپنا اطمینان چاہتی تھی۔"

"اور کیا تمہیں اطمینان ہو گیا؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"روز نے اپنی جو رپورٹ بذریعہ ٹیلیگرام بھیجی تھی۔ اس سے تو یہ ہی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی مشکوک بات نہیں تھی۔" مسز پارکر نے

Pakistanipoint.com

جواب دیا۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھی... اپنے لکھنے کی میز تک گئی اور اس کی دراز کھول کر ٹیلیگرام کا لفافہ نکالا اور پھر اس لفافہ سے ایک کاغذ نکال کر ڈگلس کو دے دیا۔

"ڈگلس نے تار کے فارم پر ایک نظر ڈالی اور پھر بلند آواز سے پڑھنے لگا۔

"یہ تار کارونا سے منگل کی رات کو ساڑھے نو بجے کیا گیا تھا۔" اس نے بتایا۔ "لکھا ہے۔ مونٹانا میں تحقیقات ختم کر لی ہیں۔ مجھے کوئی بات غیر معمولی یا مشتبہ معلوم نہیں ہوتی... مرنے سے ایک رات پہلے وہ ایک کلب کے جوئے خانہ میں پندرہ ہزار ڈالر کی رقم ہار چکا تھا۔ پانچ ہزار گذشتہ ہفتہ ہارا تھا... پھر ایک لڑکی نے بھی اسے بیوقوف بنا کر اس سے پندرہ سو ڈالر قرض کے نام پر وصول کر لئے تھے۔

ان تمام باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ گذشتہ دنوں کافی ہیجان اور سنسنی خیز جذباتی زندگی گزار رہا تھا۔ غالباً" یہ ہی ہیجان اور جذباتیت دل کے حملے کا سبب بن گئے۔ آئندہ ایک دو دن میں مفصل رپورٹ پیش کروں گی۔ یہ ایک دو دن کی دیر بھی اس لئے ہو جائے گی کہ اتفاق سے میڈلین سٹی میں مجھے ایک فوری نوعیت کا کیس مل گیا ہے میرا خیال ہے کہ مجھے اس میں ایک دن سے زیادہ وقت لگے گا۔ اس سے فرصت پاتے ہی رپورٹ بھیج دوں گی۔

دستخط کنندہ------ روز فرمین

"کیا یہ ٹیلیگرم ہم رکھ سکتے ہیں؟" ڈگلس نے مسز پارکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھی بات ہے رکھ لو۔" مسز پارکر نے جواب دیا۔ "تم نے بتایا کہ روز قتل کر دی گئی ہے۔"

ہاں... اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں یہ تار بھیجنے کے دو گھنٹے کے اندر۔ شاید میڈلین سٹی جاتے ہوئے اس نے راستہ میں ٹیلیگرام دیا ہو گا۔"

"اور قاتل کے بارے میں ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا؟"

"نہیں... مگر ہم تحقیقات کر رہے ہیں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "تم نے روز کو اپنے بھائی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کام کب سے سپرد کیا تھا؟...

"تین چار ہفتے ہوئے ہوں گے۔"

مسز پارکر سے مزید کوئی بات معلوم ہونے کی امید نہیں تھی۔ اس لئے سب نے اس سے رخصت چاہی۔ ڈگلس اور برانڈن اپنی تحقیقات میں کامیاب ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں مگر سلویا کو اپنے اخبار کے لئے کافی مواد مل گیا تھا۔

☆

Pakistanipoint.com

میڈلین سٹی واپس جاتے ہوئے ڈگلس برابر فرمین کے قتل کے بارے میں غور کر رہا تھا۔

"برانڈن۔" اچانک ڈگلس نے کہا۔ "اس واردات کے سلسلہ میں ہمیں ایک عجیب صورت حال سے سابقہ پیش آ رہا ہے۔ اور یہ صورت حال اتفاقات سے کہیں زیادہ حادثات کی ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔" برانڈن نے جواب دیا۔

"سب سے پہلے ڈفین کے بارے میں سوچو۔ آخر وہ میڈلین سٹی کیوں آئی ہے۔"

"مجھے رہ رہ کر یہ خیال آ رہا ہے کہ ڈفین اس لئے میڈلین آئی تھی کہ اس کی سہیلی مسز کار نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ اس نے اے بی کار سے شادی کر لی ہے اور ڈفین اپنی سہیلی سے زیادہ مسٹر کار سے ملاقات کرنے کی خواہشمند تھی۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

برانڈن میڈلین سٹی میں روڈ پر پہنچنے تک خاموشی سے سوچتا رہا۔

"اب کیا کرنا ہے؟" اس نے ڈگلس سے پوچھا۔

"پہلے ہم تمہارے آفس چلیں گے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "وہاں سے السینڈو کے شیرف کو فون کریں گے۔ پھر خود وہاں جا کر معلوم کریں گے کہ جن سوالات کے جوابات ہمیں معلوم کرنا ہیں ان میں سے کوئی جواب فرینک بھی دے سکتا ہے یا نہیں۔"

انہوں نے اپنی کار آفس کی عمارت کے باہر روکی۔ سلویا اپنی کار میں ان کے پیچھے آ رہی تھی۔ اس کے پہنچنے پر تینوں ایک ساتھ عمارت میں داخل ہوئے۔

"یہ صاحب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" ڈپٹی شیرف نے ایک چھریرے قسم کے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

برانڈن نے رک کر نوجوان کی طرف دیکھا جو ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اب انہیں آتے دیکھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"ممکن ہے تم مجھے بھول گئے ہو شیرف۔ مگر میں اتنے برس گزرنے کے باوجود نہیں بھولا ہوں۔ میرا نام ہوریس لیناکس ہے۔"

"اوہ' ہاں..." برانڈن کو یاد آ گیا۔ "تم نے شکاگو میں اپنا دفتر کھول رکھا ہے' وہ ہی نا۔"

"ہاں... میں اس وقت تم سے تھوڑی سی مدد کی امید لے کر آیا ہوں۔"

"وہ کیا؟"

"تم نے میری منگیتر ڈورتھی کو حوالات میں بند کر رکھا ہے۔ میں اس سے ملنے کے لئے ہوائی جہاز سے پہنچا ہوں' اور اگرچہ مجھے معلوم ہے کہ اتنی رات گئے کسی قیدی سے ملنے کا کوئی وقت نہیں لیکن۔"

"لیکن میں ان مخصوص حالات کے پیش نظر تمہیں اس سے ملنے کی اجازت دے سکتا ہوں۔" برانڈن نے مسکراتے ہوئے بات کاٹی اور پھر اپنے نائب کی طرف دیکھا۔

"حوالات کی میٹرن کو فون کرو اور اس سے کہو کہ اسے رات

کے وقت پریشان کرنے پر ہمیں افسوس ہے' مگر مسٹر ہوریس کا ڈورتھی سے ملنا بے حد ضروری ہے۔"

"شکریہ شیرف۔" ہوریس نے بڑی ممنونیت سے سے کہا۔ "میں تمہاری اس مہربانی کو کبھی نہیں بھول سکوں گا۔ میں نے فون پر ڈورتھی سے وعدہ کیا تھا کہ میں فوراً پہنچ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میری آمد کے انتظار میں بے تابی سے جاگ رہی ہو گی... جب میں یہاں پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ جب تک تم واپس نہ آ جاؤ کچھ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ میں گھر چلا گیا۔ میں نے اپنی ماں سے بات کی مگر وہ ڈورتھی کے حق میں کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ اسٹیو پر ممی کے خیالات کا گہرا اثر ہے۔ یہ بات نہ ہوتی تو اسے معقول رویہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا جا سکتا تھا۔"

"میں اگرچہ پہلے کبھی تم سے نہیں ملی ہوں۔" اچانک سلویا نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔ "مگر میرا نام سلویا ہے اور میں اخبار کلیرون کی رپورٹر ہوں۔"

"اوہ..." ہوریس کے منہ سے نکلا۔ وہ دفعتاً کچھ محتاط نظر آنے لگا۔

"ہمارا مخالف اخبار دی بلیڈ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ ڈورتھی مجرم ہے۔ جبکہ مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہے۔" سلویا نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "اس لئے میں چاہتی ہوں کہ جب تم ڈورتھی سے ملاقات کر چکو تو اس کا انٹرویو لو۔ تاکہ عوام کے سامنے اس تصویر کا دوسرا رخ بھی آ جائے۔ اس وقت عام خیال یہ ہے کہ

تمہارے خاندان کے دوسرے افراد ڈورتھی کے حق میں نہیں ہیں۔ ان کے برخلاف تمہارے جذبات و احساسات بالکل مختلف ہیں۔ تم ڈورتھی کی بے گناہی میں یقین رکھتے ہو' یہ بات عوام کے نقطہ نظر سے ..."

"دراصل اس وقت صورت حال اتنی الجھی ہوئی ہے۔" ہوریس نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "کہ اگر میرے خاندان کے لوگ اسے پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہے ہیں تو ان میں ان کا زیادہ قصور نہیں ہے۔ پولیس چیف نے ان کے سامنے بات کچھ اس طرح پیش کی ہے کہ وہ اس کے علاوہ اور کچھ سوچ بھی نہیں سکتے۔"

سلویا نے آگے بڑھ کر ہوریس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال دیا۔

"جب تک ڈسٹرکٹ اٹارنی اور شیرف ڈورتھی سے تمہاری ملاقات کا انتظام کرنے میں مصروف ہیں۔ بہتر ہو گا کہ تھوڑی سی گفتگو تمہارے ساتھ کر لی جائے تاکہ میں عوام کے سامنے زیادہ صحیح طور پر صورت حال کی وضاحت کر سوں۔"

برانڈن سمجھ گیا کہ سلویا اس بہانہ ہوریس کا انٹرویو لینا چاہتی ہے چنانچہ اس نے ڈگلس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا اور آفس میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے اس نے الیسنڈو کے شیرف کو فون کیا۔

"ہیلو۔" اس نے سلسلہ قائم ہو جانے پر کہا۔ "میں میڈلین سٹی کا شیرف برانڈن بات کر رہا ہوں۔ تم نے ایک شخص فرینک گرینس کو گرفتار کر رکھا ہے۔ میں وہاں آ کر اس سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں...

کیا... کیا کہا۔"

وہ چند لمحہ تک دوسری طرف سے کی جانے والی گفتگو سنتا رہا۔

"اوہ... تب تو بات ہی ختم ہو جاتی ہے۔" وہ دوبارہ بولا۔ "تم نے اس شخص کا کیا نام بتایا... اوہ... اچھا شکریہ۔" اور یہ کہہ کر برانڈن نے ریسیور رکھ دیا۔

"کیا بات ہے؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"آج سہ پہر کو فرینک کے وکیل نے مقامی مجسٹریٹ سے اپنے موکل کے لئے تین ہزار ڈالر کی ضمانت منظور کرا لی ہے... اور ضمانت منظور ہونے پر تیس منٹ کے اندر اندر ملزم کے ایک دوست نے تین ہزار کے بانڈ پیش کر کے اسے جیل سے رہا کرا لیا۔"

"اس کا دوست کون تھا؟"

"اس کا دوست ایک ایسا شخص تھا جس کے بارے میں السینڈو کے شیرف کا کہنا ہے کہ اگرچہ ان دونوں نے اسے دکھانے کے لئے بڑے دوستانہ جذبات کا اظہار کیا۔ لیکن اسے یقین ہے کہ وہ پہلے ایک دوسرے سے کبھی نہیں ملے تھے۔ جیسے ہی فرینک کو آزاد کیا گیا۔ اس کے نام نہاد دوست نے اسے ایک کار میں بٹھایا اور کاؤنٹی سے باہر نکال لے گیا۔"

"اور وکیل صاحب جنہوں نے ضمانت منظور کرائی مسٹر اے بی کار ہوں گے؟" ڈگلس نے کہا۔

"ظاہر ہے۔"

"اب فرینک سے تو بات نہیں ہو سکتی... ذرا لارکن ہی کو فون

کر کے آلہ قتل کے بارے میں معلوم کیا جائے۔"

برانڈن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آپریٹر سے پولیس چیف کے دفتر سے رابطہ قائم کرنے اور پیغام دینے کی ہدایت کی کہ اگر قتل کی واردات کے سلسلے میں اس کے پاس کوئی شہادت یا ثبوت ہے تو فوراً اسے ساتھ لے کر شیرف سے آکر ملاقات کرے۔

☆

Pakistanipoint.com

"یہ آلہ قتل برآمد کرنے کا کیا قصہ ہے؟" برانڈن نے پوچھا۔
لارکن نے کرسی پر پہلو بدلا۔
"میں نے تم سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہو سکا۔" اس نے کہا۔
"چنانچہ تم نے دی بلیڈ کے رپورٹر سے رجوع کر کے پوری داستان اسے سنا دی۔" برانڈن طنزیہ لہجہ میں بولا۔
"میں نے نہیں۔ اتفاق سے خود ان کا ایک رپورٹر میرے پاس آ گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر اسے ٹالنے کی کوشش کروں گا تو ممکن ہے اخبار ہمارے محکمہ کے خلاف کچھ لکھ دے... بہرحال بات صرف اتنی ہے کہ جب میں نے ڈورتھی سے بات کی تو مجھے شبہ ہوا کہ وہ کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے بعد وہ ہوٹل میں منتقل ہو گئی اور جیسے ہی وہ کسی کام سے..."
"میں آلہ قتل کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔" برانڈن نے بات کاٹی۔
اسی طرف آ رہا ہوں۔" لارکن نے جواب دیا۔ "میں نے ڈورتھی کے کمرے کی تلاشی لی تو اس کے سوٹ کیس میں ایک ایسا

بلاوز ملا جس پر خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے... ڈاکٹر کارسن نے ٹیسٹ کے بعد بتایا کہ وہ انسانی خون ہے اور اس کا ٹائپ "اے" ہے۔"

"تم نے یہ اندازہ کس طرح لگایا کہ ایک عورت جو دوسری عورت کو قتل کر رہی ہے اس کے بلاؤز پر سامنے کی جانب خون کے دھبے آ سکتے ہیں؟"

"میں بہت عجلت میں کام کر رہا تھا اس لئے اس طرح ہر بات کا خیال نہیں رکھ سکتا تھا۔ جس طرح تم عدالت کے سامنے اپنا کیس پیش کرتے ہوئے رکھ سکتے ہو۔"

"تو کیا یہ بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ مقتولہ عورت کے خون کا ٹائپ "او" ہے' اس لئے بلاوز پر گرنے والا خون اس کا نہیں ہو سکتا۔" ڈگلس نے بڑے چبھتے ہوئے لہجہ میں پوچھا۔

"مجھے یہ بات نہیں معلوم تھی۔" لارکن نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"اچھا خیر۔ آگے بتاؤ؟"

"تم نے ابھی تک آلہ قتل کی برآمد کے سلسلہ میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔"

"جب مجھے' بلاؤز پر اور پھر کار کی اگلی سیٹ پر الٹے ہاتھ کے دروازے کے قریب کچھ اور خون نظر آیا تو میں یہ ہی سمجھا کہ میں صحیح سراغ پر چل رہا ہوں۔ چنانچہ میں ایک مرتبہ پھر مسز لیناکس کے گھر گیا... اس کمرے کی دوبارہ تلاشی لی جس میں ڈور تھی نے قیام کیا تھا۔

Pakistanipoint.com

جب وہاں کوئی چیز نہیں ملی تو میں اس جگہ آیا جہاں ڈوبر تھی کی کار کھڑی تھی۔ وہاں سیمنٹ کی پختہ روش کے دونوں طرف کیاریاں اور درخت لگے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کیاریوں اور درختوں کے پیچھے تلاش کرنا شروع کیا' اور آخر کار مجھے ایک جگہ وہ خنجر زمین میں گڑا ہوا نظر آ گیا۔

وہ اس طرح زمین میں گھسا ہوا تھا جیسے کسی نے اسے پھینکا ہو اور وہ پھل کی جانب سے زمین پر گرتے ہوئے اندر دھنس گیا ہو۔"

"اب وہ کہاں ہے؟" برانڈن نے سوال کیا

"وہ ڈاکٹر کارکن کے پاس ہے جو اس کے پھل پر موجود خون کے دھبوں کی چیکنگ کر رہے ہیں... دستہ وغیرہ تو صاف کر دیا گیا تھا اس لئے اس پر انگلیوں کے نشانات وغیرہ موجود نہیں تھے لیکن پھل صاف کرنے کے باوجود تھوڑا خون لگا رہ گیا تھا۔ خنجر بھی عجیب طرح کا ہے۔ اس کا پھل بہت باریک اور بالکل سیدھا اور لمبا ہے۔ دستہ پر سینگ کے چھلے بنا کر ایک دوسرے پر فٹ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے خنجر میکسیکو میں بنائے جاتے ہیں... یوں خنجر کے پھل پر ایک طرف تجوانا میکسیکو کے الفاظ بھی کندہ ہیں۔"

"تم نے اس جگہ کے فوٹو تو لئے ہوں گے جہاں خنجر زمین میں دھنسا ہوا پایا گیا تھا۔ تاکہ اس کے زمین میں گڑے ہونے کی پوزیشن اور زاویہ وغیرہ سے کچھ اور باتوں کا اندازہ لگایا جا سکے۔"

"وہاں اتنا اندھیرا تھا کہ فوٹو لینا ممکن نہیں تھا؟" لارکن نے کرس پر پہلو بدلا۔ "پھر میں اس کے پھل پر خون کے اور دستے پر

انگلیوں کے نشانات جلد از جلد معلوم کرنے کے خیال میں اتنا محو رہا کہ مجھے فوٹو لینے کا خیال ہی نہیں آیا۔"

"تم نے اس کی جگہ کو تو نشان زد کر دیا ہو گا؟"

"نہیں... میں نے جگہ پر کبھی کوئی نشان نہیں لگایا ہے۔ مگر میں ٹھیک ٹھیک بتا سکتا ہوں کہ وہ مجھے کہاں ملا تھا۔"

"اور کس پوزیشن یا کس زاویہ سے زمین میں گڑا ہوا تھا۔"

"ہاں۔ میں یہ بھی بتا سکتا ہوں۔"

"تو بتاؤ۔"

"وہ سڑک اور مکان کے برآمدے کے درمیان ملا تھا۔" لارکن نے جواب دیا۔ "جیسے ڈورتھی نے واپس آتے ہوئے کار کی کھڑکی سے ہاتھ باہر نکال کر اچھال دیا ہو۔"

"کونسی کھڑکی سے ہاتھ باہر نکال کر اچھال دیا ہو؟"

"ظاہر ہے اسی کھڑکی سے جس طرف خنجر ملا تھا۔" لارکن نے جواب دیا۔ "میرا مطلب ہے سیدھے ہاتھ کی کھڑکی سے۔"

"اس کا زاویہ کیا تھا۔"

"کچھ پیچھے کی جانب جھکا ہوا۔ یعنی سڑک کی سمت میں۔" لارکن نے یہ کہتے ہوئے اپنی انگلی سے خنجر کا زاویہ بنا کر بھی دکھایا۔ برانڈن نے غور سے اس کی انگلی کو دیکھا۔ لارکن نے اس کی نظروں کو محسوس کرتے ہوئے زاویہ میں تھوڑی تبدیلی کر دی۔

"تم نے کہا کہ خنجر سیدھے ہاتھ والی کھڑکی کی جانب تھا۔"

"ہاں۔"

Pakistanipoint.com

"اس صورت میں اس کا جھکاؤ سڑک کی طرف نہیں بلکہ روش کی جانب ہونا چاہیے۔" ڈگلس نے کہا۔ "پھر ذرا یہ بھی بتاؤ کہ ایک لیفٹ ہینڈ ڈرائیور کار میں جیسی کہ ڈورتھی کی تھی۔ کوئی شخص الٹے ہاتھ کی طرف بیٹھے کار چلاتے ہوئے سیدھے ہاتھ کی کھڑکی سے کوئی چیز کیسے پھینک سکتا ہے اور وہ بھی اس پوزیشن سے جس میں تم بتا رہے ہو۔ اگر ایسی کوشش کی بھی جائے تو لازمی بات ہے کہ زمین میں گھستے ہوئے خنجر کے دستہ کا رخ کار کی جانب ہو گا۔"

"ممکن ہے کسی پودے کی شاخ وغیرہ سے ٹکرا کر اس کا رخ بدل گیا ہو۔" لارکن نے توجیہہ پیش کی۔" مجھے یقین ہے کہ اگر ہم تجوانا جا کر جہاں سے وہ خنجر خریدا گیا تھا' ڈورتھی کا فوٹو دوکانداروں کو دکھائیں تو کوئی نہ کوئی اس کے ہاتھ خنجر فروخت کرنا ضرور تسلیم کر لے گا' اس طرح ہم آلہ قتل کا اس کے قبضہ میں ہونا ثابت کر دیں گے جس کے بعد اس کے مجرم ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا۔"

"اور اگر کوئی ایسا گواہ نہ مل سکا تب۔" ڈگلس نے پوچھا۔

"میں کوئی وکیل نہیں ہوں اور نہ مجھے یہ کیس عدالت میں پیش کرنا ہے جو ایسے سوالات کا جواب دے سکوں یا یہ بتا سکوں کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں... مگر مجھے یقین ہے کہ ڈورتھی کے خلاف مکمل کیس موجود ہے۔"

"پھر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جبکہ تمہارے ذہن میں بات تازہ ہے تم نے زمین میں جس طرح اس خنجر کو پایا تھا اس کی ایک تصویر بنا دو۔" ڈگلس نے کہا۔ لارکن نے ایک کاغذ پر بھدا سا

خاکہ بنا دیا۔ مگر اس میں خنجر زمین میں گھسے ہونے کا جو زاویہ بنایا اس کے مطابق اس کا رخ اب مکان کی طرف گویا روش کے تقریباً" متوازی دکھایا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ خنجر کی شکل یوں تھی۔" اس نے کہا۔

"لیکن ابھی چند لمحہ پہلے تو تم اس کا رخ سڑک کی جانب بتا رہے تھے۔" ڈگلس نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب غور کرنے پر یاد آیا کہ اس کا رخ مکان کی جانب تھا بالکل اس طرح جیسے کسی نے کار کے داہنے ہاتھ والی کھڑکی سے زمین پر اچھال دیا ہو۔" لارکن نے جواب دیا۔

"بہت خوب ... اب اس پر اپنے دستخط کر دو۔ اور آج کی تاریخ بھی ڈل دو۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ لارکن نے ایسا ہی کیا۔

☆

دوپہر کے وقت سلویا شیرف کے آفس پہنچی۔ ڈگلس بھی وہاں موجود تھا۔

"تم نے ہورلیس اور ڈورتھی کا انٹرویو تو خوب چھاپا ہے۔" ڈگلس نے تعریف کی۔

"شکریہ۔ مگر اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے۔ ان دونوں کی باتیں ہی کچھ متاثر کن تھیں۔" سلویا نے جواب دیا۔ "ہورلیس نے بالکل کسی مثالی محبت کرنے والے انسان کی طرح اپنا کردار پیش کیا ہے۔ اس نے ہر خاندانی عصبیت سے بالاتر ہو کر ڈورتھی کا ساتھ دینے اور اسے ہر ممکن مدد پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میں نے

ان دونوں کے جذباتی ردعمل اور باہمی گفتگو کے جو اقتباسات اخبار میں دیئے ہیں ان سے ہر پڑھنے والا متاثر ہوا ہو گا۔"

"دی بلیڈ اور مسٹر کار جو چالبازیاں کر رہے ہیں' کلیرون نے اس کا بہت مناسب توڑ پیش کیا ہے۔" برانڈن نے بھی تعریف کی۔

"ارے ہاں... یہ مسٹر کار آجکل کیا کر رہے ہیں؟"

"سردست تو اس نے تین ہزار ڈالر کے شیورٹی بانڈز پر ضمانت دے کر فرینک کو آزاد کرا لیا ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"تم نے ایک نئی خبر سنی؟" سلویا بولی۔ "اخبار دی بلیڈ شہریوں کا ایک جلسہ بلا رہا ہے۔ آج دو بجے سہ پہر کوسٹی ہال میں۔ اس کی کوشش ہے شہریوں کے نام پر اپنے آدمی جمع کر کے ان سے اس نوعیت کی قرارداد منظور کرا لے کہ موجودہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کو نااہلیت کی وجہ سے موجودہ کیس سے دست بردار کر دیا جائے۔"

"اگر اس جلسہ میں خود جا کر اپنا نقطہ نظر پیش کروں تب۔" ڈگلس نے کہا۔

"وہاں تمہاری سنے گا کون... وہ سب دی بلیڈ کے آدمی ہوں گے جو مخالفت برائے مخالفت کا فیصلہ کر کے جلسہ میں شامل ہوں گے۔"

اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی... برانڈن نے ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو۔" اس نے کہا کچھ سنتا رہا پھر ایک دم بولا۔ "ایک منٹ ذرا پھر سے بتاؤ کیا کہہ رہے ہو... اور تمہاری اطلاع کے مطابق وہ کوئی بات نہیں کر رہا ہے... ہولڈ آن کرو۔"

"ایک نئی خبر۔" اس نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر ڈگلس سے

کہا۔ "فرینک السینڈو کی جیل میں واپس آ گیا ہے۔"

"کیا ہوا؟" ڈگلس نے حیرت سے پوچھا۔

"کچھ پتہ نہیں۔ شیورٹی کمپنی جس نے بانڈ پیش کیا تھا۔ اس کا ایک نمائندہ فرینک کو واپس جیل میں پہنچا گیا کہ سردست اس کی کمپنی ضمانت کی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتی۔"

"چلو پھر اٹھو... ہم ابھی السینڈو جائیں گے۔" ڈگلس نے کہا اور سلویا سے پوچھا۔ "تم چل رہی ہو۔"

"نہیں۔ میری ضرورت یہاں زیادہ ہے۔" سلویا نے جواب دیا۔ "میں کوشش کر رہی ہوں کہ اس جلسہ میں صرف دی بلیڈ کے آدمی ہی جمع نہ ہوں بلکہ کچھ عام پبلک کے اور کچھ ہمارے ہمدرد بھی وہاں پہنچ جائیں' پھر میں ہوریس کو بھی لے جانے کا ارادہ کر رہی ہوں۔"

"ہوریس کو۔" ڈگلس مسکرایا۔ "پھر تو میرا خیال ہے کہ جلسہ میں کوئی ایسی کارروائی ہو گی جسے دی بلیڈ شائع کرنے کا حوصلہ ہی نہیں کر سکے گا۔"

☆

السینڈ کے شیرف نے برانڈن اور ڈگلس کا استقبال کیا۔

"ہم اس شخص فرینک کو سیدھا آدمی خیال کر رہے تھے۔" اس نے بتایا۔ "مگر یہ عین ممکن ہے کہ وہ اس سادگی کے پردے میں کوئی چالاکی کر رہا ہو۔"

"کیا مطلب؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"جو شخص فرینک کا دوست بن کر ضمانت دینے آیا تھا میرے

Pakistanipoint.com

خیال میں اس کے لئے بالکل اجنبی تھا' لیکن وہ دونوں بڑے گہرے دوستوں کی طرح ملے۔"

"اس کا نام کیا تھا؟"

"نام تھا رینڈلس اور پیشے کے اعتبار سے وہ اسٹیٹ ایجنٹ تھا۔" شیرف نے جواب دیا۔ "ضمانت کے لئے اس نے جو شیورٹی بانڈ پیش کیا تھا' وہ بھی ہر طرح درست تھا۔ چنانچہ ہم نے فرینک کو رہا کر دیا۔ لیکن آج صبح رینڈلس اسے ساتھ لے کر واپس آ گیا۔ کہنے لگا کہ شیورٹی بانڈ کے سلسلہ میں کمپنی اپنا بانڈ واپس لینا چاہتی ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں رینڈلس نے جو دستاویزات پیش کر کے کمپنی سے بانڈ لیا ہو گا' کمپنی نے بعد میں ان دستاویزات میں کوئی نقص پایا ہو گا' کہ اپنے بانڈ کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ چنانچہ ہم نے فرینک کو دوبارہ بند کر دیا۔ رینڈلس یہ کہہ کر گیا تھا کہ وہ دوسری ضمانت کا انتظام کرنے جا رہا تھا مگر اس وقت کا گیا ہوا ابھی تک تو لوٹا نہیں ہے۔"

"اچھا آؤ۔ ذرا ایک نظر فرینک کو بھی دیکھ لیں۔" برانڈن نے کہا۔

وہ ملاقات کے کمرے میں پہنچے۔ فرینک چوبیس پچیس سال کا دبلا پتلا نوجوان تھا۔ صورت شکل بھی معمولی تھی۔ السینڈو کے شیرف نے سب کا تعارف کرایا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ کسی نے تمہاری ضمانت کرائی ہے اور بعد میں واپس لے لی۔" ڈگلس نے گفتگو کی ابتداء کی۔ "تمہیں اس کی وجہ معلوم ہے؟"

"نہیں۔" فرینک نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔
"کل رات تم کس وقت رہا ہوئے تھے؟"
"مجھے وقت معلوم نہیں، مگر کافی رات گزر چکی تھی۔"
"پھر تم نے رات کہاں بسر کی؟"
"ایک موٹل میں۔"
"وہ موٹل کہاں ہے؟"
"مجھے نہیں معلوم۔"
"تمہیں وہاں پہنچنے میں کتنی دیر لگی تھی؟"
"پتہ نہیں۔"
"وہاں موٹل میں تم نے کسی سے ملاقات کی تھی؟"
"ہاں۔" فرینک نے جواب دیا۔ "اپنے وکیل سے۔"
"کوئی اور بھی تھا؟"
"اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"
"پھر رات بھر تم موٹل میں رہے اور صبح ہوتے ہی تمہیں دوبارہ جیل واپس بھیج دیا گیا۔"
"غالباً" بانڈ میں کوئی غلطی رہ گئی تھی۔ کیا، یہ مجھے معلوم نہیں۔"
"یہ تمہیں کس نے بتایا تھا؟"
"میرے وکیل نے۔"
"تمہارے وکیل کا نام مسٹر اے بی کار ہے۔"
"جی ہاں۔"

Pakistanipoint.com

"تمہیں یہ بات عجیب نہیں معلوم ہو گی کہ پہلے تمہاری ضمانت دی ہے اور پھر واپس لے لی جاتی ہے؟"

"مجھے اس سے کچھ مایوسی ضرور ہوئی مگر میں کیا کر سکتا تھا۔"

"اب میں تم سے اس ایکسیڈنٹ کے بارے میں چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ تم چاہو تو بیشک جواب دینے سے انکار کر سکتے ہو۔" ڈگلس نے کہا۔

"مجھے اس بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم۔ وہ حادثہ مجھ سے نہیں ہوا تھا۔"

"لیکن تمہاری کار کی ہیڈ لائٹ کا شیشہ حادثہ کے مقام پر پایا گیا ہے۔"

"پولیس یہی کہتی ہے' مگر جہاں تک مجھے یاد ہے کہ جب میں میڈلین سٹی پہنچا تھا تو دونوں ہیڈ لائٹس ٹھیک کام کر رہی تھیں۔"

"تمہارے ساتھ کوئی لڑکی بھی تھی؟"

"ہاں۔ اس کا نام ڈفین آرکولا ہے' میں نے اسے یوما سے اپنی کار میں لفٹ دی تھی۔"

"آج تمہیں اس کا نام کیسے معلوم ہو گیا' جبکہ پہلے تمہارا بیان تھا کہ تم اسے نہیں جانتے؟"

"میں نے کل رات اخبار دی بلیڈ میں دیکھا تھا۔" فرینک نے جواب دیا۔

"تم نے کل بیان دیا تھا کہ تم میڈلین سٹی اس لئے رکے تھے کہ تمہیں نیند بہت ستا رہی تھی۔" ڈگلس نے پوچھا۔ "کیا یہ ممکن نہیں کہ

نیند کے خمار میں تم نے اس سائیکل سوار کو ٹکر مار دی ہو اور اب تمہیں یاد نہ آ رہا ہو۔"

"میں اس قدر نیند میں نہیں تھا۔ اس کے علاوہ ڈفین میرے ساتھ تھی۔ اگر کوئی ایسی بات ہوتی' تو وہ ضرور بتاتی۔"

"اچھا۔ اب کل رات کے واقعہ کی طرف آ جاؤ۔ تم لوگ ایک موٹل میں ٹھہرے تھے۔" ڈگلس نے سوال کیا۔ "کیا کوئی اچھا موٹل تھا؟"

"بہت شاندار۔"

"رینڈلس بھی تمہارے ساتھ ٹھہرا تھا؟"

"میں نے یہ کب کہا؟" فرینک نے جواب دیا۔ "وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔"

"تمہیں جیل پہنچانے کے لئے؟"

"میں نے بتایا نا کہ بانڈ میں کوئی غلطی رہ گئی تھی۔ اب وہ کوئی دوسرا انتظام کرنے گیا ہے۔"

"دیکھو مسٹر۔ ہمیں معلوم ہے کہ کل رات تمہاری اپنے وکیل سے ملاقات ہوئی تھی' اس موقع پر اور کون موجود تھا؟"

"آپ لوگ جا کر میرے وکیل سے بات کریں' میں پہلے ہی بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔" فرینک نے کہا۔

"اچھی بات ہے اگر تم یہ طرز عمل اختیار کرنا چاہتے ہو تو یہ ہی سہی۔" ڈگلس نے برانڈن کی طرف دیکھا۔ "آؤ چلیں۔"

جیل سے باہر آ کر برانڈن نے ڈگلس سے پوچھا۔

Pakistanipoint.com

"فرینک کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ وہ جھوٹ بولنا پسند نہیں کرتا۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"جب بھی اس سے گذشتہ رات کے بارے میں کوئی سوال کرتا تھا۔ وہ نظریں چرانے لگتا تھا۔ اپنی طرف سے وہ کوشش کر رہا تھا کہ جہاں تک بھی ہو سکے وہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے سوالات کا جواب دیتا رہے۔"

"بہرحال یہ بات بڑی عجیب ہے کہ پہلے اسے آزاد کر دیا گیا اور پھر دوبارہ جیل واپس بھیج دیا گیا۔" برانڈن نے سوچتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ ایسا کرنے میں ان کا ضرور کوئی خاص مقصد ہو گا۔"

"ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔" ڈگلس نے کہا۔ "فرینک اس علاقے کے لئے اجنبی تھا۔ پھر اسے اے بی کار کے بارے میں کیسے معلوم ہوا اسے کس نے ایک مشہور اور مہنگے وکیل کی خدمات حاصل کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کار' فرینک جیسے نوجوان سے اپنی فیس وصول کرنے کی توقع نہیں کر سکتا تھا' چنانچہ وہ روپیہ کے لالچ میں اس کی پیروی پر آمادہ نہیں ہوا ہے' بلکہ اس کی وکالت کر کے وہ کوئی اور ہی مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فرینک کو کسی اور معاملے میں استعمال کرنا چاہتا ہو۔"

"تمہارا مطلب ہے' کسی گواہ کی حیثیت سے۔" برانڈن نے پوچھا۔ ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

برانڈن نے کار اسٹارٹ کی۔

"ایک منٹ ٹھہرنا میرے ذہن میں ایک نیا خیال پیدا ہوا ہے۔" ڈگلس نے اچانک کہا۔

"وہ کیا؟" برانڈن نے پوچھا۔

"کل رات جب ہماری ہوریس سے گفتگو ہوئی تھی' تو اس نے یہ بتایا تھا کہ وہ اپنی ماں اور بھائی سے مل چکا ہے لیکن اس نے اپنی بہن مونا کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ مونا سے ملا ہوتا تو ضرور اس کا حوالہ بھی دیتا۔ ہو سکتا ہے کہ مونا اس وقت گھر پر موجود نہ ہو۔ یہ وہ ہی وقت تھا جس وقت فرینک کو جیل سے ضمانت پر رہا کرا کے ہوٹل لے جایا گیا تھا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ اے بی کار اور فرینک کی ملاقات کے وقت وہاں مونا بھی موجود تھی۔" برانڈن نے حیرت سے کہا۔ "لیکن فرینک کا مونا سے کیا تعلق۔ آخر مونا اس سے ملنے کیوں گئی ہو گی۔"

"ممکن ہے' اس سوال کا جواب ہی آخرکار اس واردات کا بنیادی حل ثابت ہو۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "ظاہر ہے کہ فرینک اتنا مالدار نہیں کہ وہ اے بی کار جیسے وکیل کی فیس ادا کر سکے۔ لیکن کار اس کی وکالت کر رہا ہے اور وہ ایسا آدمی نہیں کہ جو اپنے مطلب کے بغیر کسی کے کام آئے۔ ممکن ہے فرینک سے کوئی ایسا کام لیا جا رہا ہو جو اے بی کار کو کسی دوسرے موکل سے روپیہ اینٹھنے میں مدد دے۔"

"پھر بھی مونا کا فرینک سے کیا تعلق۔ کہیں وہ۔"

"نتائج اخذ کرنے میں جلد بازی سے کام مت لو۔" ڈگلس نے بات کاٹی۔ "میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کل رات کوئی خاص بات

فرینک سے کہی گئی ہے اسے کسی ایسی ہستی سے ملایا گیا ہے جس کا نام لینے کی وہ ہمت نہیں کر سکتا بہتر ہو گا کہ ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ اس کیس سے متعلق خاص خاص لوگ کل رات کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے۔"

☆

ہوریس شیرف برانڈن کے دفتر میں داخل ہوا۔ اس کا چہرہ پریشان اور اترا ہوا تھا۔

"کیا تم نے مجھے بلایا ہے؟" اس نے برانڈن سے پوچھا۔

"ہاں۔ میں اور ڈگلس تم سے کچھ مزید گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔"

"کس سلسلہ میں؟" ہوریس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری بہن مونا کے بارے میں۔" برانڈن نے جواب دیا۔ "ڈورتھی کا بیان ہے کہ کوئی اس کی کار لے گیا تھا۔ تمہاری ممی کا خیال ہے کہ یہ بات ڈورتھی نے اپنا جرم چھپانے کے لئے گھڑی ہے۔ لیکن ہم بھی جانتے ہیں اور تم بھی کہ کوئی اس کی کار لے ضرور گیا تھا۔ ذرا سوچ کر بتاؤ کیا وہ مونا ہو سکتی ہے؟"

"نہیں۔"

"کیوں؟"

"میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ مونا پراسرار لڑکی ضرور ہے۔ لیکن وہ ڈورتھی کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹ نہیں بول سکتی۔ اگر اس نے کار لی ہوتی تو بتا ضرور دیتی۔"

"کل رات اس سے تمہاری ملاقات ہوئی تھی؟" ڈگلس نے

پوچھا۔

"نہیں میری ملاقات آج صبح اس سے ہوئی ہے۔"

"کل جب تم آئے تو کیا وہ سونے جا چکی تھی۔" برانڈن نے سوال کیا۔

"وہ اپنی ایک عزیز سہیلی سے ملنے گئی تھی' جو سانٹا باربرا میں گئی ہے غالباً" اس لئے کہ اخبار میں ہونے والی پبلسٹی کو پسند نہیں کرتی۔"

"یہ سہیلی کون ہے؟"

"مسز جورڈن۔ شادی سے پہلے وہ اور مونا بہت گہری دوست رہ چکی تھیں۔"

"تم نے مونا کے گھر واپس آنے کے بعد تو گفتگو کی ہو گی۔"

"ہاں... وہ ڈورتھی کو بہت پسند کرتی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ واقعات خواہ کچھ بھی ہوں مگر ڈورتھی بے گناہ ہے۔"

"اور تمہارے خیال میں ڈورتھی کی کار لے جانے والی وہ نہیں ہو سکتی۔"

"نہیں... میرا خیال ہے کہ کار لے جانے والا کوئی گھر کا ملازم ہے۔ میں مکمل تحقیقات ہونے تک انہیں بے قصور ماننے کے لئے تیار نہیں' ویسے ایک اور بات بھی ہو سکتی ہے۔"

"وہ کیا؟" برانڈن نے جلدی سے پوچھا۔ ہوریس جواب دیتے ہوئے ہچکچایا۔ پھر نفی میں سر کو جنبش دی۔

"میں اس سلسلہ میں کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔" وہ بولا۔

برانڈن نے ڈگلس کی طرف دیکھا۔

PakistaniPoint.com

اچھی بات ہے ہوریس۔" آخر اس نے کہا۔ "اس گفتگو کے لئے شکریہ۔ میں چند باتیں کرنا چاہتا تھا۔"

"کیس کے سلسلہ میں تمہاری تحقیقات کہاں تک پہنچی؟" ہوریس نے پوچھا۔

"کئی باتیں سامنے آئی ہیں مگر ابھی کوئی ایسی چیز معلوم نہیں ہوئی ہے جسے فیصلہ کن قرار دیا جا سکے... بہرحال ہم تحقیقات کر رہے ہیں۔"

"اگر کوئی خاص بات معلوم ہو تو مجھے بتاؤ گے؟"

"ضرور--- کیوں نہیں۔" برانڈن نے جواب دیا۔

ہوریس کے جانے کے بعد برانڈن نے ٹیلیفون ڈائریکٹری میں سانٹا باربرا میں مسز جورڈن کا نام تلاش کیا۔ اس کا فون نمبر دیکھا اور آپریٹر سے کہہ کر نمبر ملانے کے لئے کہا۔ چند لمحہ بعد ہی ایک زنانہ آواز دوسری جانب سے ابھری۔ برانڈن نے اپنا تعارف کرایا اور پھر مونا کے بارے میں پوچھا کہ اس سے آخری مرتبہ کب ملاقات ہوئی تھی۔ کچھ دیر تک باتیں کرتا رہا پھر رسیور رکھ کر ڈگلس کی طرف دیکھا۔

"مسز جورڈن کہتی ہیں کہ کل رات مونا اس کے گھر آئی تھی' وہ بہت پریشان تھی۔ اسے ڈورتھی کی گرفتاری کا بہت افسوس تھا۔ کہہ رہی تھی کہ یہ حادثہ اس کے بھائی کی زندگی برباد کر دے گا۔ وہ دونوں کافی رات گئے تک ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہیں۔"

"بظاہر یہ کوئی عجیب بات نہیں معلوم ہوتی کہ وہ اپنی ذہنی پریشانی

کی حالت میں اپنی سہیلی سے ملنے جائے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

"مگر میرا دل برابر یہ ہی کہہ رہا ہے کہ حالات اس سے کہیں زیادہ گہرے ہیں جتنے بظاہر محسوس ہو رہے ہیں۔"

"مگر ہم تو صرف یہ ہی چیک کر رہے تھے کہ وہ کل رات فرینک اور اے بی کار کے ساتھ تھی یا نہیں۔" برانڈن نے کہا۔

"کیا یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ مونا حقیقت میں کار کے ساتھ ہو اور یہ سہیلی کے پاس جانے کی داستان اصل حقیقت کو چھپانے کے لئے گھڑی گئی ہو اور مسز جوردن محض اپنی سہیلی کی مدد کے خیال سے جھوٹ بول رہی ہو۔"

"لیکن اسے ان دونوں کے ساتھ اپنی موجودگی چھپانے کی کیا ضرورت تھی۔"

"مجھے نہیں معلوم۔" ڈگلس نے سوچتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ وہ زیورات کی چوری گھر ہی کے کسی فرد کی حرکت ہے اور مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ واقعات اسی طرح پیش آئے ہیں جس طرح مونا نے بیان کئے تھے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مونا جھوٹ بول رہی ہے' تو کیوں... آخر وہ کسے بچانا چاہتی ہے؟"

"برانڈن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بھی کچھ سوچ رہا تھا۔

"اگر مونا کوئی خاص بات چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔" ڈگلس نے پھر کہا۔ "اور اگر اس کے اور اے بی کار کے درمیان کوئی کھچڑی پک رہی ہے تو یقیناً" کار نے اسے زبان بند رکھنے کی تاکید کر دی ہو گی۔ لیکن فرض کرو کہ ہم اسے کسی دوسری ہی بات کا بہانہ کر

Pakistanipoint.com

کے یہاں بلائیں' اور پھر ہوشیاری سے سرسری انداز میں کل رات کے بارے میں سوالات پوچھنا شروع کر دیں تو ممکن ہے کہ بے خبری میں نادانستہ طور پر اس کے منہ سے حقیقت کا اظہار ہو جائے۔"

"یہ کام اگر کرنا بھی پڑا تو بڑی ذہانت سے کرنا ہو گا ہم اسے یا اس کے خاندان کو یہ سمجھنے کا موقع نہیں دے سکتے کہ ہم مونا پر شک کر رہے ہیں۔ مسز لیناکس بڑی بااثر عورت ہے۔ یہاں کے حلقوں میں اس کا خاصا اثر و رسوخ ہے ذرا سی بھی غلطی ہمارے لئے انتہائی پریشانیاں پیدا کر سکتی ہے۔ خاص طور سے ایسی صورت میں جبکہ اخبار دی بلیڈ پہلے ہی ہمارا دشمن بنا ہوا ہے۔"

"اگر مونا زیورات کی چوری کے سلسلہ میں کسی کا تحفظ کر رہی ہے اور فرض کرو کہ ہم زیورات برآمد کر لیتے ہیں تو کیا یہ بات اسے ساری بات سچ سچ' بیان کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔"

"ممکن ہے۔" برانڈن نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس وہ خاکے تو موجود ہوں گے' جو مونا نے چوری شدہ زیورات کے بنا کر بھیجے تھے۔" ڈگلس نے پوچھا۔ برانڈن نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بورڈیگا جیولرز کے مالک مسٹر بورڈیگا کے پاس پرانے اور قدیمی زیورات کافی تعداد میں موجود ہیں۔" ڈگلس نے پھر کہا۔ "ممکن ہے اس کے پاس کچھ ایسے زیورات بھی ہوں جو مونا کے زیورات سے ملتے جلتے ہوں۔ فرض کرو کہ ہم اس سے جا کر ملیں۔ اور اسے تعاون پر آمادہ کر کے چند ایسے زیورات عاریتاً" مانگ لائیں۔ پھر مونا کو اطلاع

دیں کہ ہم نے اس کے زیورات برآمد کر لئے ہیں۔ اسے یہاں بلائیں۔ زیورات پر ایک نظر ڈالنے کا موقع دیں۔ صرف ایک نظر... تاکہ وہ انہیں شناخت تو نہ کر سکے، لیکن اسے یہ یقین ہو جائے کہ ہم نے زیورات سچ مچ برآمد کر لئے ہیں اور پھر ہم اس کی طرف مشتبہ نظروں سے دیکھیں تو کیا یہ تمام باتیں مل کر اس کے منہ سے سچی بات اگلوا لیں گی۔"

"یہ تو میں نہیں جانتا۔" برانڈن بولا۔ "مگر بظاہر اس ترکیب کو آزمانے میں کوئی حرج بھی نہیں معلوم ہوتا۔"

ڈگلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ آپریٹر سے مسز لیناکس کا نمبر ملانے کی تاکید کی۔ پھر جب کنکشن ملنے پر مسز لیناکس نے جواب دیا تو ان سے مونا کو بلانے کے لئے کہا مسز لیناکس نے جواب دیا کہ مونا اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہے اور وہ اسے پریشان کرنا نہیں چاہتیں۔ کوئی اور بات ہو تو انہیں بتا دی جائے۔

"دراصل ہمیں امید ہے کہ ہم ایک گھنٹے کے اندر چوری شدہ زیورات برآمد کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔" ڈگلس نے کہا۔ "سردست، ہم اس معاملے کو بعض وجوہات سے خفیہ رکھنا چاہتے ہیں اور زیورات لے کر آپ کے گھر نہیں آ سکتے۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ آپ ایک گھنٹے میں مونا کو یہاں بھیج دیں تاکہ وہ ایک نظر زیورات کو دیکھ کر شناخت کر لے۔"

"ایک گھنٹے میں۔" مسز لیناکس نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہ تنہا آئے اور کسی کو یہ بھی

PakistanPoint.com

معلوم نہیں ہونا چاہیے' کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔"

"اچھی بات ہے۔" مسز لیناکس نے جواب دیا۔ "مونا ایک گھنٹے میں شیرف کے آفس پہنچ جائے گی۔ میں زیورات کی بازیابی کے سلسلہ میں تمہاری کوششوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور امید کرتی ہوں کہ اس کمبخت نے تمہیں اپنی باتوں سے اتنا متاثر نہیں کر لیا ہو گا کہ تم بھی اسے بے گناہ خیال کرنے لگو۔"

"اس کمبخت نے۔" ڈگلس نے حیرت سے دہرایا۔

"ہاں... اسی کمبخت ڈورتھی کی بچی نے۔" مسز لیناکس نے بتایا۔ "اس نے میرے بیٹے پر تو جیسے جادو کر دیا ہے۔ وہ اس کی حمایت میں اپنے خاندان کی بدنامی اور رسوائی کی بھی پرواہ نہیں کر رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ واقعی مونا کے زیورات ہیں' تو تم نے لازمی ڈورتھی کے قبضے یا اس کی نشاندہی سے برآمد کئے ہوں گے۔ اور اگر کہیں اور سے برآمد کئے ہیں تو پھر وہ مونا کے زیورات نہیں ہو سکتے۔ وہ لڑکی ہماری تمام پریشانیوں کی جڑ ہے۔"

ڈگلس نے رسیور رکھ کر برانڈن کی طرف دیکھا۔

"ہم نے اپنی کشتیاں جلا دی ہیں برانڈن۔" وہ بولا۔ "ذرا وہ زیورات کے خاکے مجھے لا دو۔ میں بورڈیگا سے ملنے جا رہا ہوں۔ کاش اس کے پاس اس سے ملتے جلتے زیورات مل جائیں۔ کیا کیا چیزیں تھیں۔ چند جوڑی بندے اور آویزے۔ ایک بروچ اور ایک دست بند۔"

"اس وقت دو بجے ہیں۔" برانڈن نے اپنی گھڑی دیکھی۔

"تمہیں یقین ہے کہ تم ایک گھنٹے میں زیورات لے کر واپس آ جاؤ گے؟"

"فکر مت کرو۔ میں پہنچ جاؤں گا۔" ڈگلس نے اطمینان دلایا۔ برانڈن اٹھ کر الماری سے خاکے نکالنے لگا۔

☆

ڈگلس نے زیورات برانڈن کی میز پر رکھ دیئے۔ گھڑی دیکھی۔

"ابھی چند منٹ باقی ہیں' امید ہے کہ مونا وقت کی پابندی کے ساتھ پہنچ جائے گی۔"

"یہ زیورات تو بڑی حد تک ان خاکوں سے مل رہے ہیں۔" برانڈن نے حیرت سے کہا۔ "کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ وہ ہی زیورات ہوں۔"

"نہیں یہ وہ زیورات نہیں ہیں اور نہ بالکل خاکوں سے مل رہے ہیں۔ تھوڑا فرق ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "بات یہ ہے کہ ایک خاص زمانے میں بننے والے زیورات اپنے ڈیزائن کے اعتبار سے کم و بیش ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ غنیمت ہے کہ مجھے مونا کے زیورات سے..."

اسی لمحہ دروازہ کھلا اور سلویا اندر داخل ہوئی۔

"کوئی تازہ خبر۔" اس نے پوچھا۔

"یہاں تو کوئی خاص بات نہیں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "مگر یہ کہ تم سانٹا باربرا جا سکو تو اپنے اخبار کے لئے ایک دلچسپ کہانی حاصل کر سکتی ہو۔"

Pakistanipoint.com

"وہ کیا؟"

"سانٹا باربرا میں مونا کی بہت گہری دوست مسز جوڈرن رہتی ہے۔ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ مونا کل رات وہاں گئی تھی اور جب گئی تھی تو اپنے بھائی کے بارے میں بہت پریشان تھی۔"

ایک مرتبہ پھر ڈگلس کو اپنی بات ادھوری چھوڑنا پڑی، کیونکہ اس مرتبہ دروازہ پھر کھلا اور اے بی کار اندر داخل ہوا۔ تنہا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اخبار ڈی بلیڈ کا نیا مالک مسٹر پاڈین بھی تھا۔

"تم لوگ کیا چاہتے ہو؟" برانڈن نے پوچھا۔

"مس مونا نے مجھ سے کہا ہے، کہ میں ان زیورات کو ایک نظر دیکھ لوں جو یہاں تم لوگوں کے پاس موجود ہیں۔" اے بی کار نے جواب دیا۔ "بات یہ ہے شیرف کہ مجھے خود بھی قدیمی زیورات جمع کرنے کا شوق ہے اور میں ان کی خامی پرکھ لیتا ہوں... اتفاق سے چند ماہ پہلے مجھے مونا کے زیورات دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ چنانچہ میں بھی انہیں شناخت کر سکتا ہوں۔ غالباً" یہ میز پر جو زیورات رکھے ہیں وہ ہی ہیں جو تم نے برآمد کئے ہیں۔"

"ہم اس معاملے پر تم سے گفتگو کرنا نہیں چاہتے۔" برانڈن نے کہا۔

"وہ کیوں؟"

"اس لئے کہ بعض باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں ہم سردست پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔"

اے بی کار نے میز کے قریب جا کر زیورات کو غور سے دیکھا۔

"تمہیں گفتگو کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہو گی۔" وہ مسکرایا۔ "کیونکہ میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ مونا کے زیورات نہیں ہیں بیشک یہ تقریباً" اسی زمانے اور اسی ڈیزائن پر بنائے گئے ہیں' مگر پھر بھی کافی مختلف ہیں۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم انہیں بالکل شناخت نہیں کر سکتے۔" پاڈین نے جلدی سے پوچھا۔ "یہ تو بتا سکتے ہو کہ تم نے انہیں پہلے کبھی دیکھا تھا یا نہیں۔"

"میں کوئی یقینی خیال ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔" اے بی کار نے بظاہر ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں ان زیورات کو پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔ غالباً" مسٹر بورڈیگا کے پاس۔ اس نے ایک سال قبل اپنے مجموعہ زیورات کی نمائش کی تھی اور یہ زیورات ان میں موجود تھے۔"

"بہت خوب۔" پاڈین نے شیرف کی طرف دیکھا۔ "کیوں شیرف۔ یہ زیورات تمہیں کہاں سے ملے ہیں؟"

"جہاں تک اخبار دی بلیڈ کا تعلق ہے' اسے اس آفس سے کوئی معلومات نہیں دی جا سکتیں۔ تمہیں معلوم کرنا ہے تو جاؤ اور خود معلوم کر لو۔" برانڈن نے تیزی سے کہا۔

"اوکے۔" پاڈین نے جواب دیا۔ "میں یہ ہی کروں گا اور جب مطلوبہ معلومات مجھے مل جائیں گی تو مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ انہیں کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یاد رکھو برانڈن ۔ تم صرف آئندہ الیکشن تک اس کرسی پر موجود ہو' اس کے بعد تم شاید اس آفس میں تو کیا

PakistaniPoint.com

میڈلین سٹی میں بھی نظر نہیں آؤ گے۔ خدا حافظ۔" وہ تیز قدموں سے دروازے کی طرف چلا۔

"یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اب میڈلین سٹی شریف بدمعاشوں کی آماجگاہ بنتا جا رہا ہے۔" برانڈن نے غصے سے کہا۔ "پہلے ایک شاطر وکیل نے یہاں قدم رکھا اور اب ایک چار سو بیس پبلشر بھی آ گیا ہے۔"

"یہ الفاظ انتہائی توہین آمیز ہیں۔" پاڈین نے پلٹ کر دیکھا۔ "میرے وکیل مسٹر..." باقی الفاظ اس کے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئے۔ برانڈن اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کی سرخ آنکھوں میں پاڈین کو کوئی ایسی چیز نظر آئی کہ وہ اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر جلدی سے باہر نکل گیا اور اس کے پیچھے اے بی کار بھی۔ برانڈن نے ایک پیر مار کر زور سے دروازہ بند کر دیا۔ اس کا چہرے غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"کیا یہ زیورات تم نے واقعی بورڈیگا سے لئے ہیں۔" سلویا نے ڈگلس سے پوچھا۔

"ہاں۔" ڈگلس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "میں دراصل مونا کی زبان سے کل رات کے بارے میں درست حالات جاننا چاہتا تھا۔ لیکن تدبیر الٹی ہو گئی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اے بی کار کا لیناکس خاندان سے اتنا قریبی تعلق کب اور کیسے ہوا؟"

"اوہ ڈگلس۔" سلویا کے منہ سے نکلا۔ "مجھے خطرہ ہے کہ مونا کو اپنی چال میں پھانستے پھانستے تم خود اس وکیل کے داؤں سے مات کھا

گئے ہو۔ کیا تم نے کبھی بورڈیگا کے بارے میں نہیں سنا تھا۔ کالج کے زمانے میں اسے شراب پی کر کار چلانے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس نے اپنی کار سے ایک عورت کو بری طرح زخمی کر دیا تھا۔ بورڈیگا نے اے بی کار کی خدمات حاصل کیں اور کار نے سارا معاملہ رفع دفع کر دیا۔ اب تم سمجھتے ہو کہ کار کو ان زیورات کے بارے میں کس سے اور کیسے معلوم ہوا ہو گا۔"

"اور یہ ہی وجہ تھی کہ وہ پاڈین کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔" ڈگلس نے غصہ سے کہا۔ "لیکن اس کے باوجود میرا سوال اپنی جگہ موجود ہے۔ کار کا کچھ نہ کچھ تعلق لیناکس خاندان سے یا کم سے کم مونا سے ضرور ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے برانڈن؟"

"میرا جو کچھ خیال ہے وہ میں سلویا کے سامنے نہیں بتا سکتا۔" برانڈن ابھی تک غصے میں تھا۔ "میں ان تمام اخبار والوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔"

سلویا نے بیچارگی سے ڈگلس کی طرف دیکھا۔

"میرا مشورہ مانو۔" ڈگلس نے جلدی سے بات بدلتے ہوئے سلویا سے کہا۔ "فورا" ہوائی جہاز سے سانٹا باربرا پہنچو۔ مسز جورڈن سے ملو معلوم کرو کہ مونا حقیقت میں کل رات وہیں تھی یا نہیں۔ اگر کوئی خاص بات معلوم ہو تو مجھے فون کر دینا۔"

وہ سلویا کا ہاتھ پکڑ کر دروازے تک لے گیا۔ سلویا نے باہر جانے سے پہلے گھوم کر ڈگلس کی طرف دیکھا اور ایک دم سے نامعلوم کیا اس کے دل میں آیا کہ آگے بڑھ کر اس نے ڈگلس کے گال پر پیار

کر لیا۔

"یاد رکھنا ڈگلس۔" وہ بولی۔ "اس شہر میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو تم پر اعتماد رکھتے ہیں۔ تمہاری عزت کرتے ہیں۔ تم سے محبت کرتے ہیں۔"

"تم نے کہا کہ ہزاروں لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔" ڈگلس اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا۔

"ہاں۔" سلویا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ تو میری ضرورت سے بہت زیادہ ہیں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "نو سو ننانوے مرتبہ زیادہ۔"

"یہ کیس ختم ہونے سے پہلے تم دیکھو گے کہ تمہیں ان سب کی ضرورت ہے۔" سلویا نے کہا اور باہر چلی گئی۔

☆

برانڈن اور ڈگلس آفس میں بیٹھے تھے۔ ان کے سامنے اخبار دی بلیڈ کا تازہ پرچہ پھیلا ہوا تھا۔ پہلی ہی شہ سرخی یہ تھی۔ "اپنی نااہلیت چھپانے کے لئے شیرف اور ڈسٹرکٹ اٹارنی کا گٹھ جوڑ۔ چوری شدہ زیورات کی بازیابی کا بہانہ۔" اپنی ناکامی کو چھپانے اور پولیس چیف لارکن کے انکشافات کی اہمیت گھٹانے کے لئے شیرف برانڈن اور ڈسٹرکٹ اٹارنی ڈگلس اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ یہ دونوں شہر کے ایک معزز آدمی کے پاس گئے اور اس سے اس ڈیزائن اور نمونے کے زیورات عاریتاً مانگے جس نمونے کے زیورات لیناکس خاندان سے گذشتہ منگل کی رات

چوری ہو گئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے خوشامدی اخباری چیتھڑے کلیرون کے ایک رپورٹر کو بلایا اور پھر مونا لیناکس کو فون کر کے آفس آنے اور زیورات شناخت کرنے کی دعوت دی۔ یہ ان کی بدقسمتی تھی کہ مس مونا طبیعت کی خرابی کی وجہ سے خود نہیں جا سکیں اور انہوں نے مشہور وکیل مسٹر اے بی کار کو اپنی جگہ زیورات شناخت کرنے کے لئے بھیج دیا کیونکہ مسٹر کار ایک مرتبہ پہلے زیورات دیکھ چکے تھے اور انہیں بخوبی پہچان سکتے تھے۔

پھر جب مسٹر کار شیرف کے آفس میں زیورات کی شناخت کرنے تشریف لے گئے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ جو زیورات انہوں نے شیرف برانڈن کی میز پر رکھے ہوئے دیکھے وہ نہ صرف یہ کہ مس مونا کے نہیں تھے بلکہ مسٹر کار انہیں ایک سال قبل ایک نمائش کے دوران دیکھ چکے تھے' اور جانتے تھے کہ یہ زیورات مسٹر بورڈیگا کی ملکیت ہیں۔ بعد میں جب ہمارے نمائندے نے مسٹر بورڈیگا سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے تسلیم کیا کہ وہ زیورات ان سے عاریتاً" مانگے گئے تھے۔

ماضی میں شیرف برانڈن اور ڈسٹرکٹ اٹارنی ڈگلس ایک تیسرے درجہ کے اخبار کی پبلسٹی کے سہارے اپنے چھوٹے موٹے کارناموں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرتے رہے ہیں۔ لیکن جب ان کا واسطہ ایک پیچیدہ قتل کی واردات سے پڑا۔ ہمارا اشارہ روز فرمین کے قتل کی طرف ہے... تو انہیں دن میں تارے نظر آ گئے۔ وہ ایک ایسے اناڑی تیراک کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں جو غلطی سے گہرے پانی میں چلا

جاتا ہے اور اپنی جان بچانے کے لئے تنکوں کو سہارا بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

بہرحال یہ میڈلین سٹی کی خوش قسمتی ہے کہ اس کی سٹی پولیس میں لارکن جیسے ذہین' مستعد اور پھرتیلے آفیسر موجود ہیں۔

چنانچہ چیف آف پولیس نے اپنے طور پر واردات کی تحقیقات کی اور نہ صرف چٹکی بجاتے تمام الجھے ہوئے سروں کو سلجھا دیا' بلکہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر قتل کی مشتبہ ایک ہستی کو پکڑ کر حوالات میں بھی بند کر دیا۔

چیف آف پولیس لارکن کی کامیابی سے یہ دونوں بزعم خود شرلک ہومز کتنے بوکھلا گئے ہیں' اس کا اندازہ اس جلسہ کی کارروائی سے کیا جا سکتا ہے جو اخبار دی بلیڈ نے طلب کیا تھا اور جس میں میڈلین سٹی کے شریف اور معزز شہری ان دونوں حضرات کے خلاف قرارداد پاس کرنے والے تھے۔ برانڈن اور ڈگلس نے خبر پاتے ہی جلسہ میں اپنے زرخرید پٹھوں کو ایک کثیر تعداد میں بھیجا جنہوں نے ہنگامہ آرائی کر کے جلسہ کی کارروائی میں خلل انداز ہونے کی کوشش کی۔

ہمیں افسوس ہے کہ ان کے ہنگامہ کے خیال سے ہمیں جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔ مگر ہم عنقریب ایک دوسرا جلسہ بلانے والے ہیں جن میں شیرف اور ڈسٹرکٹ اٹارنی کے چمچوں کے داخلے پر کڑی نگاہ رکھی جائے گی اور پھر لوگ دیکھ لیں گے کہ میڈلین سٹی کے ہوشمند باشندے ان دونوں حضرات کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

برانڈن نے ایک گہری سانس لی۔

"دنیا ہمیشہ جیتنے والے کا ساتھ دیتی ہے۔" اس نے کہا۔ "آج کل ہمارا ستارہ گردش میں ہے۔ ہم نے ابھی تک اس کیس میں جو چال بھی چلی ہے' الٹی پڑی ہے۔ ظاہر ہے کہ بات کتنی ہی جھوٹی کیوں نہ ہو لوگ دی بلیڈ کی اس خرافات پر یقین کر لیں گے۔"

"رہی سہی کسر ان زیورات کے معاملے نے پوری کر دی۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنے ساتھ تمہیں بھی اس معاملہ میں گھسیٹ لیا۔"

"اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے۔ میں خود بھی یہ سمجھ رہا تھا' کہ اس طرح ہم مونا کی زبان سے حقیقت معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ برانڈن نے رسیور اٹھا لیا۔

"تمہارا فون ہے۔" اس نے رسیور ڈگلس کی طرف بڑھا دیا۔

"سلویا بات کر رہی ہے۔" ڈگلس نے رسیور برانڈن کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ہیلو ڈگلس۔" سلویا کی آواز آئی۔ "یہاں ضرور کچھ گڑبڑ ہے۔ میں مسز جورڈن سے ملنے گئی تو اول تو وہ ملاقات کرنے پر تیار نہیں تھی لیکن آخر کار جب میں اس سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہو گئی تو اس نے زبان کھولنے سے انکار کر دیا۔ میں نے یہ ظاہر کرنا شروع کیا کہ جیسے میں سب کچھ جانتی ہوں اور یقین کرو ڈگلس وہ ایک دم بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی۔ اگرچہ وہ پھر بھی یہ ہی کہتی رہی کہ مونا کل رات

اس کے گھر آئی تھی اور تمام رات وہیں رہی۔ اور یہ کہ وہ پہلے بھی اپنی پریشانی میں اس کے پاس آتی رہی ہے' جیسا کہ دو ماہ پہلے بھی آئی تھی لیکن اس کا چہرہ خوف سے زرد پڑا ہوا تھا۔ اس کا شوہر اس تمام معاملے کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ زبان سے تو اس نے بھی کچھ نہیں کہا۔ مگر اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بیوی کے خیال سے خاموش ہے ورنہ یہ سب کچھ اسے پسند نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ مسز جورڈن یا تو کچھ چھپا رہی ہے یا پھر مونا کی موجودگی کے بارے میں جھوٹ بول رہی ہے۔"

"تم اس وقت کہاں ہو؟" ڈگلس نے جوش کے ساتھ پوچھا۔

"میں یہیں موجود ہوں۔"

"اچھا تو تم واپس آ جاؤ۔ میں یہاں کچھ آتشبازی چھوڑنے والا ہوں جس کے لئے تماشائیوں کی ضرورت ہے۔" ڈگلس نے کہا اور ریسور رکھ دیا۔

اس نے برانڈن کی طرف دیکھا۔

"حالات جتنے خراب ہیں اس سے زیادہ خراب نہیں ہو سکتے۔" وہ بولا۔ "ذاتی طور پر میرا تجربہ ہے کہ جب تک میں صرف دماغی جنگ لڑتا ہوں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جیتنے کے لئے ہمیں خود حملہ کرنا ہو گا۔"

"پھر کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"یہ طے ہے کہ اے بی کا اس معاملے میں کسی نہ کسی نوعیت سے شریک ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "اس نے کہا تھا کہ چونکہ وہ

مونا کے زیورات دیکھ چکا ہے اس لئے انہیں پہچان سکتا ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ مونا نے آخر اسے اپنے زیورات دکھائے ہی کیوں تھے۔"

"شاید اس لئے کہ کار پرانے زیورات میں دلچسپی رکھتا ہے۔" برانڈن نے کہا۔ "کارنیس میں اس سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہے مونا نے کار کو اپنے زیورات اس لئے دکھائے تھے کہ وہ کار سے کوئی کام لینا چاہتی تھی اور اس کے پاس اسے دینے کے لئے نقد فیس نہیں تھی۔ اس نے فیس کے بجائے اپنے کچھ زیورات اسے دے دیئے اور پھر زیورات کی عدم موجودگی کا جواز پیدا کرنے کیلئے چوری کا ڈھونک رچایا گیا۔"

"ہاں یہ ممکن تو ہو سکتا ہے۔" برانڈن نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہو نہیں سکتا۔ یہ ہی ہوا ہو گا۔ ورنہ کوئی دوسرا ایسا حل بتاؤ جو حالات پر اس طرح چسپاں ہوتا۔"

"اگر یہ سچ بھی ہو تب بھی ایک ایسی بات ہے جسے ہم کبھی ثابت نہیں کر سکیں گے۔" برانڈن نے کہا۔

"میں نے ابھی کہا تھا کہ جب تک میں دفاعی جنگ لڑتا ہوں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "مجھے یقین ہے کہ زیورات کار کے پاس موجود ہیں۔ وہ انہیں بیچنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا کہ مونا ان کی چوری کا بہانہ بنانے والی ہے۔ وہ اس وقت تک زیورات کو چھپائے رکھے گا جب تک یہ بات پرانی نہیں پڑ جاتی۔ چنانچہ میں ذاتی طور پر ایک مجسٹریٹ کو تلاش کرنے جا رہا ہوں۔ جو

اے بی کار کے گھر کی تلاشی کا وارنٹ جاری کر سکے اور پھر میں خود جا کر اس کے گھر کی تلاشی لینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

"یہ بڑے خطرے کا کام ہے۔ اگر اندازہ غلط نکلا تو... ہماری خیریت نہیں۔" برانڈن نے کہا۔

"ہماری نہیں... صرف میری۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "میں تمہیں اس جھگڑے سے الگ رکھنا چاہتا ہوں۔"

"الگ رہنے والے کی ایسی تیسی۔" برانڈن کھڑا ہو گیا۔ "میں خود وہ وارنٹ اے بی کار کے ہاتھ میں دینا چاہتا ہوں۔"

☆

اے بی کار کے پہلوان بٹلر لیفٹی نے دروازہ کھولا۔

"مسٹر کار گھر پر موجود ہیں۔" ڈگلس نے پوچھا۔

"جی نہیں۔"

"اور مسز کار؟"

"وہ بھی نہیں ہیں۔"

"اچھی بات ہے۔" برانڈن نے کہا۔ "تم اسے پہچانتے ہو۔" اس نے ایک کاغذ لیفٹی کو دکھایا۔

"یہ کیا ہے؟" لیفٹی نے پوچھا۔

"یہ تلاشی کا وارنٹ ہے۔ ہم اس مکان کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔"

"وارنٹ ہو یا نہ ہو... مگر تم لوگ گھر کے اندر قدم نہیں رکھ سکتے۔"

"مجھے نہیں معلوم کہ تم کتنی بار سزا پا چکے ہو۔" برانڈن نے

Pakistanipoint.com

تیزی سے کہا۔ "لیکن میں اس کاؤنٹی کا شیرف ہوں۔ تم سرکاری فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں ایک افسر قانون کی مزاحمت کے مرتکب ہو رہے ہو۔ اور یہ ایک سنگین جرم ہے۔"

لیفٹی دیوار بن کر راستہ میں کھڑا ہو گیا۔ برانڈن نے اچانک اپنے کندھے سے ایک ٹکر اس کے سینے میں مار دی۔ ٹکر اچانک تھی لیفٹی دور تک لڑکھڑاتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھل کر دوبارہ آگے بڑھتا برانڈن نے اپنی پیٹی سے ریوالور نکال لیا۔

"اگر تم نے اب پھر راستے میں آنے کی کوشش کی تو میں بلا تامل گولی مار دوں گا۔" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے کہ لیفٹی کوئی جواب دیتا' راہداری میں قدموں کی آہٹ سنائی دی اور ساتھ ہی اے بی کار نمودار ہوا۔

"اوہو۔ میرے پرانے دوست شیرف اور میجر ڈگلس تشریف لائے ہیں۔" وہ بولا اور لیفٹی کی طرف دیکھا۔ "کوئی بات نہیں لیفٹی میری یہ ہدایت کہ آنے والوں کو میری عدم موجودگی کا عذر کر کے ٹال دینا' ان دو شریف آدمیوں کے لئے نہیں تھی۔ انہیں اندر آنے دو۔"

"ہمیں اندر آنے کے لئے تمہارے بٹلر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔" برانڈن نے کہا۔ "کیونکہ آج میں مہمان کی حیثیت سے نہیں ایک سرکاری افسر کی حیثیت سے اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے آیا ہوں میرے پاس تلاشی کا وارنٹ ہے۔"

"تلاشی کا وارنٹ۔" کار چونکا۔ "وہ کس لئے؟"

"اس لئے کہ ہمیں شبہ ہے کہ چوری شدہ زیورات تمہارے گھر میں چھپائے گئے ہیں۔"

"چوری شدہ زیورات... کیا تم پاگل ہو گئے ہو' مجھے چوری کے مال کی کیا ضرورت تھی۔"

"کسی اور کے زیورات کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ مگر مونا کے زیورات کی یقیناً" کوئی خاص ضرورت تھی۔"

"مونا کے زیورات؟" ڈگلس کے منہ سے نکلا۔ پہلی مرتبہ اس کی خود اعتماد مسکراہٹ مرجھائی ہوئی محسوس ہوئی۔

"باس! اگر آپ حکم دیں تو میں انہیں..." لیفٹی کہتے کہتے رک گیا۔

"نہیں لیفٹی! اس کی ضرورت نہیں۔" کار نے برانڈن کی طرف دیکھا۔ "آؤ اندر آ جاؤ! ہم اس مسئلے پر اندر جا کر بھی گفتگو کر سکتے ہیں۔"

"میں کسی گفتگو کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔" برانڈن نے جواب دیا۔

کار ڈگلس اور برانڈن کو ساتھ لے کر بیٹھنے کے کمرے میں آیا۔

"کونسلر تمہیں احساس ہے کہ تم نے اپنے آپ کو کس قانونی پوزیشن میں ڈال دیا ہے۔" کار نے ڈگلس سے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "مگر میں ایک جوا کھیل رہا ہوں۔ تمہیں ایک ہوشیار آدمی کی حیثیت سے جان لینا

Pakistanipoint.com

چاہیے کہ میں نے چال چل دی ہے۔ اب نہ میں چال واپس لے سکتا ہوں اور نہ پتے ڈال سکتا ہوں۔ اس لئے اب مجھے یہ بازی آخر تک لے جانا پڑے گی۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں کوئی ترپ کا پتہ ہے یا نہیں۔ دوسرے الفاظ میں مسٹر کار تم خواہ کچھ کرو یا کہو! ہم تمہارے گھر کی تلاشی لے کر رہیں گے۔"

کار خاموش ہو کر دوسری طرف گھوم گیا۔ ڈگلس نے چند سیکنڈ انتظار کیا۔ پھر برانڈن کی طرف دیکھا۔

"شیرف اپنے آدمیوں کو فون کرو۔" اس نے کہا۔ ہم اب مزید تاخیر نہیں چاہتے اور مسٹر کار! تم اور تمہارا بٹلر جب تک ہمارا کام ختم نہ ہو جائے اسی کمرے میں رہیں گے۔"

برانڈن نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"اچھی بات ہے حضرات۔" اچانک کار نے کہا۔ "تم لوگ جیت گئے۔ میرے ساتھ آؤ۔"

"تم بھی چلو۔" برانڈن نے لیفٹی کی طرف دیکھا۔ "میں ایک لمحے کے بھی تمہیں اپنی نظروں سے اوجھل نہیں دیکھنا چاہتا۔"

"آؤ! تم بھی آ جاؤ لیفٹی۔" کار نے کہا۔

برانڈن اور ڈگلس کار کے پیچھے چلتے ہوئے عمارت کی پہلی منزل کے ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ کار نے ایک میز کی مقفل دراز کھولی اسمیں ایک چھوٹا زیورات کا بکس نکالا اور شیرف کے ہاتھ میں دے دیا۔

"یہ رہے وہ زیورات۔" اس نے کہا۔ برانڈن نے کیس کھول کر ایک نظر دیکھا اور اس کا دل اپنی کامیابی پر ناچ اٹھا۔

"اور اب میرے دوست۔" برانڈن نے کار سے کہا۔ "میں تمہیں چوری کا مال اپنے قبضے میں رکھنے کے جرم میں گرفتار کرتا ہوں۔"

"یہ مال چوری کا نہیں ہے۔" کار نے جواب دیا۔ "یہ مجھے فیس کے بطور قطعی قانونی صورت میں دیا گیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ جب مس مونا نے پولیس میں چوری کی رپورٹ کی تو وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ زیورات اس فرضی چوری سے بہت پہلے مجھے فیس کی حیثیت سے دیئے جا چکے تھے۔"

"یہ ایسی باتیں ہیں جو عدالت میں جج صاحب کے سامنے بیان کرو تو زیادہ بہتر ہو گا۔" برانڈن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں ان زیورات کی چوری کی رپورٹ کی گئی تھی اور ہمارے نزدیک یہ مال چوری کا ہے۔"

"اگر تم نے مجھے گرفتار کیا تو گویا تم اپنی ملازمت' اپنے مستقبل کو محض اس مفروضے کی بناء پر خطرے میں ڈال دو گے کہ یہ زیورات چوری کے ہیں جبکہ حقیقت میں وہ نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں اس ناجائز حراست کے لئے تمہیں بہت کچھ برداشت کرنا پڑے گا۔ اس لئے کیا مجھے گرفتار کرنے سے یہ بہتر نہ ہو گا کہ تم مونا کو فون کر کے خود اس سے حقیقت معلوم کرو؟"

PakistaniBook.com

"یہ زیورات کب سے تمہارے پاس ہیں؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"تقریباً" چھ ہفتوں سے۔" کار نے جواب دیا۔ "اور میرا خیال ہے کہ ان حالات میں مجھے تم لوگوں کے کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہیے۔"

"تم آج سہ پہر میرے دفتر میں ان زیورات کی شناخت کرنے آئے تھے۔" برانڈن نے کہا۔ "اس وقت بھی تم نے یہ نہیں بتایا کہ زیورات چوری نہیں ہوئے ہیں۔"

"میں اپنے موکل کے مفاد کا تحفظ کرنے پر مجبور تھا۔"

"اور اس تحفظ کے لئے ضروری تھا کہ تم ایک اخبار کے مالک کو ساتھ لے کر آتے۔"

"میں اسے کسی اخبار کے مالک کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک دوست کی حیثیت سے ساتھ لایا تھا۔"

"تم خواہ کچھ بھی کہو! لیکن میں چھوڑنے والا نہیں۔ تمہارے قبضے سے مسروقہ مال برآمد ہوا ہے اور میں قانونی طور پر قطعی تمہیں حراست میں لینے کا مجاز ہوں۔" برانڈن نے جواب دیا۔

"میں ضمانت داخل کر کے بیس منٹ میں باہر آ جاؤں گا۔" کار نے غصہ سے کہا۔

"مجھے اسمیں شبہ ہے کہ یہ کام تم بیس منٹ کیا ایک گھنٹے میں بھی کر سکو۔ بہرحال تم چاہے ایک منٹ میں آزاد ہو جاؤ لیکن میں تمہیں گرفتار ضرور کروں گا۔ چلو قدم بڑھاؤ۔"

کار کے رویہ سے تذبذب ظاہر ہوا۔

"تم چل رہے ہو یا مجھے ہتھکڑیاں نکالنا پڑیں گی۔" برانڈن نے کہا۔ اچانک اے بی کار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"ضرور شیرف ضرور۔ میں سیدھی طرح چلنے کے لئے تیار ہوں۔" وہ بولا۔ "بہرحال تمہیں اس وقت اپنی من مانی کرنے کا موقع حاصل ہے۔ بشرطیکہ تم اپنے آپ کو اس کے انجام کے لئے بھی تیار رکھو۔"

"میں ہر قسم کے انجام کے لئے تیار ہوں۔" برانڈن نے جواب دیا۔

"تمہیں آہنی سلاخوں کے پیچھے دیکھنے کی مسرت اتنی بڑی ہے کہ کسی انجام کا اندیشہ مجھے اس سے باز نہیں رکھ سکتا۔"

☆

Pakistanipoint.com

دوسرے دن صبح کو شیرف برانڈن کے دفتر میں ڈگلس اور برانڈن آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔

"تم نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ جب تک تم دفاعی جنگ لڑتے رہو گے کبھی نہیں جیتو گے۔" برانڈن نے کہا۔ "لیکن ذرا سوچو! اگر کار کے پاس وہ زیورات نہ نکلتے تب ہماری پوزیشن کیا ہوتی؟"

"یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے ایک بڑا خطرہ مول لیا تھا لیکن حالات و شواہد کی روشنی میں دیکھا جائے تو ہمارا اندازہ منطقی طور پر درست تھا اور آخر کار درست ہی ثابت ہوا۔"

"تمہارے خیال میں مونا نے اپنے زیورات کار کو کیوں دیئے ہوں گے۔"

"میرا خیال ہے کہ مونا کسی مصیبت میں پھنس گئی ہو گی۔ وہ اس سلسلے میں مشورہ لینے کار کے پاس گئی اور کار نے دیکھا کہ وہ مونا کی مدد کر کے اپنے کسی اور معاملے میں جو اسے پریشان کر رہا ہے مونا کو

استعمال کر سکتا ہے۔"

دروازے پر دستک دی گئی۔

"کیا بات ہے؟" برانڈن نے پوچھا۔

"مسٹر ہوریس آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔" ایک ڈپٹی شیرف نے دروازے سے جھانک کر بتایا۔

"اسے اندر بھیج دو اور جب ہم گفتگو کر رہے ہوں تو خیال رکھنا کوئی اور ہمیں پریشان نہ کرے۔" برانڈن نے جواب دیا۔

چند لمحہ بعد ہوریس دفتر میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے ساتھ مونا بھی تھی۔

"میں ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع نہیں کروں گا۔" ہوریس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "بات یہ ہے کہ میری بہن مونا نے مجھے ایک ایسی بات بتائی جسے سن کر میں نے محسوس کیا کہ اسے بلا تاخیر آپ لوگوں کے علم میں آنا چاہیے۔ میں اسے بڑی مشکل سے آمادہ کر کے اپنے ساتھ لایا ہوں۔ ابھی تک ہمارے گھر میں کسی کو اس بات کا علم نہیں ہے۔" اس نے مونا کی طرف دیکھا۔

"جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے۔ وہی سب کچھ شیرف کے سامنے بھی بیان کر دو۔" وہ بولا۔

"میرے یہاں آنے کی واحد وجہ یہ ہے کہ میں ان حالات میں اپنے آپ کو مجبور پا رہی تھی۔" مونا نے کہا۔ "بات یہ ہے کہ میں نے کچھ مدت پہلے اپنے آپ کو ایک پریشانی سے نجات دلانے کی غرض

Pakistanipoint.com

سے مسٹر اے بی کار کی خدمات حاصل کی تھیں۔ مگر اب اس نے سارا معاملہ الجھا دیا ہے اور مجھ سے یہ چاہتا ہے کہ اسے اپنی صفائی پیش کرنے میں مدد دوں۔"

"تم نے اس سے کس معاملے میں مشورہ لیا تھا۔ تم اس سے ملنے کیوں گئی تھیں۔ یہ ساری باتیں اسی تفصیل سے ان لوگوں کو بتاؤ' جس طرح تم نے مجھے بتائی ہیں۔" ہورلیس نے مونا سے کہا۔

"معلوم نہیں تم لوگ یہ بات جانتے ہو یا نہیں کہ میری ماں کو اپنے خاندان کی عزت و شرافت پر بڑا ناز ہے اور وہ اس بات کا بڑا خیال رکھتی ہیں کہ ہم لوگ کوئی ایسی بات نہ کریں کہ جس سے خاندان کی عزت پر حرف آئے بہرحال میں تفصیل میں نہیں جاؤں گی۔ کچھ ایسی باتیں ہو گئی تھیں جنہیں میں نہیں چاہتی تھی کہ میری ماں کے علم میں آئیں۔ یہ گذشتہ جولائی کی بات ہے کہ میں نے اور ڈارون نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے معلوم تھا کہ ممی اس شادی کو منظور نہیں کریں گی مگر مجھے اس کی پرواہ نہیں تھی میں نے ڈارون کے ساتھ فرار ہونے کا ارادہ کر لیا تھا۔ ڈارون نے تمام انتظامات مکمل کر لئے۔ ہم نے ممی کو یہ بتایا کہ ہم ہفتہ کے آخری ایام مسز جورڈن کے گھر گزارنے جا رہے ہیں۔ مسز جورڈن جو میری بہت ہی عزیز سہیلی ہے سارے حالات جانتی تھی اور اس نے ہماری مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ میں جانتی تھی کہ ڈارون میں بعض کمزوریاں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس سے محبت کرتی تھی کیونکہ میرے نزدیک بہ حیثیت مجموعی اس کی

شخصیت دلچسپ اور دلفریب تھی لیکن اس نے مجھ سے ایک ایسی بات کی خواہش کی جسے میں ہرگز نہیں کر سکتی تھی۔"

"وہ کیا؟" ڈگلس نے پوچھا۔

"جب ہم کار میں یوما جا رہے تھے تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔ اس نے ایک فرانسیسی لڑکی سے شادی کر لی تھی۔ ڈارون نے مجھے بتایا کہ وہ اس لڑکی کو رقم بھیج دے گا اور بہت جلد فرانس کی کسی عدالت سے طلاق لے لی جائے گی۔ اس درمیان میں ہم یوما پہنچ کر شادی کئے لیتے ہیں۔ لیکن میرا خیال کچھ اور تھا۔ میں سمجھ رہی تھی کہ اگر اس لڑکی کو ہماری شادی کا پتہ چل گیا تو وہ ہمارے لئے مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ وہ طلاق لینے سے انکار کر سکتی تھی جس کے بعد ظاہر ہے کہ ہماری شادی کی کوئی قانونی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ میں ڈارون جیسے شخص کے ساتھ اس خطرے میں پڑنے کے لئے آمادہ نہیں تھی۔"

"تو پھر تم نے کیا کیا؟" برانڈن نے سوال پوچھا۔

"میں نے دل کے مقابلے میں عقل کا فیصلہ مان لیا اور ڈارون سے کہہ دیا کہ ایسی صورت میں میں اس کے ساتھ شادی نہیں کر سکتی اور بہتر ہو گا کہ وہ مجھے واپس گھر چھوڑ آئے۔ وہ چاہتا تھا کہ میں کم سے کم ایک رات اس کے ساتھ یوما میں ضرور گزاروں۔ اس پر ہمارے درمیان جھگڑا ہوا اور پھر ہم جدا ہو گئے۔"

"پھر کیا ہوا؟"

Pakistanipoint.com

"میں ڈارون کی کار سے اتر گئی۔" مونا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "اس وقت میں بڑی پریشان کن صورت حال سے دوچار تھی مجھے کسی نہ کسی طرح گھر واپس پہنچنا تھا۔ مسز جورڈن کو فون کر کے تمام حالات سے واقف کرنا تھا۔ میں بیشک بس سے واپس آ سکتی تھی۔ مگر مجھے اندیشہ تھا کہ ڈارون بس اسٹینڈ پر مجھے پریشان کرنے کی کوشش کرے گا۔ آخر میں نے لفٹ لے کر واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ میں نے ایک شریف صورت نوجوان کو تنہا کار میں جاتے دیکھا اور اس سے لفٹ کی درخواست کی۔ وہ نوجوان فرینک تھا۔ ظاہر ہے کہ میں اسے اپنے نام یا حالات کے بارے میں نہیں بتا سکتی تھی۔ میں نے اس سے یہی کہا کہ مجھے ہر صورت میں صبح نو بجے تک لاس اینجلز پہنچنا ہے۔ فرینک بڑا شریف نوجوان ثابت ہوا۔ دوسری طرف غالباً" ڈارون نے یوما کے بس اسٹینڈ پر میرے پہنچنے کا انتظار کیا۔ لیکن جب میں نہیں پہنچی تو وہ سمجھ گیا کہ میں نے کیا کیا ہو گا۔ چنانچہ وہ بھی واپس پلٹ پڑا۔ میں نے راستے میں اس کی کار کو تیزی کے ساتھ فرینک کی کار سے آگے گزرتے دیکھا۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کار چلا رہا تھا۔ یقیناً" بہت غصے میں بھی ہو گا کیونکہ میں نے اس کی ساری اسکیم درہم برہم کر دی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ مجھے بہلا پھسلا کر غیر قانونی شادی کر لے تاکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے اسے حاصل بھی ہو جائے اور کوئی قانونی ذمہ داری بھی قبول نہ کرنا پڑے۔ جب میں نے شادی سے انکار کر دیا تو اس نے یہ سوچا کہ شاید میں کسی اور شخص سے محبت کرنے لگی

ہوں۔ جب میں یوما بس اسٹینڈ پر نہیں پہنچی تو اسے اس بات کا اور بھی یقین ہو گیا کہ میں نے اسے تاریکی میں رکھتے ہوئے اصل میں اس دوسرے شخص کے ساتھ بھاگنے کا پروگرام بنایا تھا اور میری اس سے لڑائی محض ایک بہانہ' ایک ڈھونگ تھا جس سے میرا مقصد اس کی کار سے اتر کر اس دوسرے شخص کی کار میں سوار ہونا تھا۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ میڈلین سٹی میں داخل ہونے سے فوراً" پہلے ایک پٹرول پمپ اور بس اسٹاپ ملتا ہے۔ ڈارون اس اسٹاپ پر کار روکے میرے پہنچنے کا منتظر تھا۔ دوسری طرف میں فرینک کی کار میں سفر کر رہی تھی۔ ہر چند میں نے اسے لاس اینجلز جانے کے بارے میں بتایا تھا مگر ظاہر ہے کہ میرا ارادہ راستے میں میڈلین سٹی کے اسٹاپ پر اترنے کا تھا۔ چنانچہ میں تقریباً" نصف گھنٹے سے مسلسل ایسی حرکتیں کر رہی تھی جس سے فرینک پر بھی نیند کا غلبہ ہونے لگا۔ مثلاً" اونگھنا' جمائیاں لینا' وغیرہ۔ آخر جب اس کی آنکھیں بھی بار بار بند ہونے لگیں تو میں نے اس سے کہا کہ وہ مجھے میڈلین سٹی کے آس پاس کہیں اتار دے اور خود کسی ہوٹل میں جا کر آرام کرے۔ میں کسی دوسری کار میں لاس اینجلز تک کے لئے لفٹ لے لوں گی۔ چنانچہ فرینک نے مجھے اسٹاپ سے کچھ پہلے اتار دیا۔ میں نے رخصت ہوتے ہوئے دوستانہ طور پر اسے پیار کیا۔ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ ڈارون یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ مجھے فرینک کو پیار کرتے دیکھ کر اس کو اور زیادہ یقین ہو گیا کہ اس کا خیال درست تھا اس نے فرینک کو میڈلین ہوٹل جاتے دیکھا اور ایک

PakistaniPoint.com

بار پھر مجھ سے جھگڑا کرنے لگا۔ میں نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ فرینک میرے لئے بالکل اجنبی تھا اور یہ کہ ہمارے درمیان پہلے سے یوما کے قریب ملنے کوئی پروگرام طے نہیں ہوا تھا مگر ڈارون کو یقین نہیں آیا۔ میں نے غصہ میں اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ ہمارے درمیان مزید جھگڑا ہوا۔ جس کے بعد آخر کار ڈارون مجھے اپنی کار میں گھر چھوڑ گیا۔ یہ اس نے دکھانے کے لئے کیا تھا۔ میں نے واپسی پر ممی کو بتایا کہ راستہ میں اچانک میری طبیعت خراب ہو گئی تھی چنانچہ ہم لوگ اپنا پروگرام ختم کر کے واپس آ گئے۔ پھر میں نے دوسرے دن مسز جورڈن کو فون کر کے سب کچھ بتا دیا کہ اب نئی صورت حال میں اسے کیا کہنا ہے اور کیا نہیں؟"

"ابھی تک اس معاملے سے اے بی کار کا کوئی تعلق ظاہر نہیں ہوا۔" ڈگلس نے پوچھا۔

"تم لوگ اندازہ لگا سکتے ہو کہ جب میں نے اخبار میں پڑھا کہ فرینک کو ایکسیڈنٹ کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے تو میرے خیالات کیا ہوں گے۔" مونا نے آگے بیان کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم تھا کہ اس سے کوئی حادثہ نہیں ہوا۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ کسی ایسے جرم کی سزا پائے جو اس نے نہ کیا ہو لیکن ظاہر ہے کہ اپنے آپ کو سامنے لائے بغیر اس کے حق میں گواہی نہیں دے سکتی تھی کیونکہ اس طرح وہ سب باتیں ظاہر ہو جاتیں جنہیں میں چھپانا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے اس سلسلے میں مسٹر کار سے قانونی مشورہ اور مدد چاہی لیکن

میرے پاس اس کی فیس ادا کرنے کے لئے روپیہ نہیں تھا اس لئے میں نے اپنے زیورات میں سے چند زیور اسے دے دیئے۔ مسٹر کار نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایسا انتظام کر دے گا کہ فرینک رہا بھی ہو جائے گا اور میرا نام بھی سامنے نہ آنے پائے۔ اس نے کہا تھا کہ یہ کام وہ اپنے طور پر کرے گا اور اس سلسلہ میں مجھے کسی سے کوئی بات کہنے یا بیان دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ ایک سال کے اندر اندر اگر میں چاہوں تو ایک ہزار ڈالر نقد ادا کر کے اپنے زیورات واپس لے سکتی ہوں۔"

"وہ چوری کا ڈھونگ رچانے کا مشورہ کار نے دیا تھا۔" ڈگلس نے پوچھا۔

"نہیں! یہ میرا اپنا فیصلہ تھا۔ میرا خیال تھا کہ اس طرح میں اس جواب طلبی سے بچ جاؤں گی جو زیورات کی عدم موجودگی کا علم ہونے کے بعد ممی کی جانب سے کی جا سکتی تھی۔ مجھے شاید اس فیصلے پر اتنی جلدی عمل نہ کرنا پڑتا۔ لیکن ڈورتھی کی آمد نے مجھے مجبور کر دیا۔ ممی نے حسب عادت جب اس کے سامنے اپنے خاندان کی بڑائی بیان کی تو قدیمی زیورات کا ذکر بھی کر دیا جو ہمارے خاندان میں کئی نسلوں سے چلے آ رہے ہیں۔ میں نے اس وقت تو بات ٹال دی مگر میں جانتی تھی کہ ممی مجھ سے ضرور وہ زیورات ڈورتھی کو دکھانے کے لئے کہیں گی۔ اس لئے میں نے مفروضہ چوری کا ڈرامہ اسی رات کھیلنے کا ارادہ کر لیا۔"

Pakistanipoint.com

"پھر کیا ہوا؟" برانڈن نے پوچھا۔

"فرینک کے سلسلہ میں مسٹر کار کو وقتاً" فوقتاً" مجھے صورت حال کے بارے میں اطلاع دینا پڑتی تھی۔ مونا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن ظاہر ہے کہ نہ میں اس کے گھر جا سکتی تھی اور نہ وہ ہمارے گھر آ سکتا تھا۔ اس لئے جب کبھی کوئی بات کہنا ہوتی وہ مجھے فون کرتا اور ہم مختلف مقامات پر ملنے کا پروگرام طے کر لیا کرتے تھے۔ آخر میں اس نے مجھے بتایا کہ وہ فرینک کا معاملہ طے کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ مگر حکام اس کی کوئی بات نہیں مانتے اور طرح طرح کی دشواریاں پیدا کر رہے ہیں۔ مجھے اس کی باتوں سے شبہ ہوا کہ شاید وہ مجھ سے زیورات لینے کے بعد اس کیس سے دستبردار ہونا چاہتا ہے اور میں نے اس سے کہہ بھی دیا کہ وہ مجھے ڈبل کراس کرنا چاہتا ہے۔ لیکن کار نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے میرے بہترین مفاد میں کر رہا ہے۔ پھر آخرکار اس نے گذشتہ منگل کو مجھے فون کیا کہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس نے ایک ایسی لڑکی تلاش کر لی ہے جو حلف اٹھا کر یہ بیان دے گی کہ یوما سے میڈلین سٹی تک وہ فرینک کے ساتھ تھی اور جانتی ہے کہ اس سے کوئی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا۔ مسٹر کار نے یہ بھی بتایا کہ اس لڑکی کا نام ڈفین ہے۔ وہ ونڈرفٹ مونٹانا کی رہنے والی ہے اور یہ کہ مجھے رات کے وقت اس سے پارک میں جا کر ملاقات کرنا ہو گی۔"

"یہ اسی رات کی بات ہے جس رات ڈور تھی تمہارے گھر آئی

تھی۔" ڈگلس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"اور کار نے پارک میں تمہاری اور ڈفین کی ملاقات کا انتظام کیا تھا؟"

"جی ہاں۔" مونا نے جواب دیا۔ "مگر مجھے معلوم تھا کہ جب تک گھر کے سب لوگ سونے کے لئے اپنے اپنے کمروں میں نہ چلے جائیں میں گھر سے باہر نہیں جا سکتی۔ میں نے کار سے کہا کہ جب ڈفین شہر پہنچ جائے تو وہ مجھے فون کر لے تاکہ میں اس سے بات کر کے ملنے کا وقت بتا دوں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ ڈفین نے مجھے فون کیا اور میں نے اس سے کہہ دیا کہ میں رات کو ساڑھے گیارہ بجے اس پارک میں ملوں گی۔ مگر بدقسمتی سے ممی نے ڈورتھی سے اپنی کار باہر روش پر ہی چھوڑنے کے لئے کہہ دیا تھا۔ میں اگر اس کی کار ہٹا کر اپنی کار گیراج سے نکالتی تو مجھے اندیشہ تھا کہ یہ سارا شور و غل سن کر کہیں اس کی آنکھ نہ کھل جائے۔ اس لئے میں نے اسی کی کار لے جانے کا فیصلہ کر لیا۔"

"پھر کیا ہوا؟" ڈگلس نے اشتیاق سے پوچھا۔

"جب میں پارک میں پہنچی تو سڑک کے کنارے ڈفین میرا انتظار کر رہی تھی۔ مونا نے جواب دیا۔ "مسٹر کار نے مجھے اس کا حلیہ بتا دیا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے فوراً ہی پہچان لیا۔ وہ میری کار میں بیٹھ گئی اور پھر ہم پارک میں اس مقام کی جانب چلے جہاں ہمیں مسٹر کار سے

Pakistanipoint.com

ملنا تھا۔ لیکن ابھی وہ نہیں آیا تھا۔ ہم نے دو تین منٹ انتظار کیا۔ اچانک ڈفین بولی کہ اس نے ایک جھاڑی کے پیچھے کسی کی نقل و حرکت محسوس کی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کار ہمارا وہاں انتظار کر رہا ہو؟ میں نے کہا بھی کہ حماقت کی باتیں مت کرو۔ طے یہ ہوا تھا کہ وہ ہم سے آکر ملے گا نہ کہ ہم اسے پارک میں تلاش کرتے پھریں۔ اگر یہ وہی ہے تو وہ خود آ جائے گا مگر ڈفین نہیں مانی۔ اس نے کہا کہ وہ جا کر دیکھنا چاہتی ہے اور یہ کہہ کر کار سے نیچے اتر گئی۔ جھاڑیوں کے پیچھے جا کر وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ کئی منٹ گذر گئے تو مجھے تشویش ہونے لگی۔ مگر اس سے پہلے کہ میں کچھ کرتی۔ میں نے ڈفین کو جھاڑیوں سے نکل کر بھاگ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ وہ میرے قریب آئی اور گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی کہ جتنی تیزی سے جا سکتی ہو' اپنے گھر واپس جاؤ' کبھی کسی سے یہ مت کہنا کہ تم مجھ سے یہاں پارک میں ملی تھیں یا یہ کہ کسی بھی لمحے گھر سے باہر نکلی تھیں۔ اس کی وجہ میں پھر مل کر بتاؤں گی اور اتنا کہہ کر وہ دوبارہ بھاگتی ہوئی پارک کی طرف چلی گئی۔ قدرتی طور پر میں اس تمام صورتحال سے پریشان ہو گئی اور وہیں کچی سڑک پر کار کو اتارتے ہوئے واپس موڑا اور گھر آ گئی۔"

"گویا اس طرح ڈفین تمہاری بلکہ کہنا چاہیے کہ ڈورتھی کی کار میں اپنا پرس بھول گئی تھی؟" ڈگلس نے کہا۔

"جی ہاں! میں نے کار وہیں چھوڑی جہاں وہ پہلے کھڑی تھی اور

گھر میں چلی گئی۔ میرا خیال تھا کہ کسی نے مجھے گھر سے جاتے یا واپس آتے ہوئے نہیں دیکھا ہے میں سیدھی اپنے کمرے میں پہنچی۔ کھڑکی کی بیرونی جالی کاٹی۔ کچھ چیزیں نکال نکال کر کمرے میں پھیلا دیں۔ پھر کپڑے تبدیل کر کے بستر میں لیٹ گئی اور چیخنا شروع کر دیا۔"

"بس یا کچھ اور؟"

"بس! مجھے اتنا ہی کچھ کہنا تھا۔"

"کیا اس کے بعد ڈفین نے تم سے رابطہ قائم کیا؟"

"ہاں!" کچھ ہچکچاتے ہوئے مونا نے بتایا۔

"کب؟"

"کل' اس نے مجھ سے کہا کہ میں اپنی زبان سے ایک لفظ نہ نکالوں مسٹر کار سب کچھ ٹھیک کر لیں گے۔"

"ہمارا خیال ہے کہ کل رات اے بی کار نے فرینک کو جیل سے ضمانت پر رہا کرا کے ایک ہوٹل میں بلایا تھا۔ اس نے اور ڈفین نے اس سے ملاقات کی۔ تم اس بارے میں کچھ جانتی ہو؟"

"کیا جو کچھ میں بتا چکی ہوں' وہ کافی نہیں ہے؟"

"نہیں! تم نے اتنا عرصہ ہم سے حقیقت چھپائی ہے کہ اب جب تک ساری باتیں نہ بتا دو ہمارا اطمینان نہیں ہو سکتا۔"

"تم مجھے برا سمجھتے ہو نا۔ صرف اس لئے کہ میں نے ایک شخص کو سزا سے بچانا چاہا جس نے میرے ساتھ نیکی کا سلوک کیا تھا۔ اگر میں خاموش رہتی تو مجھے اپنے زیورات سے ہاتھ دھونے پڑتے اور نہ

Pakistanipoint.com

تمہاری جراح کا سامنا کرنا پڑتا۔"

"کیا کل رات تم نے فرینک سے ملاقات کی تھی؟" ڈگلس نے مونا کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں کی تھی۔" مونا چڑ کر بولی۔

"کہاں؟"

"ایک ہوٹل میں۔"

"وہاں اور کون کون تھا؟"

"مسٹر کار، ڈفین اور فرینک کے علاوہ ایک اور آدمی بھی تھا جسے میں نہیں جانتی۔ شاید وہ کوئی اسسٹنٹ ایجنٹ تھا۔"

"اس ملاقات کا مقصد کیا تھا؟"

"یہ انتظام کرنا کہ ڈفین عدالت میں پوری تیاری کے ساتھ بیان دے سکے۔ میں نے اسے فرینک کے ساتھ سفر کی تمام تفصیلات بتا دیں جسے اس نے کئی کئی بار دوہرا کر اچھی طرح یاد کر لیا۔ پھر فرینک اور ڈفین نے مل کر ریہرسل کی۔"

"اور اے بی کار وہاں موجود تھا۔ اس نے تم لوگوں کو ایک جھوٹا بیان تیار کرنے کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔"

"نہیں! وہ ہم لوگوں کو چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا۔" مونا نے جواب دیا۔

برانڈن نے سوالیہ نظروں سے ڈگلس کی طرف دیکھا۔

"ہم مسٹر کار کو کئی غیر قانونی حرکات کے سلسلہ میں حراست میں

لے سکتے ہیں۔ ڈگلس نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔ "لیکن پہلے مس مونا سے وہ تمام باتیں معلوم کر لیں جو وہ ہمیں بتا سکتی ہیں۔" وہ مونا سے مخاطب ہوا۔

"تمہارے خیال میں کیا یہ ممکن ہے کہ جب ڈفین کار سے اتر کر جھاڑیوں کے پیچھے گئی تھی تو اس نے روز فرمین کو قتل کر دیا ہو؟"

"مجھے نہیں معلوم۔" مونا نے جواب دیا۔

"لیکن وہ اتنی دیر تو بہرحال غائب رہی تھی، جتنی دیر میں کسی کو قتل کیا جا سکتا ہے۔" ڈگلس نے کہا۔

"کسی شخص کو خنجر سے قتل کرنے میں کتنی دیر لگ سکتی ہے۔ مسٹر ڈگلس۔" مونا نے تیزی سے پوچھا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہوا۔" ڈگلس مسکرایا۔

"میں صرف اتنا کہہ سکتی ہوں کہ وہ اندازاً تین منٹ میری نظروں سے غائب رہی ہو گی۔"

"مسٹر کار کو یہ بات معلوم ہے کہ تم ہم لوگوں کو اپنا بیان دینے جا رہی ہو۔"

"نہیں! کسی کو اس بارے میں کچھ نہیں معلوم! یہ تو ہوریس نے زبردستی کر کے مجھ سے اعتراف کروایا ہے۔ یہ ڈورتھی کا اتنا دیوانہ ہو رہا ہے کہ اسے صرف اس کی سلامتی کی فکر ہے۔ خواہ اس کی اپنی بہن کا مستقبل تباہ ہو جائے۔"

"یہ بات نہیں ہے مونا۔" ہوریس نے جلدی سے کہا۔ "میں تم

سے بھی محبت کرتا ہوں اور ڈورتھی سے بھی۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ بیگناہ ہے اور تم بھی یہ بات اچھی طرح جانتی ہو تو پھر کیا تم ایک بے گناہ شخص کو قتل جیسے جرم میں موت کی سزا پاتے دیکھ سکتی تھیں؟"

"کوئی ہوشیار وکیل اس طرح مقدمہ لڑ سکتا تھا کہ مجھے اپنی زبان نہ کھولنا پڑتی۔"

"تمہارا اشارہ غالباً" اپنے دوست اے بی کار کی طرف ہے۔" ہوریس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یقیناً" ۔" مونا نے بھی تیزی سے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکال لیتا!"

"اچھا مس مونا! میں تم سے درخواست کروں گا کہ سردست ابھی کسی سے ان باتوں کا تذکرہ مت کرنا۔ میں اور شیرف ان پر اچھی طرح غور کر کے پھر کوئی فیصلہ کریں گے کہ اس سلسلہ میں کیا کیا جا سکتا ہے۔"

☆

برانڈن نے ایسنڈو کے شیرف کو فون کیا۔

"ہیلو شیرف۔" سلسلہ قائم ہونے پر اس نے کہا۔ "میرے پاس یہ یقین کرنے کی کافی وجوہات موجود ہیں کہ فرینک ایک ایکسیڈنٹ کے معاملے میں بالکل بے قصور ہے اور اسے پھانسنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن وہ... ایک دوسرے کیس میں جس پر آج کل میں کام کر رہا ہوں ہمیں بہت مفید امداد دے سکتا ہے۔ چنانچہ تم اس سے جا کر ملو اور اسے سمجھاؤ کہ اگر وہ پولیس سے تعاون کرے گا تو ہم اسے رہا کرانے کی پوری کوشش کریں گے... کیا... کب... اوہ! تب تو ظاہر ہے کہ کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ گڈ بائی۔" برانڈن نے رسیور کریڈل پر ڈال کر ڈگلس کی طرف دیکھا۔ "ہمیں پھر دیر ہو گئی۔"

"کیا ہوا؟"

"کار نے آج صبح مجسٹریٹ کو فون کر کے اس سے ضمانت کی رقم کم کرانے کی درخواست کی اور آخر کار ایک ہزار ڈالر کی ضمانت پر

آمادہ کر لیا پھر ایک مقامی وکیل کی مدد سے دس منٹ کے اندر ضمانت کی رقم داخل کرا دی گئی اور ابھی ایک گھنٹہ ہوا کہ فرینک کو دوبارہ رہا کر دیا گیا۔ لعنت ہو اس وکیل کے بچے پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہم سے ایک قدم آگے رہتا ہے۔"

"بہرحال اب اتنا تو ہو رہا ہے کہ ہر بات کا ایک مطلب سمجھ میں آتا جا رہا ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "ظاہر ہے کہ جب ڈارون رشک و حسد کے جذبات میں کھولتا ہوا مونا سے پہلے میڈلین سٹی پہنچنے کی کوشش میں انتہائی تیز رفتاری سے کار چلاتے ہوئے جا رہا تھا تو وہ سائیکل سوار اس کی کار کے سامنے آگیا۔ ڈارون نے اتر کر دیکھا کہ اس نے ایک آدمی کو کچل دیا ہے اور یہ کہ اب وہ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ وہ دوبارہ کار میں بیٹھا اور میڈلین سٹی چلا آیا اور اسٹاپ پر رک کر مونا کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے مونا کو ایک اجنبی نوجوان کے ساتھ آتے دیکھا۔ پھر مونا کو اسے پیار کرتے بھی دیکھا اور اسے یقین ہو گیا کہ مونا کا ارادہ شروع سے ہی اس کے ساتھ شادی کرنے کا نہیں تھا۔ رقابت نے اس کے دل میں فرینک کے خلاف انتقام لینے کی خواہش پیدا کر دی۔ اسے معلوم تھا کہ جس سڑک سے وہ آیا ہے اسی سے فرینک بھی آیا ہے۔ وہ بڑی آسانی سے سائیکل سوار کے حادثے کو فرینک کے ذمہ ڈال سکتا تھا۔ کیونکہ مونا کبھی سامنے آکر یہ بیان دینے کی ہمت نہیں کر سکتی کہ حادثہ فرینک سے نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی فرینک ہوٹل میں قیام پذیر ہوا ڈارون نے کسی بھاری چیز سے

چوٹ مار کر اس کی کار کا فینڈر ٹیڑھا کر دیا۔ پھر اس کی ہیڈ لائیٹس کا شیشہ توڑ کر اس کے ٹکڑے ایکسیڈنٹ کے مقام پر ڈال دیئے اور پھر گمنام رہ کر السینڈو کے شیرف کو فون کر دیا۔ اس طرح ڈارون نے ایک ہی تیر سے کئی شکار کر لئے۔ مونا کو پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ اپنے آپ کو ایک پریشانی سے بچا لیا اور رقیب رو سیاہ کو ایک الزام میں پھانس کر جیل میں بند کرا دیا۔ دوسری طرف مونا کے ضمیر نے اسے اے بی کار کے پاس جانے پر مجبور کیا۔ کار نے واقعات سنے اور محسوس کیا کہ وہ مونا کی مدد کر کے اپنے ایک اور کیس کو بھی حل کر سکتا ہے جو اس کے ذہن کو مسلسل پریشان کر رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ روز فرمین کے قتل کا تعلق اسی دوسرے کیس سے ہے اور جب تک ہم یہ معلوم نہ کر لیں گے وہ دوسرا کیس کیا ہے۔ ہم اس واردات کا سراغ نہیں لگا سکتے۔"

"اور یہ ہم کیسے معلوم کریں گے۔" برانڈن نے پوچھا۔

"وہ کوئی ایسا کیس ہونا چاہیے جس پر روز فرمین کام کر رہی تھی۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "وہ پرائیویٹ جاسوس تھی اور ہمیں معلوم ہے کہ جس وقت اسے قتل کیا گیا تو وہ دو کیسوں کے بارے میں تحقیقات کر رہی تھی لیکن وہ دونوں اس نے بظاہر حل کر لئے تھے۔ ممکن ہے کوئی اور کیس بھی اس کے پاس ہو جس کا تعلق اے بی کار سے ہو۔"

"میں اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ کہوں گا کہ وہ اے بی کار کے

خلاف کسی کیس پر کام کر رہی تھی۔" برانڈن نے جواب دیا۔" اور جب کار نے یہ دیکھا کہ وہ اس کے تعاقب میں ہے (جبکہ وہ پارک میں مونا اور ڈفین سے ملنے گیا تھا) تو اس نے خنجر سے اس کا کام تمام کر دیا۔"

"ایک منٹ۔" ڈگلس نے جلدی سے کہا۔ "ہمیں کیسے معلوم کہ جن دو کیسوں پر وہ کام کر رہی تھی، وہ ختم ہو چکے تھے۔"

"اس طرح کہ ان دونوں کیسوں کے موکلوں نے ہمیں یہی بتایا ہے۔"

"اور انہیں کیسے معلوم ہوا؟"

"انہیں روز فرمین کی جانب سے رپورٹیں ملی تھیں۔" برانڈن نے جواب دیا۔ "ایک کیس میں اس نے ٹیلیگرام دیا تھا۔ اور دوسرے کیس میں رپورٹ ٹائپ کر چکی تھی مگر بھیجنے کا موقع نہیں پا سکی۔"

"ہمیں کیسے معلوم ہو کہ یہ دونوں روز ہی کی طرف سے تھیں۔ دونوں میں سے کسی پر بھی اس کے دستخط نہیں تھے۔"

"وہ تار کہاں سے بھیجا گیا تھا؟" برانڈن ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کارونا سے اور ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ اس نے تار دیا پھر اپنے اپارٹمنٹ واپس آ گئی۔ وہ رپورٹ ٹائپ کی اور پھر کسی موکل کے ساتھ... میڈلین سٹی آ گئی۔ چنانچہ پہلے ہمیں کارونا چل کر یہ معلوم کرنا چاہیے کہ یہ تار کس نے دیا تھا؟"

"تو چلتے کیوں نہیں؟ انتظار کس بات کا ہے؟" برانڈن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

☆

Pakistanipoint.com

دونوں باہر آئے تو انہوں نے دیکھا کہ دی بلیڈ کا رپورٹر ہیری موجود ہے وہ انہیں دیکھتے ہی ان کی طرف لپکا۔ مگر وہ اس کے سوالات کو نظرانداز کرتے ہوئے کار میں بیٹھ کر چل دیئے۔ ہیری اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے والا نہیں تھا۔ وہ اپنی کار میں بیٹھ کر ان کے تعاقب میں چلا گیا۔ لیکن یہ تعاقب زیادہ دور تک جاری نہیں رہ سکا۔ مین ہائی وے پر پہنچ کر جب برانڈن نے عقبی شیشے پر نظر ڈالی تو ہیری کی کار کہیں غائب ہو چکی تھی۔

تار گھر میں کلرک سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ اسے اس تار کے بارے میں سب کچھ یاد ہے۔

"وہ ایک لڑکی تھی جناب جو تار کرنے آئی تھی۔" اس نے بتایا۔

"تار ہاتھ سے لکھا ہوا تھا یا ٹائپ شدہ تھا؟"

"ٹائپ کیا ہوا تھا۔"

"کیا وہ لڑکی یہ تھی؟" برانڈن نے جیب سے روز فرمین کا فوٹو

نکال کر دکھایا۔

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتا جناب... مگر خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ ہی ہو۔" کلرک نے غور سے فوٹو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ اچانک ڈگلس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندا۔ وہ جلدی سے کار کی پچھلی سیٹ سے اخبار دی بلیڈ کا وہ پرچہ اٹھا لایا جو اس نے برانڈن کو پڑھ کر سنانے کے بعد پچھلی سیٹ پر اچھال دیا تھا اور جس میں ڈفین کے انٹرویو کے علاوہ اس کا فوٹو بھی شائع ہوا تھا۔ کلرک نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی کہ اچھل پڑا۔ "وہ لڑکی یہ تھی۔" اس نے جوش کے ساتھ کہا۔

"تمہیں یقین ہے۔"

"سو فیصدی جناب۔ وہ دوسری لڑکی جس کا فوٹو آپ نے دکھایا تھا معمولی مشابہت ضرور رکھتی ہے مگر جس لڑکی نے تار دیا تھا وہ یہی تھی۔"

کلرک نے مستحکم لہجہ میں جواب دیا۔ ڈگلس نے مسکرا کر برانڈن کی طرف دیکھا۔

"ہم ساحل کے قریب آتے جا رہے ہیں۔" وہ بولا۔ "معلوم کرنا چاہیے کہ اس وقت ڈفین کہاں ہے؟"

"تو کیا میں اپنے آفس فون کر کے اس کی تلاش شروع کرا دوں۔"

"نہیں! میرے خیال میں یہ کام ہمیں سلویا سے لینا چاہیے۔

Pakistanipoint.com

رپورٹر کی حیثیت سے وہ ہر جگہ جا سکتی ہے اور ہر سوال کر سکتی ہے۔"

ڈگلس نے پبلک فون بوتھ میں داخل ہو کر اخبار کلیرون کا نمبر ڈائل کیا۔ سلسلہ ملنے پر اپنا نام بتایا اور کہا۔"

"ہیلو میں سلویا سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ بہت ضروری..."

"وہ خود آپ سے بات کرنے کے لئے پریشان تھی۔" آپریٹر نے جواب دیا۔ "اسے کوئی اہم ٹپ ملی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جن ہستیوں میں آپ دلچسپی لے رہے ہیں ان میں سے ایک کار کے ذریعے کسی پراسرار مہم پر روانہ ہو چکی ہے۔ سلویا نے پہلے آپ سے بات کرنے کی کوشش کی اور جب آپ نہیں ملے تو خود اپنی کار میں اس کے تعاقب میں چل دی ہے۔"

ڈگلس نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے۔" اس نے برانڈن سے کہا۔ "کہ ڈفین اب بھاگنے کی سوچ رہی ہے۔ سلویا اس کے تعاقب میں ہے۔"

"پھر ہم کہاں چلیں؟ برانڈن نے پوچھا۔

"پہلے وائرلیس پر ہر جگہ اطلاع کر دو کہ ڈفین کو جہاں کہیں بھی دیکھا جائے' گرفتار کر لیا جائے۔" برانڈن نے فوراً" اپنی کار میں لگے ہوئے وائرلیس کا مائیکروفون اٹھایا اور پہلے اپنے آفس کو ہدایات دیں اور پھر آس پاس کے علاقے میں جملہ شیرف دفاتر کو خبردار کر دیا۔ اس کے بعد وہ پوری رفتار سے واپس میڈلین سٹی جا رہے تھے کہ انہوں

نے اے بی کار کی کار کو مخالف سمت سے آتے دیکھا۔ برانڈن نے اپنی کار آہستہ کی اور جب کار کی موٹر نزدیک آئی تو اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ مگر اے بی کار اس کا اشارہ نظر انداز کرتے ہوئے سن سے اپنی کار نکال لے گیا۔

"اس کے ساتھ کار میں ڈفین بھی بیٹھی ہوئی ہے۔" ڈگلس نے جلدی سے بتایا۔

"ہم انہیں ابھی پکڑ لیتے ہیں۔" برانڈن نے اپنی کار گھماتے ہوئے جواب دیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ طوفانی رفتار سے اے بی کار کی موٹر کے پیچھے اڑا چلا جا رہا تھا۔ بڑی دیر تک دونوں کاروں میں رفتار کا مقابلہ ہوتا رہا۔ آخر جب اے بی کار نے محسوس کر لیا کہ وہ بچ کر نہیں نکل سکتا' تو اس نے ایک طرف سائڈ میں کار روک لی۔

"گڈ مارننگ جنٹلمین!" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنی کار کا انجن بند کرو اور نیچے اتر آؤ۔" برانڈن نے سخت لہجہ میں کہا۔ اس نے کار برابر ہی میں روک لی تھی۔

"میں ذرا جلدی میں ہوں اور..."

"ہم بھی بہت جلدی میں ہیں۔" برانڈن نے بات کاٹ دی۔ ہمیں تم سے انتہائی ضروری سوالات کے جوابات معلوم کرنا ہیں۔ سیدھی طرح اتر آؤ ورنہ میں شوٹ کر کے تمہاری کار کے ٹائر بیکار کر دوں گا۔"

"میرا خیال ہے کہ اس وقت تم اپنی کاؤنٹی کی حدود سے باہر

کھڑے ہو۔ اس لیے ہم سے اپنے حکم نہیں منوا سکتے۔" اے بی کار نے کہا۔

"میں اپنی کاؤنٹی سے باہر ضرور ہوں مگر اپنے فرائض سے باہر نہیں ہوں۔ اترتے ہو یا چلاؤں گولی؟"

"افوہ ... تم کبھی کبھی واقعی اپنی من مانی کرنے پر تل جاتے ہو۔" کار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اچھا بولو' کیا چاہتے ہو؟"

"میں تم سے اور ڈفین سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔" برانڈن نے ہاتھ میں ریوالور لیے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"کیسے سوالات؟" اے بی کار نے پوچھا۔

"مثلاً" یہ کہ تم کہاں جا رہے ہو؟"

"مجھے اپنے دفتر سے ایک فون ملا تھا میں اسی سلسلہ میں وہاں جا رہا ہوں۔"

"تم نے آج فرینک کو ضمانت پر رہا کرایا ہے؟"

"ضرور کرایا ہے۔ کیا یہ کوئی خلاف قانون حرکت تھی؟" کار نے پوچھا۔

"وہ اس وقت کہاں ہے؟" برانڈن نے پوچھا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔" کار نے کچھ تعجب سے کہا۔ "تمہیں اس سے کوئی سروکار بھی نہیں ہونا چاہئے۔ جب اس کا مقدمہ عدالت میں پیش ہو گا وہ حاضر ہو جائے گا۔"

اب برانڈن ڈفین کی طرف گھوم گیا۔

"تم نے کارونا کے ٹیلی گرام آفس سے مسز بارکر کے نام ایک تار دیا اور یہ ظاہر کیا کہ جیسے یہ کسی کیس کی رپورٹ ہے۔ جو روزفرمین اس کو بھیج رہی ہے۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟"

دفعتاً" ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ڈفین کے چہرے سے تمام خون غائب ہو گیا ہو۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

"اس سوال کا جواب مت دینا۔" کار نے جلدی سے اسے ہدایت کی۔

"اگر تم نے اس سوال کا جواب نہیں دیا تو میں تمہیں گرفتار کر لوں گا۔"

"کس الزام میں؟" کار نے طنزیہ لہجہ میں پوچھا۔ "تم بھول رہے ہو شیرف کہ اس وقت تم اپنی کاؤنٹی کے علاقے میں نہیں ہو۔ دوسری بات یہ کہ اگر تم نے ڈفین کو حراست میں لینے پر اصرار کیا تو میں پہلے وہ الزام معلوم کرنا چاہوں گا جس کے تحت تم اسے گرفتار کرنا چاہتے ہو اور پھر میں مطالبہ کروں گا کہ اسے بلا تاخیر کسی قریبی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ اس کی ضمانت منظور کرائی جا سکے۔"

"چلو باہر نکلو۔" برانڈن نے ڈفین سے کہا۔ "تم زیر حراست ہو۔"

"کس جرم میں؟" ڈفین نے پوچھا۔

"اس کا جواب جب میں مناسب سمجھوں گا دے دوں گا۔"

"ایک الزام یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم نے روزفرمین کی جانب

سے جعلی تار بھیجا۔" ڈگلس نے کہا۔

"شکریہ کونسلر۔" اے بی کار نے ڈگلس سے کہا۔ "اگر یہی الزام ہے تو قابل ضمانت ہے۔ اگر تم ملزمہ کو کسی مجسٹریٹ ..."

"اچھی بات ہے ... اس صورت میں میں اسے قتل کے الزام میں گرفتار کر رہا ہوں۔" برانڈن نے کہا۔

"مگر تم اس کاؤنٹی کی حدود میں ایسا نہیں کر سکتے۔" کار بولا۔

"میں کر رہا ہوں۔" برانڈن نے گاڑی سے ہتھکڑیاں نکالیں اور کار کے دوسری طرف جا کر دروازہ کھول کر ڈفین کو ہاتھ پکڑ کر نیچے اتار لیا اور پھر اسے اپنی کار میں بٹھا لیا۔

"ڈفین یہ گرفتاری غیر قانونی ہے۔" کار نے بلند آواز سے کہا۔ "میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی زبان بند رکھو۔ کسی سوال کا جواب مت دینا اس کے علاوہ ..." یہ کہتے کہتے وہ اپنی کار سے نیچے اترا۔ اس طرح جیسے کوئی بات چپکے سے ڈفین کے کان میں کہنا چاہتا ہو لیکن برانڈن نے اسے دھکا دے کر پیچھے ہٹا دیا۔

"ڈگلس، ذرا لڑکی کا خیال رکھنا۔" اس نے ڈگلس سے کہا اور اے بی کار سے مخاطب ہوا۔ "میں اور تم ایک ہی عمر کے ہیں کار ... تمہارے دل میں مقابلے کی خواہش ہو تو اسے پورا کر سکتے ہو۔"

"میں جسمانی مقابلے کا قائل نہیں ہوں شیرف۔" کار نے سنبھلتے ہوئے کہا۔ "میں جو کچھ کرتا ہوں قانون کی حدود میں رہ کر کرتا ہوں۔"

اور یہ کہہ کر وہ بڑی شان سے اپنی کار میں بیٹھ کر اسی طرف چل دیا جس طرف جا رہا تھا۔ برانڈن نے اگلی سیٹ پر بیٹھ کر ڈرائیونگ وہیل سنبھالا اور کار موڑنے لگا۔

"تم نے وہ تار کیوں بھیجا تھا؟" ڈگلس نے ڈفین سے پوچھا مگر وہ اپنے ہونٹ سختی سے بند کیے بیٹھی رہی۔

"برانڈن۔" ڈگلس نے شیرف کو مخاطب کیا۔ "چلو پہلے کارونا چل کر اس کلرک سے اس کی شناخت کرا لیں۔"

"کیا یہ حرکت قانونی ہو گی؟" ڈفین بول اٹھی۔

"مجرم گرفتاری کے بعد قانونی اور غیر قانونی کا بڑا خیال رکھنے لگتے ہیں۔ کاش یہ خیال وہ پہلے کر لیا کریں۔" ڈگلس مسکرایا۔

وہ واپس کارونا پہنچے جہاں تار گھر کے کلرک نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ڈفین کو بلا تاخیر فوراً پہچان لیا کہ وہ ہی تار دینے آئی تھی۔ اس نے وہ تار کا فارم بھی نکال کر برانڈن کے ہاتھ میں دے دیا۔ ڈگلس نے تار کے فارم میں تار دیئے جانے کا وقت دیکھا۔ وہ روزفرمین کے قتل سے کچھ ہی پہلے بھیجا گیا تھا۔ تار کی عبارت ٹائپ میں تھی۔ ڈگلس نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ روزفرمین کی مشین پر ٹائپ کیا ہوا نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"ذرا خود کو اے بی کار کی پوزیشن میں رکھ کر غور کرو کہ اس نے ایسے حالات میں کیا کیا ہو گا؟" ڈگلس نے برانڈن سے کہا۔

"کیا مطلب؟" برانڈن نے کہا۔

"ڈفین اس واردات میں بری طرح ملوث ہے۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "اس کی گواہی اے بی کار کے حق میں انتہا سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ عام حالات میں اسے زمین و آسمان ایک کر دینا چاہئے تھے کہ جیسے ہی ڈفین کو حراست میں لیا جائے وہ اس کی ضمانت کا انتظام کر کے اسے رہا کرا لے۔"

"اس نے اپنی طرف سے تو پوری کوشش کر ڈالی تھی مگر میں اس کے رعب میں نہیں آیا۔" برانڈن نے کہا۔

"نہیں برانڈن ... اس نے کوشش نہیں کی بلکہ کوشش کرنے کا ڈرامہ کیا تھا۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "اس نے ہمیں بلف کر کے اس کی حراست سے باز رکھنے کی کوشش کی پھر جب اس میں کامیاب نہ ہوا تو ایک دم خاموش ہو گیا یا اس کے احتجاج میں کم از کم وہ جوش و خروش نہیں رہا۔ ہمارے ساتھ آنے اور قیدی کو فوراً کسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنے اور ضمانت پر رہا کرانے کی دوڑ دھوپ کرنے کی بجائے وہ دم دبا کر لاس اینجلز بھاگ نکلا۔"

"اوکے ڈگلس، پھر ہم کیا کریں؟"

"ہم خود بھی تیزی سے لاس اینجلز پہنچنے کی کوشش کریں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔

☆

کچھ دور چلنے کے بعد ڈگلس نے گھڑی دیکھی اور دل ہی دل میں کچھ حساب لگایا۔

"ہم وقت پر نہیں پہنچ سکتے۔" اس نے برانڈن سے کہا۔ "فون کرنا پڑے گا۔"

برانڈن نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔

"پھر کیا کریں؟"

"کسی اگلے پبلک فون بوتھ سے لاس اینجلز کے شیرف ہارڈوک کو فون کرو کہ وہ فوراً" بارٹن کو گرفتار کر لے۔ گرفتاری کے وقت کوئی الزام لگانے سے بچنے کی کوشش کرے لیکن اس کے بغیر کام نہ چلے تو اسے بتا دیا جائے کہ تمہیں روزفرمین کے قتل کے شبہ میں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اتنا ہی نہیں وہ اس پر کارل کے قتل کا الزام بھی عائد کر سکتا ہے۔"

برانڈن نے کن اکھیوں سے ڈگلس کی طرف دیکھا کہ آیا وہ

Pakistanipoint.com

سنجیدگی سے یہ سب کچھ کہہ رہا ہے یا محض ڈفین کو سنانا مقصود ہے مگر اس کے چہرے کے تاثرات سے کوئی پتہ نہیں لگا سکا۔ اسی وقت اسے ایک فون بوتھ نظر آیا اور اس نے کار روک لی اور فون کرنے اندر چلا گیا۔

برانڈن فون کر رہا تھا کہ ڈگلس نے سڑک پر سلویا کی کار آتے دیکھی اور ہارن بجا کر اسے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ سلویا نے اپنی کار قریب آ کر روک لی اور جلدی سے اتر کر ڈگلس کی طرف بڑھی۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ اے بی کار ڈفین کو ساتھ لے کر لاس اینجلز کی طرف گیا ہے کہ اس کی نظر اندر بیٹھی ڈفین پر پڑ گئی۔ ڈگلس نے اسے مسکراتے ہوئے کار میں بیٹھنے کی دعوت دی۔ سلویا اندر آ گئی۔ اس وقت برانڈن بھی فون کر کے واپس آ گیا اور بتایا کہ اتفاق سے خود ہارڈوک فون پر مل گیا تھا اور اس نے اسے ضروری ہدایت دے دی ہیں۔

"بہت خوب۔" ڈگلس نے کہا۔ "اب ہم کچھ دیر آرام کر سکتے ہیں۔ اے بی کار جب لاس اینجلز پہنچے گا تو وہ لوگ اس کے لیے تیار ہوں گے۔"

"اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ذرا مجھے بھی سمجھا دو کہ واقعات کس طرح پیش آئے ہوں گے۔" برانڈن نے اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "سلویا بھی عام حالات سے باخبر ہو جائے گی تاکہ جاتے ہی اپنے اخبار کو سنسنی خیز خبر فراہم کر سکے۔"

"جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ واقعات اس طرح ہو سکتے ہیں ..."
ڈگلس نے کہنا شروع کیا۔ "بارٹن کے کلب کے جوئے خانے میں ڈفین نے کارل کو جوا کھیلتے دیکھا۔ اس نے نوٹ کیا کہ وہ بہت دولت مند معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب بھی آتا ہے ہزاروں ڈالر ہار کر جاتا ہے۔ بارٹن اس موٹی مرغی کو خوب اچھی طرح ذبح کر رہا تھا لیکن پھر کسی طرح کارل کو شبہ ہو گیا کہ اس کے ساتھ فریب کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اسے راستے سے ہٹانا ضروری ہو گیا یا کوئی اور وجہ ہوئی کہ انہوں نے کارل کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن اسی درمیان میں کارل کی بہن مسز بارکر نے اپنے بھائی کی سرگرمیوں کی تحقیقات کرنے کے لیے روزفرمین کی خدمات حاصل کر لیں۔ اس سے بارٹن اور بھی پریشان ہو گیا۔ کارل کو ۲۹ جولائی کو قتل کیا گیا۔ اس قتل میں ڈفین اور بارٹن دونوں شریک تھے۔ جب روزفرمین نے تحقیقات شروع کی تو ان دونوں نے گھبرا کر اے بی کار سے مدد کرنے کی درخواست کی۔ اس دوران مونا نے بھی کار سے ملاقات کی اور فرینک کو رہا کرانے کے سلسلہ میں مدد چاہی۔ فرینک واقعی بے قصور تھا اور چونکہ مونا ایسی پوزیشن میں نہیں تھی کہ سامنے آ کر بیان دے سکے اس لیے وہ کار کے پاس دوڑی گئی۔ کارل کے قتل اور کار کے حادثے دونوں کی ایک ہی تاریخ تھی یعنی ۲۹ جولائی ... گویا دونوں وارداتیں ایک ہی دن میں آگے پیچھے واقع ہوئی تھیں۔ ظاہر ہے کہ اگر اے بی کار یہ ثابت کر دے کہ کارل کے قتل کے وقت ڈفین کہیں اور تھی تو ڈفین پر قتل کا

PakistanPoint.com

الزام ختم ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے ڈفین کو فرینک کے ساتھ کار میں سفر کرتے ہوئے ثابت کرنے کا ارادہ کیا۔ اس طرح وہ ڈفین کے بیان سے فرینک کو بھی رہا کرا سکتا تھا اور مونا کو بھی سامنے آنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ دوسرے الفاظ میں اگرچہ ڈفین کا فرینک کے ساتھ ہونا ظاہر کر کے کار اپنا ایک اور مقصد پورا کر رہا تھا مگر اس نے مونا سے موٹی فیس اینٹھنے کے لیے یہی ظاہر کیا کہ وہ اس کی خاطر ایک لڑکی کو جھوٹی گواہی دینے پر آمادہ کر رہا ہے۔ نتیجہ یہ کہ مونا نے بلاچون وچرا اپنے زیورات کار کے حوالے کر دیے۔"

"بولے جاؤ تم بہت اچھے جا رہے ہو۔" برانڈن نے ڈگلس کے رکنے پر کہا۔

"اب بتانے کے لیے کیا باقی رہ گیا ہے۔ تقریباً" ساری داستان یہی ہے۔"

"تو تمہارے خیال میں اے بی کار نے روز فرمین کو قتل کیا ہے؟" برانڈن نے پوچھا۔

"نہیں ... اے بی کار چاہے کتنی ہی چالاکی سے کام کیوں نہ کرتا ہو لیکن قتل جیسے انتہائی معاملے میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "البتہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ اس نے بارٹن کو یقین دلایا ہو کہ جب تک روز فرمین زندہ ہے وہ آرام سے نہیں رہ سکتا۔ اس لیے بہتر ہے کہ اسے خاموش کر دیا جائے۔"

"اس تمام معاملے میں ڈفین کا تعلق کہاں تک ہے؟" برانڈن

نے پھر پوچھا۔

"ممکن ہے ڈفین نے ہی کارل کو زہر پلایا ہو۔ اس سلسلے میں جب تک کارل کی لاش نکال کر پوسٹ مارٹم نہ کیا جائے اور پھر اس زہر کا پتہ چلا کر جس سے اس کی موت واقع ہوئی ہے' یہ نہ معلوم کیا جائے کہ وہ زہر کس نے کہاں سے خریدا تھا ... اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جہاں تک بارٹن کا تعلق ہے مجھے شبہ ہے کہ ہم اس کے خلاف قطعی طور پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکیں گے مگر ڈفین کے خلاف ہمارے پاس مکمل ثبوت موجود ہیں اور کچھ مزید تحقیقات کے بعد مل جائیں گے۔ بارٹن جیسے لوگ ہمیشہ اپنی جگہ دوسروں کی قربانی دے کر کام چلایا کرتے ہیں۔ اے بی کار اسی لیے لاس اینجلز بھاگا ہوا گیا ہے کہ وہ بارٹن سے مل کر کوئی اس طرح کی چال چلے گا کہ بارٹن سلطانی گواہ بن جائے اور اپنے تمام جرم بھی ڈفین کے سر تھوپ دے اور یہ بڑی شرمناک بات ہو گی کیونکہ ڈفین جیسی لڑکیاں صرف اپنے حسن و جوانی کی بدولت ہی دولت کماتی ہیں۔ اسے دس پندرہ سال سے کم سزا نہیں ہو سکتی پھر جب پندرہ سال کے بعد وہ جیل سے رہا ہو گی تو یہ تمام حسن و جوانی بڑھاپے کی جھریوں میں تبدیل ہو چکا ہو گا اور ..."

"ختم کرو ... میں اور زیادہ نہیں سن سکتی۔" ڈفین ایک دم چیخ پڑی۔ "میں اب رفتہ رفتہ سمجھتی جا رہی ہوں کہ مجھے قربانی کا بکرا بنایا گیا ہے اور تم کہتے ہو کہ بارٹن سرکاری گواہ بن کر رہا ہو جائے گا۔"

Pakistanipoint.com

"میں کیا... حالات یہی کہہ رہے ہیں۔" ڈگلس نے جواب دیا۔
"لیکن میں اس سے پہلے تمہاری گواہ بن جاؤں تب؟"
"میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر تم نے سچائی سے کام لیا تو میں گرانڈ جیوری سے تمہاری رہائی کی سفارش ضرور کر سکتا ہوں۔"
"تم نے جو کچھ ابھی بیان کیا ہے... زیادہ تر واقعات اسی طرح پیش آئے تھے البتہ میرے بارے میں تمہارا اندازہ غلط ہے۔ میں بے شک ایک سوسائٹی گرل ہوں۔ میں نے کارل کو بھی اسی طرح اپنا شکار بنایا تھا جس طرح دوسرے مردوں کو بنایا کرتی تھی۔ مگر بارٹن بھی کارل کی دولت کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ کارل یوں تو بڑا شاہ خرچ تھا لیکن اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ کوئی اسے دھوکا دے کر لوٹنا چاہتا ہے تو وہ مقابلہ پر اتر آتا تھا۔ بہرحال کارل کو میں نے زہر نہیں دیا تھا۔ میرا کام صرف اتنا تھا کہ اس رات کارل کو بارٹن سے ملاقات کرنے پر آمادہ کر لوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ بارٹن کے دل میں کیا ہے۔ میں اسے کلب لے گئی اور بارٹن کے پاس چھوڑ کر واپس لوٹ گئی۔"
"دوسرے دن مجھے بتایا گیا کہ کارل اپنی کار چلاتے ہوئے دل کی حرکت بند ہونے سے مر گیا۔ میں سمجھ گئی کہ یہ حرکت بارٹن کی ہے مگر ظاہر ہے کہ میں اپنا منہ نہیں کھول سکتی تھی پھر بارٹن نے مجھے اس جاسوس عورت روز فرمین کے بارے میں بتایا۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں میں بھی بارٹن کے ساتھ نہ پکڑی جاؤں۔ اسی دوران میری سہیلی بے بی ہارلن جو اے بی کار کی بیوی بن چکی تھی، خط لکھا جس میں اے بی

کار کے بارے میں بھی لکھا تھا کہ وہ بڑا ہوشیار فوجداری وکیل ہے۔ چنانچہ میں نے بارٹن کو کار سے مشورہ کرنے پر آمادہ کر لیا۔ بارٹن کے کہنے پر میں نے کار کو خط لکھا۔ کار نے مجھے میڈلین سٹی آنے کی ہدایت کی۔ جب میں میڈلین سٹی پہنچی تو کار نے مجھے پہلے مونا کو فون کرنے اور پھر پارک میں اس سے ملاقات کرنے کے لیے کہا۔ وہ خود بھی وہاں آنے والا تھا۔ جب میں اور مونا کار میں پہنچیں تو میں نے وہاں روز فرمین کی لاش پڑی پائی۔"

"اس وقت مجھے اچانک احساس ہوا کہ مجھے ایک قتل کے الزام سے بچانے کی بجائے بارٹن اور کار نے دوسرے قتل میں پھانس لیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس وقت بھی میں خاموش رہنے کے سوا اور کیا کر سکتی تھی لیکن اب میں ان دونوں کو بچ کر نہیں جانے دوں گی۔ تم مجھے سرکاری گواہ بنا لو۔ میں ایک ایک بات کھول کر بیان کر دوں گی۔"

"کیا کار نے کبھی ایسی بات کہی تھی کہ جس سے تمہیں شبہ ہوا ہو کہ وہ قتل کے بارے میں جانتا ہے؟"

"مجھے معلوم ہے کہ روز فرمین کو بارٹن نے قتل کیا ہے۔" ڈفین نے جواب دیا۔ "لیکن کارل نے کبھی اس بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔"

"لو بھئی برانڈن۔" ڈگلس نے کہا۔ "میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا کیس حل ہو چکا ہے لیکن قتل کا مرتکب کار کو ثابت کرنے کے لیے

پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ بارٹن اس معاملے میں کیا کہتا ہے؟"

"برائے مہربانی مجھے کسی فون بوتھ کے پاس اتار دو تاکہ میں اپنے اخبار کو رپورٹ دے سکوں۔" سلویا نے کہا۔

☆

ڈگلس اور برانڈن میڈلین سٹی پہنچے تو سلویا ان سے پہلے واپس آ چکی تھی اور اب ڈگلس کا انتظار کر رہی تھی۔

"کہو کیا رہا؟" اس نے پوچھا۔

"ہمارا کیس حل ہو چکا ہے۔" ڈگلس نے بتایا۔

"تمہیں بارٹن پر شبہ کیسے ہوا؟" سلویا نے پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ روز فرمین کی طرف سے دو جعلی رپورٹیں بھیجی گئی تھیں۔" ڈگلس نے کہا۔ "ایک رپورٹ کے نتیجے میں کارل کی موت کو قدرتی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور دوسری رپورٹ میں ڈفین کو بے قصور بتایا گیا تھا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان میں سے کوئی بھی رپورٹ روز کی جانب سے نہیں تھی کیونکہ کسی پر اس کے دستخط نہیں تھے۔ میں نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ سیدھی طرح فون کرنے کی بجائے روز نے مسز بارکر کو ٹیلی گرام کیوں دیا؟"

"دوسری طرف جو رپورٹ بارٹن کے لیے ٹائپ رائٹر پر لکھی جا

رہی تھی وہ اپنی جگہ بالکل مکمل تھی پھر بھی ایک جملہ اور اضافہ کر کے اسے ختم کرنے کے بجائے نامکمل چھوڑ دیا گیا' کیوں ...؟ صرف اس لیے کہ پولیس کے ذہن میں اس کے دستخطوں کی عدم موجودگی سے کوئی شبہ نہ ہو۔ وہ یہی سمجھیں کہ اسے اچانک جانا پڑ گیا تھا اس لیے وہ اپنی رپورٹ مکمل نہیں کر سکی تھی۔ اب اگر ہم ان رپورٹوں میں بیان کردہ حقائق کے بارے میں مشکوک ہو جائیں تو ہمیں فوراً" احساس ہوتا ہے کہ روز فرمین کا قاتل بڑی آسانی سے اس کا پرس حاصل کر کے اس کے اپارٹمنٹ میں رکھ سکتا تھا۔ وہاں بیٹھ کر وہ رپورٹ ٹائپ کر سکتا تھا بشرطیکہ کوئی اس کا ساتھی روز فرمین کی موجودگی کسی اور مقام پر ثابت کرنے کے لیے کارونا سے ٹیلی گرام کر سکے ... سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون قاتل اور کون اس کا ساتھی ...؟ تو ظاہر ہے کہ جن دو افراد کو ان رپورٹوں سے بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ ہی روز کے قاتل اور قاتل کے مددگار ہو سکتے تھے۔"

"کیا یہ عجیب بات نہیں لگتی کہ بارٹن نے روز کو قتل کیا اور لاش ایسی جگہ چھوڑ دی جہاں ڈفین ضرور اس سے الجھ جائے۔" سلویا بولی۔

"نہیں' ایسی کوئی بات نہیں تھی بلکہ مجھے اسی ایک بات سے جرم کا طریقہ سمجھنے میں مدد ملی۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "بارٹن نے ڈفین کو کارونا سے تار کرنے کی ہدایت کی اور پھر اس کے بعد اسے خود میڈلین سٹی پہنچایا۔ روز نے فوراً" ڈفین کو دیکھ لیا اور اس کا تعاقب

شروع کر دیا۔"

"بارٹن بھی یہی چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ روز میڈلین سٹی پہنچ چکی ہے اور اگر وہ ڈفین کو دیکھے گی تو ضرور اس کے پیچھے لگ جائے گی۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح روز کو پارک تک پہنچا دیا جائے تاکہ وہ آسانی سے وہاں اسے قتل کر سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہی تھا کہ ڈفین کو چارہ بنا کر روز کے سامنے ڈال دیا جائے۔ ڈفین پارک جائے اور اس کے پیچھے روز بھی پہنچ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بارٹن پہلے سے وہاں منتظر تھا جیسے ہی ڈفین پارک پہنچی اس نے روز کا کام تمام کر دیا۔"

"اور وہ خنجر جو مسز لیناکس کے باغ میں پایا گیا؟"

"وہ خود بارٹن نے ہی وہاں رکھا تھا۔ فطری طور پر وہ چاہتا تھا کہ قتل کا الزام ڈور تھی پر عائد ہو تاکہ وہ اور ڈفین ہمیشہ کے لیے خطرے سے محفوظ ہو جائیں۔"

"اور غالباً" اسی وقت بارٹن نے روز کا پرس بھی جھپٹ لیا ہو گا۔"

"ہاں ... تمہیں یاد ہو گا کہ اے بی کار ہم سے برابر پرس کے بارے میں سوالات کر رہا تھا۔ یقیناً" اسے معلوم ہو گا کہ بارٹن پرس لے گیا ہے اور وہ ہم سے سوالات کر کے جاننا چاہتا تھا کہ آیا ہم پرس کی عدم موجودگی کی اصل وجہ محسوس کر رہے ہیں یا نہیں؟ جو کہ ظاہر ہے یہ تھی ... کہ اس طرح روز کی کار اور اس کے اپارٹمنٹ کی

چابیاں حاصل کر کے انہیں اپنے منصوبے کے مطابق کام میں لایا جائے اور پھر پرس کو اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر یہ ظاہر کیا جائے کہ روز وہ رپورٹ ٹائپ کرنے واپس آئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ خود اے بی کار کو بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ بارٹن روز کو قتل کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ وہ وہاں صرف مونا اور ڈفین کے ملنے کے خیال ہی سے گیا تھا لیکن شاید اس وقت پہنچا جب مونا گھر واپس جا چکی تھی اور پارک میں روز کی لاش کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا۔"

"گویا اس مرتبہ تم مسٹر کار کو سزا دلانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

"ابھی تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ مشکل یہ ہے کہ ہمارے پاس نظریاتی طور پر تو بہت کچھ ہے مگر کوئی ٹھوس ثبوت جسے عدالت میں پیش کیا جا سکے موجود نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ جیسے ہی ہم نے ڈفین کو اس کی کار سے اتارا وہ سیدھا لاس اینجلز کی طرف چل پڑا۔"

"لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر ہم چاہیں تو اس سے پہلے ہی لاس اینجلز پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے وہ ہی حرکت کی جو ہم نے کی تھی۔ اس نے درمیان میں رک کر کسی پبلک فون بوتھ سے بارٹن کو کال کر دی۔ تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے کہ بارٹن کو کس نے فون کیا تھا جسے سنتے ہی وہ اپنے ہوٹل سے ایسا غائب ہوا کہ کچھ پتہ نہیں اسے زمین کھا گئی یا آسمان ... اور نہ اب تک اس کا کوئی سراغ مل سکا ہے؟"

"لیکن تم اسے گرفتار تو کر لو گے نا؟"

"امید تو ہے ... لیکن اس وقت تک ہمارا بہترین ہتھیار کند ہو چکا ہے۔"

"وہ کیا؟"

"حیرت و تعجب ... اگر ہم اسے بے خبری میں جا لیتے تو ممکن ہے کہ وہ گھبرا کر سب کچھ قبول کر لیتا ... اب یہ ذرا مشکل نظر آتا ہے۔"

"ڈفین کے بارے میں کیا ہو گا؟"

"اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے۔" ڈگلس نے بتایا۔ "اب وہ ہر بات سے انکار کر رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہم جس بیان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ اس نے راستہ میں دیا تھا وہ محض ہماری من گھڑت کہانی ہے۔ اس نے کوئی بیان نہیں دیا۔ گویا اب تمہاری گواہی بہت اہم ہو گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے اس کی زبان سے سنا تھا اسے یاد کر کے ..."

"تم بالکل ہی احمق ہو۔" سلویا ہنسنے لگی۔ "تمہارا کیا خیال ہے کہ جب وہ بیان دے رہی تھی تو میں کیا کر رہی تھی؟"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم نے اسے شارٹ ہینڈ میں تحریر کر لیا تھا؟"

"ایک ایک لفظ۔"

"پھر تو تم بہت ہی عقلمند اور ہوشیار عورت ہو۔" ڈگلس نے تعریف کی۔

Pakistanipoint.com

"تمہارا مطلب ہے کہ ایک گواہ کی حیثیت سے ...؟" سلویا نے پوچھا۔

"نہیں ... گواہ کی حیثیت سے نہیں ... بلکہ ایک عورت ہونے کی حیثیت سے۔"

"مجھے خوشی ہے کہ آخر کار تم نے یہ بات معلوم کر ہی لی۔" سلویا ایک شوخ قہقہہ کے ساتھ بولی۔

"کون سی بات؟"

"یہ کہ میں ایک عورت ہوں۔"

"مجھے یہ بہت دن پہلے سے معلوم ہے سلویا۔ بات صرف اتنی تھی کہ مصروفیت نے اس کے اظہار کی اجازت ہی نہیں دی تھی۔" ڈگلس نے جواب دیا۔ "اور اب تم چاہو تو ابتدا ابھی ہو سکتی ہے۔ ہم ابھی لاس اینجلز چل کر کچھ سیر و تفریح سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔"

"لیکن ابھی مجھے اپنے اخبار اور تمہیں اپنے اس کیس کو دیکھنا ہے۔"

"تم نے اخبار کو پہلے ہی ساری داستان فون پر سنا دی ہے اور شیرف برانڈن کی مہربانی سے مجھے یہ موقع دیا گیا ہے کہ میں لاس اینجلز جا کر بارٹن کی گرفتاری میں وہاں کی پولیس کی رہنمائی کروں۔ چنانچہ اگلے دو ایک دن میرے لامحالہ لاس اینجلز میں ہی گزریں گے اور قدرتی بات ہے کہ تم اپنے اخبار کے لیے وہاں کے واقعات بھی حاصل کرنا چاہو گی۔ اسی لیے یہ بہترین موقع ہے کہ ایک دوسرے کو زیادہ

Pakistanipoint Waqar Azeem

جاننے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔"

"غالباً" آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والی کہاوت ایسے ہی موقع پر کہی جاتی ہے۔" سلویا نے ایک قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ بھی چوکھا آئے۔" ڈگلس نے جواب دیا اور سلویا کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر کار کی طرف چل دیا۔

☆☆☆ختم شد☆☆☆

Pakistanipoint.com